صبح صادق	04:40
طلوع آفتاب	06:03
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے پاک (حلال رزق) کھایا اور سنت پر عمل کیا (یعنی زندگی طریق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزاری کہ ہر معاملہ اور ہر کام میں سنت کی اتباع کا خیال رکھا) اور لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں جائے گا۔'' (ترمذی)

روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 180, Tuesday- 30 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۸۰ ❁ منگل، ۳۰ رجون، ۲۰۲۶، ۱۴ رمحرم الحرام ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ روپیے، صفحات:۸

اروناچل پردیش میں موسلادھار بارش اور لینڈ سلائیڈنگ سے تباہی

۱۲ راضلاع کا رابطہ منقطع، فضائیہ نے پھنسے افراد کو بچایا متعدد سڑکیں اور پل تباہ ہو گئے جبکہ ہندوستانی فضائیہ نے دریا کے بیچ پھنسے ۴ رافراد کو محفوظ مقام پر منتقل کیا

اروناچل پردیش میں مسلسل مانسونی بارش نے شدید تباہی مچا دی ہے، جس کے باعث سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور بنیادی ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ ریاست کے کم از کم 12 اضلاع میں سڑکوں اور پلوں کے متاثر ہونے سے آمد ورفت کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے، جبکہ کئی علاقے ایک دوسرے سے کٹ گئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی اور بچاؤ کی کارروائیاں پیر کے روز بھی جاری رہیں۔ لوئر دیبانگ ویلی ضلع کے ڈمبک علاقے میں سیسری ندی کے درمیان ایک جزیرے پر پھنسے چار افراد کو ہندوستانی فضائیہ کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے بحفاظت نکال لیا گیا۔ مسلسل بارش کے باعث روئنگ-انینی شاہراہ کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے، جبکہ اچانک آنے والے سیلاب نے متعدد مقامات پر سڑکیں اور پل بہا دیے ہیں۔ انجو ضلع میں اتوار کی رات والونگ جانے والی شاہراہ پر سرتی گاؤں کے قریب ایک بھاری چٹان شاہراہ کی تعمیر میں مصروف مشین پر آ گری، جس کے نتیجے میں مشین آپریٹر کے ہلاک ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ خراب موسم، حدِ نگاہ میں کمی اور مزید چٹانیں گرنے کے خطرے کے باعث رات بھر امدادی کارروائیاں معطل رہیں، تاہم پیر کی صبح دوبارہ شروع کر دی گئیں۔ والونگ چوکی اور ہوائی پولیس تھانے کی ٹیمیں بھی امدادی کارروائیوں میں شریک ہیں، جبکہ ملبہ ہٹانے تک متاثرہ شاہراہ کو بند رکھا گیا ہے۔ ایسٹ سیانگ ضلع میں مسلسل بارش اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث نقل وحمل شدید متاثر ہوئی ہے۔ ضلع کی 11 اہم سڑکوں میں سے صرف دو کو ہی دوبارہ ٹریفک کے لیے کھولا جا سکا ہے، جبکہ باقی نو سڑکیں اب بھی بند ہیں یا سفر کے لیے غیر محفوظ قرار دی گئی ہیں۔ لوئر سیانگ ضلع کے سیجی علاقے میں بڑے پیمانے پر لینڈ سلائیڈنگ کے باعث سیجی ندی کا بہاؤ رک گیا، جس سے اوپری علاقوں میں پانی جمع ہونے لگا۔ ضلعی انتظامیہ نے نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو ممکنہ خطرے سے خبردار کرتے ہوئے محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت دی۔ بعد ازاں پانی کی سطح کم ہونے پر پیر کی صبح ندی کا بہاؤ معمول پر آ گیا۔ کیئی پنیور ضلع میں گزشتہ بدھ کو اچانک آنے والے سیلاب کے بعد لاپتا ہونے والے دو افراد کی تلاش چھٹے روز بھی جاری رہی۔ اتوار کو پڑوسی پاپم پارے ضلع کے ہوا کیمپ کے قریب ایک لاش ملنے کے بعد اس سانحے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہو گئی ہے۔ اس سے قبل ایک خاتون کی لاش بدھ اور دوسری خاتون کی لاش ہفتہ کے روز برآمد ہوئی تھی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق اچانک آنے والے سیلاب نے پوسا میں واقع این ای پی سی او کالونی میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی، جہاں متعدد مکانات اور سڑکیں متاثر ہوئیں جبکہ کئی مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ بھی ہوئی۔ حکام کے مطابق کیئی پنیور، پاپم پارے، کرا دادی، کورونگ کومے، لوئر سبانسری، کاملے، اپر سبانسری، ایسٹ سیانگ، لیپاراڈا، لوئر سیانگ، لوئر دیبانگ ویلی اور انجو اضلاع اس قدرتی آفت سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ محکمۂ موسمیات نے ایسٹ سیانگ، لیپاراڈا، لوئر سیانگ، لوئر سبانسری، پاپم پارے اور آس پاس کے اضلاع میں مزید موسلا دھار بارش، گرج چمک اور آندھی کی پیش گوئی کی ہے، جس کے پیش نظر انتظامیہ نے عوام سے احتیاط برتنے اور غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی اپیل کی ہے۔ بھارتی ریاست اروناچل پردیش میں جون 2026 کے آخری ہفتے کے دوران مسلسل مانسونی بارشوں، اچانک آنے والے سیلاب اور شدید لینڈ سلائیڈنگ (مٹی کے تودے گرنے) نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ اس قدرتی آفت کے باعث ریاست کے کم از کم 12 اضلاع کا رابطہ دیگر علاقوں سے کٹ چکا ہے اور بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

ایران کے علی خامنہ ای کی آخری رسومات

بہار کی گورنر اور وزیر مملکت مارگریتھا ہندوستان کی نمائندگی کریں گے

نئی دہلی: بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید عطا حسنین اور وزیر مملکت برائے خارجہ امور پبیتر امار گریتا

اگلے ماہ ایران کے مرحوم سابق سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ خامنہ ای 28 فروری کو امریکی۔ اسرائیلی حملوں میں مارے گئے تھے۔ ایرانی ذرائع کے مطابق، دونوں معززین کی ایران میں حکومت ہند کی جانب سے آخری رسومات میں شرکت متوقع ہے، اس تقریب میں نئی دہلی کی سرکاری نمائندگی ہوگی۔ ذرائع نے بتایا کہ'' بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل سید عطا حسنین اور وزیر مملکت برائے خارجہ امور پبیتر امار گریتا ہندوستانی حکومت کی جانب سے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت کریں گے۔ ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے قبل ازیں وزیر اعظم نریندر مودی کو خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے باضابطہ دعوت نامہ بھیجا تھا۔ ہفتے کے روز، ایران کے سرکاری میڈیا پریس ٹی وی نے رپورٹ کیا کہ اسلامی جمہوریہ کے حکام نے مرحوم رہنما کی دو روزہ عوامی الوداعی اور جنازہ کی تقریبات کے لیے تفصیلی انتظامات کا اعلان کیا ہے، حکام کو ملک کی تاریخ کے سب سے بڑے عوامی اجتماعات میں سے ایک کی توقع ہے۔ ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں، ایران کی اسلامی انقلابی گارڈز کور کی تہران کمان کے کمانڈر، بریگیڈیئر جنرل حسن حسن زادہ، جو کہ جنازے کے انتظامات کی نگرانی کرنے والے ہیڈ کوارٹر کے سربراہ بھی ہیں، نے کہا کہ تقریبات 4 اور 5 جولائی کو منعقد ہوں گی اور ان میں عوامی الوداعی تقریب اور جنازے کے اجتماعات شامل ہیں۔ پریس ٹی وی نے حسن زادہ کے حوالے سے بتایا کہ عوامی الوداعی تقریب 4 جولائی کو (مقامی وقت) صبح 6 بجے تہران کے امام خمینی گراؤنڈ میں شروع ہوگی، جو اس وقت سے سوگواروں کے لیے کھول دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پنڈال میں طے شدہ افتتاح سے پہلے عوام کو رسائی کی اجازت نہیں ہوگی، جبکہ الوداعی تقریب رات 8 بجے (مقامی وقت) تک جاری رہے گی۔

پاکستانی فضائی حملوں پر افغانستان کا احتجاج

۳۶ رشہریوں کی ہلاکت کے بعد پاکستانی ناظم الامور کو کیا طلب

افغانستان نے پاکستانی فضائی حملوں پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے کابل میں پاکستانی ناظم الامور کو طلب کیا۔ طالبان حکومت کے مطابق حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت 36 شہری جاں بحق، جبکہ متعدد مکانات تباہ ہوئے۔ افغانستان نے پاکستان کی جانب سے کیے گئے فضائی حملوں کے بعد سخت سفارتی ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کابل میں پاکستانی سفارت خانے کے ناظم الامور کو طلب کر لیا ہے۔ افغان وزارت خارجہ نے پاکستانی طیاروں کی جانب سے افغان فضائی حدود کی خلاف ورزی اور سرحدی صوبوں میں شہری آبادی کو نشانہ بنانے پر شدید احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔ ادھر طالبان حکومت نے تازہ اعداد وشمار جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حملوں میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 36 ہو گئی ہے، جبکہ 163 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ افغان وزارتِ خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ پاکستانی ناظم الامور کو وزارتِ خارجہ طلب کر کے کنڑ، پکتیا اور پکتیکا صوبوں میں عام شہریوں کے گھروں پر بمباری اور افغان فضائی حدود کی خلاف ورزی پر سخت اور دوٹوک احتجاج سے آگاہ کیا گیا۔ وزارت نے ان حملوں کو بین الاقوامی اصولوں اور افغانستان کی خودمختاری کے خلاف قرار دیا۔ طالبان حکومت کے نائب ترجمان حمد اللہ فطرت نے بھی سوشل میڈیا پر جاری بیان میں حملوں کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق خواتین اور بچوں سمیت 36 شہری جان کی بازی ہار گئے، جبکہ 163 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق تین رہائشی مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ فطرت کے مطابق پکتیا صوبے کے ضلع چمکنی کے گاؤں مندوخیل میں پاکستانی لڑاکا طیاروں نے ایک شہری کے گھر کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک بزرگ اور ایک بچہ جاں بحق جبکہ خاندان کے دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جب مقامی لوگ زخمیوں کو بچانے کے لیے جمع ہوئے تو اسی مقام پر دوبارہ بمباری کی گئی، جس میں 28 دیہاتی مارے گئے اور 158 دیگر زخمی ہو گئے۔ طالبان ترجمان کے مطابق دوسرا بڑا حملہ پکتیکا صوبے کے ضلع گیان کے گاؤں والسٹ میں کیا گیا، جہاں ایک رہائشی مکان کو نشانہ بنایا گیا۔

راجستھان کے کئی شہروں میں صفائی ملازمین کی ہڑتال، گلیوں میں کچرے کے ڈھیر

راجستھان میں صفائی ملازمین کی ہڑتال کے سبب جے پور سمیت کئی شہروں میں کچرے کے ڈھیر لگ گئے

راجستھان میں صفائی ملازمین کی ہڑتال کے سبب جے پور سمیت کئی شہروں میں کچرے کے ڈھیر لگ گئے۔ ملازمین بھرتی، مستقلی، ٹھیکہ نظام کے خاتمے اور سابقہ معاہدوں پر عمل درآمد کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ راجستھان میں والمیکی صفائی ملازمین کی ہڑتال پیر کو تیسرے روز بھی جاری رہی، جس کے باعث ریاست کے متعدد شہروں، خصوصاً راجدھانی جے پور میں صفائی کا نظام بری طرح متاثر ہو گیا۔ شہر کے مختلف علاقوں، بازاروں اور رہائشی محلوں میں کچرے کے ڈھیر لگ گئے، جبکہ عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہڑتال کرنے والے صفائی ملازمین نے بھرتی کے طریقۂ کار، ملازمت کی شرائط اور سابقہ معاہدوں پر عمل درآمد نہ ہونے کے خلاف کام بند کر رکھا ہے۔ احتجاج کے دوران مظاہرین نے فصیل بند شہر کی جانب کچرا لے جانے والی ایک ٹریکٹر ٹرالی کو روک کر بڑی چوپڑ پر کچرا پھیلا دیا۔ اسی طرح چھوٹی چوپڑ، جوہری بازار اور راجا پارک سمیت دیگر علاقوں سے بھی ایسے واقعات کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ مشترکہ والمیکی و صفائی مزدور یونین کے صدر نند کشور ڈنڈوریا نے کہا کہ جب تک حکومت اپنے سابقہ وعدوں اور معاہدوں پر مکمل عمل درآمد نہیں کرتی، ہڑتال جاری رہے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے مختلف مواقع پر صفائی ملازمین سے معاہدے کیے، لیکن عملی اقدامات میں مسلسل تاخیر کی جا رہی ہے، جس کے باعث ملازمین میں شدید ناراضی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صفائی ملازمین کی بھرتی میں روایتی طور پر یہ کام انجام دینے والے والمیکی خاندانوں کو ترجیح دی جائے، ٹھیکہ داری نظام ختم کیا جائے اور ملازمین کو دو برس بعد مستقل کیا جائے۔ ان کے مطابق احتجاج کے دوران یقین دہانیاں تو کرا دی جاتی ہیں، لیکن بعد میں ضابطوں اور قانونی کارروائیوں کا حوالہ دے کر فیصلوں کو مؤخر کر دیا جاتا ہے۔ ایک اور صفائی ملازم نے بتایا کہ تنظیم نے حکومت کو پہلے ایک ماہ، پھر سات دن اور آخر میں چوبیس گھنٹے کا الٹی میٹم دیا، مگر کوئی مؤثر کارروائی نہ ہونے پر کام بند کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ یونین کا کہنا ہے کہ صفائی ملازمین کو بروقت تنخواہیں اور دیگر واجبات بھی بلدیاتی فنڈ سے یقینی بنائے جائیں۔ دوسری جانب صفائی ملازمین کے ایک طبقے نے ہڑتال سے اختلاف بھی کیا ہے۔ صفائی ملازم رہنما پون چودھری نے کہا کہ وہ کام بند کرنے کے حق میں نہیں ہیں اور شہر کی صفائی برقرار رکھنے کے لیے بلدیہ کے ساتھ تعاون جاری رکھیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو بھی چاہیے کہ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے بھرتی کا عمل بلاوجہ تاخیر کے بغیر مکمل کرے۔

گجرات کے بھج میں مساجد کے انہدام پر جمعیۃ علماء ہند متحرک

اعلیٰ سطحی وفد کا دورہ، قانونی کارروائی کا اعلان

گجرات کے سرحدی ضلع کچھ (بھج) میں مساجد، درگاہوں اور دیگر مذہبی املاک کے انہدام کے معاملے پر جمعیۃ علماء ہند نے سرگرم ہوتے ہوئے ایک اعلیٰ سطحی وفد متاثرہ علاقوں میں روانہ کیا ہے۔ تنظیم نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا کہ وہ واقعے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے، قانونی حقائق جمع کرنے اور آئندہ کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے مقامی سطح پر مشاورت کر رہی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطابق صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر تشکیل دیا گیا وفد ناظم عمومی مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں بھج پہنچا، جہاں اس نے حالیہ انہدام سے متاثر ہونے والی مسجد جونا کنڈلا کے ذمہ داران اور دیگر شہریوں سے ملاقات کی۔ وفد نے قانونی ماہرین اور سینئر وکلاء سے بھی مشاورت کی تاکہ ممکنہ قانونی راستوں اور آئندہ کے اقدامات پر غور کیا جا سکے۔ وفد کو مقامی ذمہ داران نے بتایا کہ گاندھی دھام کی تاریخی مسجد جونا کنڈلا کو انتظامیہ نے منہدم کر دیا۔ مسجد کمیٹی کے صدر محمد سار کے مطابق کارروائی سے قبل کوئی مؤثر نوٹس نہیں دیا گیا اور جب مقامی افراد نے اعتراض کیا تو پولیس نے انہیں موقع سے ہٹا دیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ مسجد 1965 سے سرکاری وقف ریکارڈ میں درج تھی اور اپنی منفرد طرزِ تعمیر کی وجہ سے بھی تاریخی اہمیت رکھتی تھی۔ اسی طرح آدی پور کی جامع مسجد بھی منہدم کیے جانے کی اطلاع ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطابق اب تک تقریباً 30 تعمیرات منہدم کی جا چکی ہیں، جن میں 11 مذہبی مقامات، 17 تجارتی تعمیرات اور دو رہائشی مکانات شامل ہیں۔ تنظیم نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ احتجاج کرنے والے 25 نوجوانوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ وفد نے اپنے ابتدائی بیان میں کہا کہ اگر کوئی مسجد، درگاہ یا دیگر مذہبی مقام قانونی طور پر وقف ریکارڈ میں درج ہو تو اس کے خلاف کسی بھی انتظامی کارروائی سے قبل متعلقہ قوانین، قدرتی انصاف کے اصولوں اور آئینی تقاضوں پر مکمل عمل ضروری ہے۔ وفد کے مطابق مذہبی مقامات سے متعلق معاملات نہایت حساس ہوتے ہیں اور ایسے اقدامات قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی کیے جانے چاہئیں تاکہ شہریوں کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں اور قانون پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔ وفد کے ارکان نے اس بات پر بھی حیرت کا اظہار کیا کہ سرحدی علاقے کا حوالہ دے کر کی جانے والی کارروائی کی وجوہات واضح نہیں کی گئیں۔ ان کے مطابق اس معاملے میں تمام قانونی اور انتظامی پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

کلکتہ ہائی کورٹ کا ابھیشیک بنرجی کو فوری راحت دینے سے انکار، معمول کے مطابق سنی جائے گی بیرونِ ملک علاج کی درخواست

کلکتہ ہائی کورٹ نے ٹی ایم سی رہنما ابھیشیک بنرجی کی آنکھ کے علاج کے لیے بیرون ملک سفر کی اجازت سے متعلق عرضی پر فوری سماعت کی درخواست دوسری بار مسترد کر دی اور کہا کہ سماعت مقررہ شیڈول کے مطابق ہوگی۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری اور رکنِ پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کی بیرونِ ملک علاج کے لیے سفر کی اجازت سے متعلق عرضی پر فوری سماعت کی درخواست دوسری مرتبہ بھی مسترد کر دی۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس معاملے کی سماعت مقررہ عدالتی طریقۂ کار اور طے شدہ وقت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ ابھیشیک بنرجی نے 23 جون کو کلکتہ ہائی کورٹ میں جسٹس سوگتو بھٹاچاریہ کی یک رکنی بنچ کے سامنے ایک عرضی دائر کی تھی، جس میں انہوں نے آنکھ کے علاج کی غرض سے سات دن کے لیے بیرونِ ملک جانے کی اجازت طلب کی تھی۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ استدعا بھی کی تھی کہ معاملے کی فوری سماعت کی جائے تاکہ علاج میں تاخیر نہ ہو۔ تاہم 24 جون کو عدالت نے پہلی مرتبہ ان کی فوری سماعت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایسا کوئی غیر معمولی سبب موجود نہیں جس کی بنیاد پر اس مقدمے کو ترجیحی بنیاد پر سنا جائے۔ عدالت نے اس وقت بھی واضح کیا تھا کہ عرضی پر سماعت معمول کے عدالتی نظام الاوقات کے مطابق ہوگی۔ ابھیشیک بنرجی کے وکیل نے پیر کے روز ایک مرتبہ پھر جسٹس سوگتو بھٹاچاریہ کی عدالت میں فوری سماعت کی درخواست پیش کی، لیکن عدالت نے اسے دوبارہ مسترد کر دیا۔ عدالت نے اپنے سابقہ موقف کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں کوئی ایسی نئی صورتِ حال سامنے نہیں آئی جو فوری سماعت کا جواز فراہم کرے، اس لیے سماعت مقررہ شیڈول کے مطابق ہی ہوگی۔ یہ معاملہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ابھیشیک بنرجی مغربی بنگال اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف کے عہدوں سے متعلق ایک تجویز میں مبینہ جعلی دستخطوں کے معاملے کی تحقیقات کا سامنا کر رہے ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ کی ایک دوسری یک رکنی بنچ کے حکم پر مغربی بنگال پولیس کے محکمۂ جرائم کی تفتیش کے افسران اس سلسلے میں ان سے دو مرتبہ پوچھ گچھ بھی کر چکے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہندوستان کی امداد وزلزلہ متاثرہ وینزویلا پہنچ گئی

نئی دہلی: بھارت کی جانب سے آپریشن امیستاد کے تحت زلزلہ زدہ وینزویلا کے لیے بھیجی گئی امدادی اشیا، طبی سامان اور فیلڈ اسپتال یونٹ وہاں پہنچ گیا ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا ہے کہ یہ انسانی امداد جاری امدادی سرگرمیوں کو مزید مؤثر بنانے میں مدد دے گی۔ ایس جے شنکر نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ بھارتی امدادی سامان وینزویلا پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ فیلڈ اسپتال یونٹ، امدادی اشیا، ادویات اور طبی آلات زلزلے کے بعد جاری امدادی کارروائیوں میں اہم کردار ادا کریں گے۔ بھارتی فضائیہ نے بھی ایکس پر بتایا کہ اس کے دو سی-17 گلوب ماسٹر III طیاروں نے نئی دہلی سے وینزویلا کے دارالحکومت کاراکاس تک 14 ہزار کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ تقریباً 23 گھنٹوں میں طے کیا۔ فضائیہ کے مطابق دونوں طیارے 66 ٹن انسانی امداد لے کر مائیکیتیا بین الاقوامی ہوائی اڈے پہنچے، جس میں بھارتی فوج کا فیلڈ اسپتال، 35 ٹن سے زائد امدادی سامان، ادویات، طبی آلات اور دو بھیشم کیوبز شامل تھے۔ فضائیہ نے کہا کہ یہ مشن دنیا بھر میں ضرورت کے وقت فوری امداد پہنچانے کی بھارت کی صلاحیت اور ایک ذمہ دار انسانی شراکت دار کے طور پر اس کے کردار کا مظہر ہے۔ بھارت نے آپریشن امیستاد کے تحت جمعہ کے روز دو سی-17 طیاروں کے ذریعے امدادی سامان اور 41 رکنی ریسکیو ٹیم وینزویلا روانہ کی تھی تاکہ وہاں جاری امدادی اور بچاؤ کی کارروائیوں میں تعاون کیا جا سکے۔ وزارت خارجہ نے 26 جون کو کہا تھا کہ بھارت اس مشکل وقت میں وینزویلا کی حکومت اور عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔ بدھ کی شام وینزویلا میں 7.2 اور 7.5 شدت کے دو طاقتور زلزلے آئے تھے، جو گزشتہ ایک صدی سے زائد عرصے کے دوران ملک میں آنے والے شدید ترین زلزلوں میں شمار کیے جا رہے ہیں، اور ان کے جھٹکے پورے خطے میں محسوس کیے گئے۔

وینزویلا میں زلزلے سے مرنے والوں کی تعداد ۱۴۵۰ رہوگئی

کراکس: وینزویلا کی قومی اسمبلی کے صدر جارج روڈریگیز نے کہا کہ وینزویلا میں بدھ کو آنے والے دو طاقتور زلزلوں سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 1450 ہو گئی ہے۔ دو طاقتور 7.2 اور 7.5 کی شدت کے زلزلوں کے بعد، وینزویلا میں 430 ہلکے سے درمیانے درجے کے آفٹر شاکس ریکارڈ کیے گئے، روڈریگیز نے قومی ہنگامی صورتحال پر تازہ ترین حکومتی اپ ڈیٹ میں کہا۔ اس سے قبل ہفتے کے روز، انہوں نے سرکاری ٹیلی ویژن پر کہا کہ 3,238 افراد زخمی ہوئے ہیں اور 3,142 خاندان اس آفت سے متاثر ہوئے ہیں۔ وینزویلا کے حکام کی جانب سے، روڈریگز نے قدرتی آفت کے ہزاروں متاثرین کے لیے اپنی گہری تعزیت پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ دسیوں ہزار لوگ اب بھی چوبیس گھنٹے تلاش اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ دریں اثنا، وینزویلا فاؤنڈیشن فار سیسمولوجیکل ریسرچ نے ہفتے کے روز اطلاع دی ہے کہ جنوبی امریکی ملک کے وسطی علاقے میں 4.1 شدت کا زلزلہ محسوس کیا گیا، جس نے اس ہفتے کے شروع میں آنے والے دو تباہ کن زلزلوں کے بعد پہلے سے موجود آبادی کو مزید پریشان کر دیا۔ ریاستی سیسمولوجیکل ایجنسی نے کہا کہ تازہ ترین زلزلے کا مرکز وسطی ساحل کے ساتھ ایک اہم بندرگاہی شہر لا گویرا سے تقریباً 35 کلومیٹر مغرب میں واقع تھا جسے بدھ کے دو طاقتور زلزلوں سے شدید نقصان کو برقرار رکھنے کے بعد ایک آفت زدہ زون قرار دیا گیا ہے۔ ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ زلزلہ 5 کلومیٹر کی اتھلی گہرائی میں آیا، جو عام طور پر زمین کے ہلنے کو بڑھاتا ہے اور ساختی نقصان کے امکانات کو بڑھاتا ہے۔ کراکس اور آس پاس کے علاقوں کے رہائشیوں نے زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے کی اطلاع دی، بہت سے لوگ مزید گرنے کے خوف سے عمارتوں سے باہر نکل آئے۔ یہ زلزلہ اس علاقے میں بدھ کے روز دو اہم زلزلہ کے واقعات کے جھٹکے کے چند دن بعد آیا ہے جس نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی بشمول منہدم عمارتیں، لینڈ سلائیڈنگ اور جانی نقصان۔ حکام امدادی سرگرمیوں کو مربوط کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

کیا مودی چین کو لال آنکھ دکھا پائیں گے؟' اروناچل میں زمین قبضہ کئے جانے کی خبر پر کانگریس کا سخت ردعمل

کانگریس نے سوال اٹھایا کہ کیا 'کمزور وزیر اعظم' نریندر مودی چین کے خلاف سخت موقف اختیار کر پائیں گے، یا ایک بار پھر 'کوئی اندر نہیں آیا' کہہ کر چین کو کلین چٹ دے دیں گے

کانگریس نے سوال اٹھایا کہ کیا 'کمزور وزیر اعظم' نریندر مودی چین کے خلاف سخت موقف اختیار کر پائیں گے، یا ایک بار پھر 'کوئی اندر نہیں آیا' کہہ کر چین کو کلین چٹ دے دیں گے۔ ایک بار پھر اروناچل پردیش کی زمین پر چین کے ذریعہ مبینہ طور پر قبضہ کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس خبر پر کانگریس نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے سوال کیا ہے کہ ''کیا وزیر اعظم نریندر مودی چین کو لال آنکھ دکھا پائیں گے؟'' کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک بیان جاری کیا ہے، اور ساتھ ہی 'نو بھارت ٹائمز' کی ایک رپورٹ منسلک کی ہے، جس میں کچھ فکر انگیز دعوے کیے گئے ہیں۔ اس رپورٹ کو سامنے رکھتے ہوئے کانگریس نے الزام عائد کیا ہے کہ چین سرحدی علاقوں میں ہندوستانی زمین پر قبضہ کر رہا ہے اور اس نے ہندوستانی حدود میں سڑکیں اور فوجی کیمپ بھی تعمیر کر لیے ہیں۔ پارٹی نے اس معاملے پر مودی حکومت سے فوری کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین کو سخت جواب دیا جانا چاہیے۔ کانگریس نے اپنے بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ اروناچل پردیش کے سرحدی دیہات کے قبائلی برادری کے کچھ لوگوں نے زمین پر قبضہ معاملہ میں اپر سُبن سیری ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو اس سلسلے میں شکایت پیش کی ہے۔ پارٹی کے مطابق قبائلی برادری نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ چین نے ان زمینوں کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے جہاں مقامی لوگ مویشی چراتے تھے، شکار کرتے تھے اور کھیتی باڑی کرتے تھے۔ یہ ان کی آبائی زمین ہے۔ کانگریس نے مزید الزام لگایا کہ چین نے اسافیلا علاقے میں اوئنگ، پنیار (چوجارنا علاقہ)، مارین (مارنافے)، پوترانگ (جھیل) اور ٹیڈنگ ٹانگ سمیت متعدد مقامات پر دراندازی کی ہے۔ پارٹی نے اس معاملے کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت کو فوری طور پر کارروائی کرنی چاہیے اور چین کو مؤثر جواب دینا چاہیے۔ کانگریس نے اپنے بیان میں وزیر اعظم نریندر مودی کو سخت انداز میں تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے سوال اٹھایا کہ کیا 'کمزور وزیر اعظم' نریندر مودی چین کے خلاف سخت موقف اختیار کر پائیں گے، یا ایک بار پھر 'کوئی اندر نہیں آیا' کہہ کر چین کو کلین چٹ دے دیں گے۔ اروناچل پردیش میں مبینہ چینی دراندازی اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر کانگریس پارٹی نے مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ اروناچل پردیش کانگریس کمیٹی اور پارٹی کی مرکزی قیادت نے وزیر اعظم نریندر مودی پر طنز کرتے ہوئے سوال اٹھایا ہے کہ وہ چین کو اپنی روایتی لال آنکھ (سخت رویہ) کب دکھائیں گے اور ملک کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے کب ٹھوس قدم اٹھائیں گے۔ کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ جب بھی چین کی طرف سے سرحدوں پر اشتعال انگیزی یا دراندازی کی خبریں آتی ہیں، مودی حکومت حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرتی ہے اور وزیر اعظم چین کا نام لینے سے بھی کتراتے ہیں۔ پارٹی قیادت کا کہنا ہے کہ مودی حکومت کا چین کے خلاف سخت رویہ دکھانے کا دعویٰ صرف انتخابی نعروں تک محدود ہے۔ جب زمین پر کارروائی کا وقت آتا ہے تو حکومت کا ردعمل انتہائی کمزور نظر آتا ہے۔

مہاراشٹر حکومت کسانوں اور خواتین کے خلاف: سپریا سولے

سپریا سولے نے کہا کہ ''کچھ علاقوں میں بہت زیادہ بارش ہو رہی ہے تو کہیں پانی کی کمی سے لوگ پریشان ہیں۔ احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں

این سی پی (شرد پوار گروپ) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے کسانوں کے مسائل اٹھاتے ہوئے ریاست کی دیویندر فڑنویس حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت کسانوں اور خواتین کے خلاف ہے۔ ہم مسلسل ان سے بات چیت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ریاست کی حالت دیکھ سکتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں بہت زیادہ بارش ہو رہی ہے تو کہیں پانی کی کمی سے لوگ پریشان ہیں۔ احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں پھر بھی کسی کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ سپریا سولے نے نسراپور عصمت دری اور قتل معاملے میں قصوروار بزرگ شخص کو سزائے موت دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اس معاملے میں پونے پولیس کی کارروائی کی تعریف کی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے دن سے ہی یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس معاملے میں کوئی سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ یہ واقعہ انتہائی افسوسناک تھا۔ امید یہی تھی کہ ملزم کو سزائے موت ہی ملے گی۔ ہم نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ ایسے معاملات کی سماعت فاسٹ ٹریک کورٹ میں ہونی چاہیے، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ملزم کو سزا ضرور ملے۔ متاثرہ اور اس کے خاندان کو انصاف مل گیا ہے۔ دوسری جانب این سی پی (ایس پی) کی جانب سے زرعی قرضوں کی معافی کے مطالبے کو لے کر ایک بڑے مارچ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں پارٹی لیڈران نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ مارچ کے پیش نظر بڑے پیمانے پر حفاظتی دستے تعینات کیے گئے تھے۔ پارٹی نے 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ حکومت نے حال ہی میں جس قرض معافی کا اعلان کیا ہے، وہ ایک دھوکہ ہے۔ مہاراشٹر کے کسانوں کے لیے مکمل قرض معافی نافذ کی جانی چاہیے۔ اسی مطالبے کو لے کر چھترپتی سمبھاجی نگر میں مہا وکاس اگھاڑی کی قیادت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ رکن اسمبلی روہت پوار نے کسانوں کے حقوق کے لیے پنڈھرپور میں غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال کی تھی۔ اس وقت تمام مظاہرین اور کسانوں کی موجودگی میں ریاستی حکومت نے یقین دہانی کرائی تھی کہ 22 جون کو کسانوں کی قرض معافی پر بحث ہوگی اور اس سلسلے میں مثبت فیصلہ لیا جائے گا۔ اس کے بعد حکومت نے کوئی بحث نہ کرکے اور کوئی مثبت قدم نہ اٹھا کر کسانوں کو دھوکہ دیا۔ این سی پی نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ جس طرح حکومت نے 'لاڈکی بہن' منصوبہ کے نام پر ووٹ حاصل کیا اور اقتدار میں آنے کے بعد اس منصوبے کے تحت مستفید ہونے والوں کی تعداد کم کردی، اسی طرح اب ایک بار پھر کسانوں کی قرض معافی کا اعلان کرکے اور اس میں سخت شرائط و ضوابط نافذ کرکے، مہایوتی حکومت مستفید ہونے والوں کی تعداد کم کرنے کا گناہ کر رہی ہے۔ رکن اسمبلی روہت پوار نے کہا کہ ایک بڑا احتجاج ہونے والا ہے، اس میں بھاری تعداد میں کسان آئیں گے۔ کسانوں کے پہنچنے کے بعد آگے کا لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ این سی پی (ایس پی) کے رہنما ششی کانت شندے نے کہا کہ ہم چھترپتی سمبھاجی نگر میں زرعی قرضوں کی معافی کے مطالبے کو لے کر احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں۔ صوبائی حکومت کسانوں کے مفاد کے بارے میں بالکل نہیں سوچ رہی ہے۔ راشٹروادی کانگریس پارٹی (ایس پی) کی سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے مہاراشٹر کی موجودہ حکومت کو کسانوں اور خواتین کے خلاف قرار دیتے ہوئے سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت کالی مٹی سے وفاداری نبھانے والے کسانوں کی کمر توڑنے کا گناہ کر رہی ہے۔

ریاست میں امن وامان خراب، زانیوں کو پھانسی دی جائے

خواتین تحفظ سے سرکار کی عدم توجہی، منشیات کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک اور پولیس انتظامیہ کی کارکردگی پر ایس پی لیڈر ابوعاصم اعظمی کی تنقید، خلیجی ممالک کے طرز پر زانیوں کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ

ممبئی: (نامہ نگار) پونے کی خصوصی عدالت نے آج 29 جون 2026 کو پونے ضلع کے بھور تعلقہ کے تحت نصراپور عصمت دری اور قتل کیس میں اپنا تاریخی فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے 65 سالہ ملزم بھیم راؤ پربھاکر کامبلے کو پھانسی دے کر موت کی سزا سنائی ہے، اس درندگی کو اہم کیس سمجھتے ہوئے اس انتہائی حساس اور بڑے فیصلے کے بعد مانسون سیشن کے دوران ودھان بھون علاقے میں صحافیوں کی طرف سے پوچھے گئے سوالات پر ل سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی نے ریاست کے موجودہ لا اینڈ آرڈر نظم ونسق پر سنگین سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں خواتین کے خلاف تشدد، عصمت دری، لوٹ مار اور قتل جیسے سنگین واقعات میں زبردست اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ سے امن وامان کی صورتحال انتہائی تشویشناک ہوگئی ہے۔ پونے عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اور خواتین کی حفاظت کے مسئلہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایم ایل اے اعظمی نے کہا کہ ایسے سنگین جرائم کے ملزمین کے خلاف فوری کارروائی کی جانی چاہئے۔ انہوں نے نظام انصاف میں تاخیر پر بات کرتے ہوئے خلیجی ممالک کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں مقدمات برسوں التوا کا شکار رہتے ہیں، اس کے برعکس خلیجی ممالک میں چار دن کے اندر ملزمان کو جیل بھیج دیا جاتا ہے اور بھاری جرمانے کے بعد براہ راست ملک سے باہر بھیج دیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں عصمت دری اور قتل جیسے غیر انسانی فعل کی سزا صرف موت ہونی چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر بغیر کسی تاخیر کے 10 سے 15 مجرموں کو فوری طور پر پھانسی دے دی جائے تو ایسے مجرموں میں قانون کا خوف پیدا ہوگا اور واقعات پر قابو پایا جائے گا۔ ممبئی کے سیکورٹی نظام اور پولیس کے کام کاج کو براہ راست نشانہ بناتے ہوئے ایم ایل اے اعظمی نے بدعنوانی اور لاپرواہی کے سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود پولیس اہلکاروں کو رنگے ہاتھوں پکڑا ہے اور اس کے پختہ ثبوت اور تصاویر بھی دکھائی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ شہر کی سیکیورٹی کے لیے پولیس بیٹ قائم کی گئی ہے لیکن پولیس کی نفری کسی چوکی پر موجود نہیں ہے اور پوچھنے پر عملہ کی کمی کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت اور پولیس انتظامیہ اپنے فرائض ذمہ داری سے ادا کرے تو ریاست میں ایک بھی شخص منشیات کی خرید وفروخت نہیں کرسکتا، لیکن موجودہ حکومت اس کے لیے پر عزم نہیں ہے۔ ریاست میں منشیات اور منشیات کے نیٹ ورک کے پھیلاؤ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ہماری نوجوان نسل کو مکمل طور پر برباد کر رہا ہے۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے ہر تھانے کے تحت اینٹی ڈرگ زون بنانے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اس پر کوئی ٹھوس کارروائی نظر نہیں آرہی ہے۔ خطرے کی گھنٹی یہ ہے کہ قانون کا خوف ختم ہوگیا ہے اور معمولی جھگڑوں پر بھی سڑکوں پر کھلے عام وار اور حملہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ پریس کانفرنس کے آخر میں انہوں نے محرم کے پس منظر میں پکڑے گئے ایک مشتبہ شخص کا ذکر کیا جس سے 15 ہزار ممنوعہ زہریلی گولیاں برآمد ہوئیں۔ ابوعاصم اعظمی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی مکمل تحقیقات کرائی جائے اور جو بھی قصوروار پایا جائے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

دھلی: سلطان پوری سے عام آدمی پارٹی کو جھٹکا

ریاض الدین منصوری اپنی ٹیم سمیت کانگریس میں شامل

نئی دہلی: دہلی کے سلطان پوری اسمبلی حلقے میں کانگریس کو اس وقت ایک سیاسی تقویت ملی جب عام آدمی پارٹی سے وابستہ ریاض الدین منصوری (آر ڈی خان) اپنی پوری ٹیم کے ساتھ کانگریس میں شامل ہو گئے۔ دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے اقلیتی شعبے کے چیئرمین عبدالواحد قریشی اور دہلی انچارج شبلی منظور نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو کانگریس کا پٹکا پہنا کر پارٹی میں خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر عبدالواحد قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میں عام آدمی پارٹی اور اروند کیجریوال پر عوام کا اعتماد تیزی سے کم ہو رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اقتدار کی سیاست میں مصروف عام آدمی پارٹی اب دہلی کے عوامی مسائل سے دور ہو چکی ہے، اس کے لیڈر پنجاب چلے گئے ہیں، جس کے باعث مختلف طبقوں کے لوگ کانگریس کا رخ کر رہے ہیں۔ عبدالواحد قریشی نے کہا کہ کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے ہمیشہ اقلیتوں، پسماندہ طبقات اور کمزور طبقوں کے مسائل کو مضبوطی سے اٹھایا ہے اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی سیاست کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دہلی کی اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں نے مختلف مواقع پر عام آدمی پارٹی کے رویے کو قریب سے دیکھا ہے۔ ان کے مطابق دہلی فسادات اور کورونا وبا کے دوران تبلیغی جماعت کے مرکز سے متعلق معاملات میں بھی کیجریوال حکومت نے مسلمانوں کو نظرانداز کیا، جس کے باعث اب اقلیتی طبقے کانگریس کی پالیسیوں اور راہل گاندھی کے نظریات سے متاثر ہوکر پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ریاض الدین منصوری کو سلطان پوری اسمبلی حلقے کی ایک فعال اور بااثر سیاسی شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی شمولیت سے نہ صرف اس حلقے بلکہ پوری دہلی میں کانگریس کی تنظیمی بنیاد مزید مضبوط ہوگی اور پارٹی کا عوامی دائرۂ اثر بھی وسیع ہوگا۔ دہلی کانگریس کے انچارج شبلی منظور نے اپنے خطاب میں کہا کہ عام آدمی پارٹی عوامی توقعات پر پورا اترنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل، بالخصوص اقلیتوں کے معاملات پر ست روی اور واضح سیاسی وژن کی کمی کے باعث بڑی تعداد میں کارکن اور سماجی شخصیات کانگریس میں شامل ہو رہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس سماجی انصاف، جمہوری اقدار اور مفادِ عامہ کی سیاست پر یقین رکھتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگوں کا اعتماد دوبارہ پارٹی کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس موقع پر ریاض الدین منصوری نے بھی کانگریس کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پارٹی کے نظریات کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ تقریب میں دہلی پردیش کانگریس کے متعدد رہنما اور کارکن موجود تھے، جن میں اے آئی سی سی کے جوائنٹ سکریٹری و کوآرڈینیٹر سوشانت مشرا، کراری کانگریس کمیٹی کے ضلع صدر ورون ڈھاکہ، دہلی اقلیتی شعبے کے وائس چیئرمین قائم الاسلام، آذر علی اور دیگر سینئر رہنما شامل تھے، جبکہ بڑی تعداد میں مقامی باشندوں نے بھی شرکت کی۔

مرحوم اجیت پوار کے نام سے مسلم سروے کیلئے اسٹڈی گروپ قائم کیا جائے

سماجوادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مسلمان ترقی کے عمل سے میلوں دور ہے اور اس برادری کو ترقی کے دھارے میں لانے کے لیے اجیت پوار کے نام سے ایک اسٹڈی گروپ قائم کیا جائے، سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے ریاست کی اقلیتی ترقی اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار سے مطالبہ کیا ہے کہ 15 سال سے زیر التوا سروے کو شروع کرنے کے لیے اجیت پوار اسٹڈی سینٹر کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس سلسلے میں ایم ایل اے شیخ نے نائب وزیر اعلیٰ سنترا پوار کو خط لکھا ہے۔ اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ 2013 میں مہاراشٹر حکومت کے ذریعہ مقرر کردہ ڈاکٹر محمود الرحمن اسٹڈی گروپ نے مسلمانوں کا سماجی-تعلیمی-اقتصادی سروے کرانے کی سفارش کی تھی۔ 2022 میں ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کو اس سلسلے میں ٹاسک دیا گیا تھا۔ حکومتی فیصلہ 21 ستمبر 2022 کو لیا گیا تھا۔ تاہم ریاست میں اقتدار کی تبدیلی ہوئی اور سروے نہیں ہوسکا۔ اگر مسلم کمیونٹی کے حالات زندگی، مالی امداد، اسکیموں کے فوائد، بنیادی ڈھانچے، تعلیمی مواقع، صحت کی سہولیات سے متعلق حقیقت سامنے آجائے تو اس جغرافیائی طور پر پسماندہ طبقے کے مسائل سمجھ میں آئیں گے اور حکومت کے لیے مسلم کمیونٹی کو ترقی کے دھارے میں لانے کے لیے پالیسی بنانا آسان ہوجائے گا۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے دعویٰ کیا کہ سچر کمیٹی کی رپورٹ (2006) کے بعد مسلم کمیونٹی کی سماجی، معاشی، تعلیمی حیثیت کے بارے میں کوئی معلومات سامنے نہیں آئی ہیں۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے مزید کہا کہ مسلم کمیونٹی کا سروے کرنے کے لیے مرحوم اجیت دادا پوار کے نام سے ایک نیا اسٹڈی گروپ تشکیل دیا جانا چاہیے۔ اجیت دادا نے مسلم کمیونٹی کے زیر التوا مسائل کو بھرپور طریقے سے آگے بڑھایا۔ اجیت دادا کے دلیرانہ فیصلے کی وجہ سے MARTI قائم ہوئی، اقلیتی کمشنریٹ قائم ہوا اور انتخابات میں مسلم امیدواروں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ مسلم کمیونٹی کے سروے سے اس کمیونٹی کی حالت کی واضح تصویر سامنے آئے گی۔ ریاست میں مسلمانوں کی آبادی 11.54 فیصد ہے، جو ہندوؤں کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ ریاست کے 56 شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ایسے سروے بیرونی ذرائع سے محدود فنڈز اور افرادی قوت کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ حکومت نے ماضی میں کئی ذاتوں کے ایسے سروے کرائے ہیں۔ مہاراشٹر میں مسلم برادری کے سماجی و اقتصادی سروے کے لیے ایک اسٹڈی گروپ قائم کرنے اور اس کا نام مرحوم اجیت پوار کے نام پر رکھنے کی تجویز سماجوادی پارٹی کے بھینڈی ایسٹ سے ایم ایل اے رئیس شیخ نے پیش کی ہے۔ انہوں نے یہ باضابطہ درخواست ریاست کی نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر برائے اقلیتی ترقی سنیترا پوار کو ایک مکتوب لکھ کردی ہے۔

ووٹر لسٹوں پر خصوصی نظرثانی کے تحت، پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) آج اور کل جولائی ۲۰۲۶ء کے درمیان گھر کا دورہ سروے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافاتی علاقوں) میں ووٹر لسٹوں کے ایک خصوصی نظرثانی (SIR) پروگرام کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت پولنگ سٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) 30 جون سے 29 جولائی 2026 کے درمیان گھر کے دورے کریں گے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ متعلقہ بی ایل او کو ضروری معلومات فراہم کرکے تعاون کریں۔ الیکٹورل رولز پروگرام کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے تحت، پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) ووٹرز کو ان کے گھر کے دورے کے دوران ان کے گنتی کے فارم فراہم کریں گے۔ فارم کو مطلوبہ معلومات کے ساتھ پُر کرنا ہوگا، دستخط شدہ اور ایک کاپی BLOs کو واپس کرنی ہوگی۔ گھر کے دورے سے پہلے، اگر ممکن ہو تو، ووٹرز کو ویب سائٹ https://voters.eci.gov.in یا EC نیٹ ایپ پر پچھلی ووٹر لسٹوں (SIR) کے خصوصی نظرثانی میں اپنے یا اپنے والدین کی تفصیلات (نام، حلقہ، ووٹر لسٹ کا حصہ نمبر، سیریل نمبر) تلاش کرنا چاہیے۔ تاہم، اگر آپ کا یا آپ کے والدین کا نام پچھلی انتخابی فہرستوں (SIR) کے خصوصی نظرثانی میں نہیں ہے، تو آپ کو درج ذیل دستاویزات میں سے کوئی ایک تیار کرنا چاہیے: پیدائش کا سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، کلاس 10 (میٹرک) یا تعلیمی سرٹیفکیٹ، رہائشی سرٹیفکیٹ، ذات کا سرٹیفکیٹ، سرکاری یا پبلک سیکٹر کے ملازم/ پنشنر شناختی کارڈ، فیملی اتھارٹی کے جاری کردہ شناختی کارڈ، خاندانی رجسٹریشن کے تمام دستاویزات۔ حکومت کی طرف سے، جنگلات کے حقوق کا سرٹیفکیٹ، قومی شہری رجسٹریشن کا ثبوت؛ یکم جولائی 1987 سے پہلے بینک، پوسٹ آفس، لائف انشورنس کارپوریشن یا حکومت کی طرف سے جاری کردہ شناختی کارڈ/ سرٹیفکیٹ یا آدھار کارڈ۔ انتظامیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کو اپنی حالیہ پاسپورٹ سائز کی تصویر اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ اس کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ پچھلی ووٹر لسٹوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) میں اپنی تفصیلات جاننے کیلئے الیکشن کمیشن کی آفیشل ویب سائٹ دیکھیں یا لنک
https://voters.eci.gov.in/searchInSIR/S2UA4DPDF-JK4QWODSE
پر کلک کریں۔ مزید معلومات کے لیے قریبی ووٹر رجسٹریشن آفیسر کے دفتر یا ہیلپ لائن نمبر 221800 1850 پر رابطہ کریں اور ووٹر لسٹوں کی نظرثانی کو کامیاب بنائیں۔

بھیونڈی: ایک ہی شب میں دو جگہوں پر آتشزدگی

ٹائر، پلاسٹک اور لکڑی کے متعدد گودام خاکستر، کوئی جانی نقصان نہیں، تحقیقات جاری

یہاں شہر سے متصل صنعتی و دیہی علاقے میں سنیچر اور اتوار کی درمیانی شب پیش آنے والے دو الگ الگ آتشزدگی کے واقعات نے علاقے میں خوف و ہراس کی فضا پیدا کردی۔ نمبولی اور یوئی گاؤں کی حدود میں لگی بھیانک آگ کے سبب ٹائر، پلاسٹک اور لکڑی کے متعدد گودام مکمل طور پر خاکستر ہوگئے۔ اگرچہ دونوں واقعات میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، تاہم بھاری مالی نقصان کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق پہلا واقعہ بھیونڈی دیہی علاقے کے نمبولی گاؤں میں رات تقریباً تین بجے پیش آیا، جہاں نامعلوم وجوہات کی بنا پر ٹائروں کے ایک گودام میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ ٹائروں میں لگی آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے شدید اور خطرناک صورت اختیار کرلی اور اس کی زد میں قریبی لکڑی اور پلاسٹک کے گودام بھی آگئے۔ آگ کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مجموعی طور پر ۷ سے ۸ گودام چند ہی لمحوں میں شعلوں کی نذر ہوگئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور آگ پر قابو پانے کی کوششیں شروع کردیں۔ جائے وقوع کے قریب گیس ایجنسی واقع ہونے کے باعث مقامی افراد اور انتظامیہ میں کچھ وقت کے لیے شدید تشویش اور خوف کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی، تاہم فائر بریگیڈ عملے نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے آگ کو مزید پھیلنے سے روک دیا، جس کے باعث ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ اسی رات شہر سے ملحق گودام کے علاقے یوئی گاؤں میں واقع لکڑی کے ایک بڑے گودام میں بھی اچانک آگ لگ گئی۔ گودام میں بڑی مقدار میں لکڑی ذخیرہ ہونے کی وجہ سے آگ نے تیزی سے پورے احاطے کو اپنی زد میں لے لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مکمل گودام خاکستر ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں فوری طور پر موقع پر پہنچیں اور کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا گیا۔ دونوں واقعات میں خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان پیش نہیں آیا، تاہم ابتدائی اندازوں کے مطابق لاکھوں روپے کی املاک اور سامان جل کر تباہ ہوگیا ہے۔ فائر بریگیڈ اور متعلقہ حکام نے دونوں مقامات پر تحقیقات کا آغاز کردیا ہے۔

محرم الحرام جلوس شام غریباں زہریلی گولی سانحہ کی انکوائری ہو

مہاراشٹر ایس پی لیڈر ابوعاصم اعظمی کا مطالبہ، بگڑتے نظم ونسق اور بدامنی پر تشویش

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر ودھان بھون میں سینئر ایس پی لیڈر ابوعاصم اعظمی نے آج منعقد ایک پریس کانفرنس میں مہاراشٹر میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ چھیڑ خانی کے تنازعہ پر دو افراد پر حالیہ چاقو سے حملے کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ریاست میں چوری، ڈکیتی، قتل، اور عصمت دری کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ انتظامیہ غیر فعال ہے۔ اعظمی نے مطالبہ کیا کہ عصمت دری جیسے گھناؤنے جرائم میں ملوث افراد کو فوری طور پر پھانسی دی جائے تاکہ ان میں خوف پیدا ہو۔ نوجوانوں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اور پولیس اس پر قابو پانے میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ انہوں نے پولیس انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ محرم کے دوران پائی سی اور موقع پر مشکوک کیمیکلز (جیسے چوہے کا زہر یا زہریلا مادہ) کے ساتھ پکڑے جانے والے ملزم کے پس پشت بڑی سازش کو بے نقاب کیا جائے پولس نے اپنے فوائض کو تندہی سے انجام دیا تھا جس کے سبب فیاض نامی ملزم گرفتار کرلیا گیا ہے اس کے پس پشت کون لوگ اس سازش میں شریک تھے اس کی بھی تفتیش ضروری ہے۔ اعظمی نے نیٹ کے بعد ٹی ای ٹی کے پرچہ لیک ہونے پر سرکار تنقید کیا اور کہا کہ سرکار امتحان منعقد کرنے میں ناکام ہے۔

مولانا سلمان ندوی کے انتقال کے باعث ایک عظیم خلاء پیدا ہوگیا ہے

اورنگ آباد: وحدت اسلامی ہند کے کل ہند امیر، ضیاء الدین صدیقی نے مولانا سلمان ندوی کے انتقال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سلمان ندوی مرحوم بیک وقت ایک عظیم اسکالر، مصنف اور خطیب تھے۔ مختلف مواقع پر ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ امیر وحدت اسلامی ہند، ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ مولانا سلمان ندوی مرحوم کے ذریعے مختلف مواقع پر موقف کا بے باکانہ اظہار ایک سرمایہ ہے۔ سماجی و مذہبی اور حکمرانوں کے ایوانوں میں بھی، ہر موقع ومقام پر انہوں نے شہادت حق کا فریضہ انجام دینے کی کوشش کی۔ ان کے انتقال کے باعث ملت اسلامیہ ہند میں ایک عظیم خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ امیر وحدت اسلامی ہند نے کہا کہ مولانا سلمان ندوی مرحوم کے ذریعے مختلف تعلیمی وسماجی ادارے قائم کیے گئے جن کے ذریعے ملت کی نئی نسل بڑے پیمانے پر مستفیض ہو رہی ہے۔ ان اداروں کو تعاون واستحکام ملت کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ امیر وحدت اسلامی ہند نے اس موقع سے مولانا سلمان ندوی مرحوم کے لیے اپنی طرف سے اور تمام وابستگان تحریک وحدت اسلامی ہند کی جانب سے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ رب العالمین مولانا سلمان ندوی مرحوم کی مغفرت کرے اور جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان و متعلقین کو استقامت وحوصلہ اور صبر جمیل سے نوازے اور ملت اسلامیہ ہند کو بہترین نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

مدرسہ و مسجد غوثیہ رضویہ کی تعمیر نو کیس کی منگل یکم جولائی کو سماعت

اندھیری (نامہ نگار): ایم آئی ڈی سی میں واقع مدرسہ و مسجد غوثیہ رضویہ اہلسنت کی تعمیر نو کے تعلق سے یکم جولائی منگل کو شنوائی ہوگی۔ اس تعلق سے ٹرسٹیان برسوں سے کوشاں ہیں مگر اب تک کامیابی نہیں مل سکی ہے۔ دوسرے شرپسندوں کی جانب سے بھی مسلسل خلل ڈالا گیا اور یہاں تک کوشش کی گئی کہ کسی صورت یہاں مسجد تعمیر نہ ہوسکے، اس رخنہ اندازی کا بھی اثر رہا۔ اس میں ڈیولپر بھی برابر کا شریک رہا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی نہ کسی سبب مسجد کی تعمیر نو التواء کا شکار ہوتی رہی اور آج بھی وہی صورتحال ہے۔ اس تعلق سے مذکورہ مدرسہ و مسجد انتظامیہ کمیٹی کے فعال رکن اقبال منیار نے نمائندہ انقلاب کو بتایا کہ ڈیولپر اور ایم آئی ڈی سی سے بار بار یہ مطالبہ کیا گیا کہ معاہدے کے مطابق جلد سے جلد کام مکمل کیا جائے تاکہ پہلے کی طرح مسجد دوبارہ تعمیر ہوسکے۔ اب جبکہ کئی برس کے بعد کیس کی سماعت شروع ہوئی ہے اور یکم جولائی کا عدالت نے وقت مقرر کیا ہے، امید ہے کہ جلد بہتر فیصلہ آئے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پہلے تو ڈیولپر اور ایم آئی ڈی سی کی جانب سے سبز باغ دکھائے گئے پھر سازش رچی گئی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ موجودہ مدرسہ و مسجد کے بچے ہوئے حصے کے پیچھے جو بنیاد ڈالی گئی تھی اسے بھی آگے نہیں بڑھایا گیا۔ ورنہ مسجد کی تعمیر اور پہلے ہوچکی ہوتی۔ بہرحال اب جبکہ سماعت شروع ہو رہی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے مہاراشٹر ٹی ای ٹی پرچہ لیک معاملے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جوابدہی اور تعلیمی نظام میں اصلاحات کا مطالبہ کیا

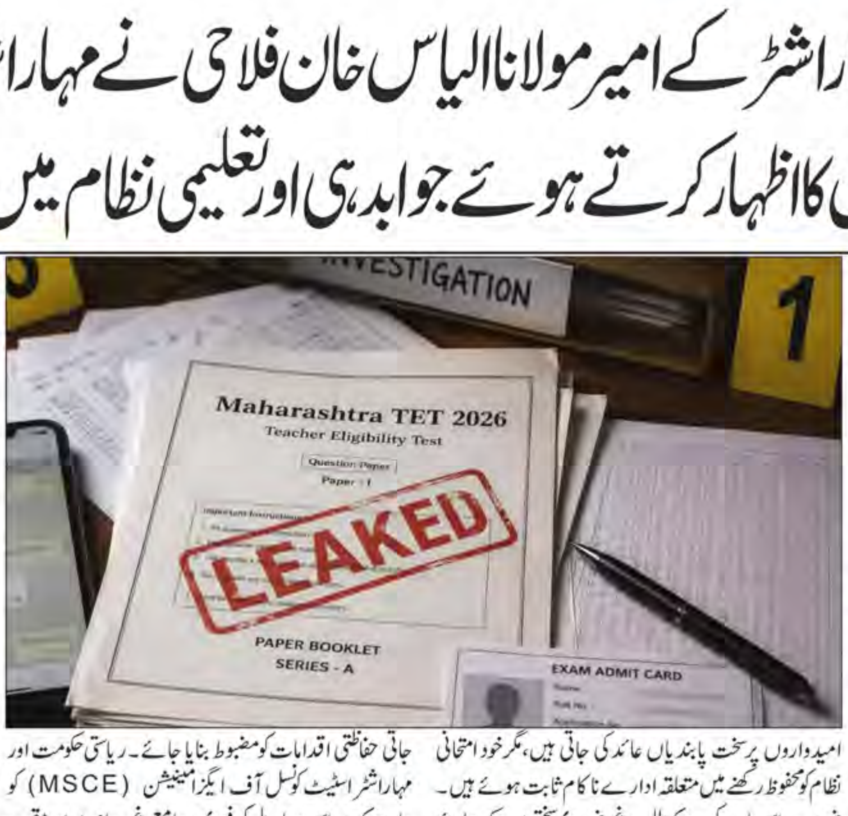

ممبئی: جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے مہاراشٹر معلم اہلیتی امتحان 2026(TET) کے سوالیہ پرچے کے مبینہ لیک ہونے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے عوامی اعتماد شکنی کی بدترین مثال قرار دیا ہے، جس نے لاکھوں امیدوار اساتذہ کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امتحانات میں بار بار ہونے والی بے ضابطگیاں بھرتی اور مسابقتی امتحانات کی ساکھ کو مسلسل نقصان پہنچا رہی ہیں، جس کے باعث وہ مخلص طلبہ شدید ذہنی اذیت کا شکار ہو رہے ہیں جو مہینوں کی محنت اور تیاری کے بعد امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ مولانا الیاس خان فلاحی نے مزید کہا، ''سوالیہ پرچے کے مبینہ لیک ہونے کا واقعہ ادارہ جاتی ذمہ داریوں کی سنگین ناکامی کی عکاسی کرتا ہے۔ ریاست کے زیر اہتمام ہونے والے ہر امتحان میں شفافیت، دیانت داری اور غیر جانب داری ایسی ہونی چاہیے کہ امیدواروں کا اعتماد بحال رہے۔ لیکن افسوس کہ سوالیہ پرچوں کے بار بار لیک ہونے کے واقعات نے اہل امیدواروں میں بے یقینی اور مایوسی کو جنم دیا ہے۔ یہ انتہائی تشویش کی بات ہے کہ امتحانی نظم وضبط کے نام پر امیدواروں پر سخت پابندیاں عائد کی جاتی ہیں، مگر خود امتحانی نظام کو محفوظ رکھنے میں متعلقہ ادارے ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبہ پر غیر ضروری سختیوں کے بجائے بدعنوانی اور امتحانی بے ضابطگیوں کی روک تھام کے لیے ادارہ جاتی حفاظتی اقدامات کو مضبوط بنایا جائے۔ ریاستی حکومت اور مہاراشٹر اسٹیٹ کونسل آف ایگزامینیشن (MSCE) کو چاہیے کہ وہ اس معاملے کی فوری، جامع، غیر جانبدار اور مقررہ مدت میں مکمل ہونے والی تحقیقات کرائے، ذمہ دار افراد کی نشاندہی کرے اور اس میں ملوث تمام عناصر کے خلاف مثالی کارروائی عمل میں لائے''۔ آخر میں جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر نے کہا، ''جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کا ماننا ہے کہ عوامی امتحانات کی شفافیت اور دیانت داری ہی میرٹ اور مساوی مواقع کی ضمانت ہے۔ ایماندار امیدواروں کو کبھی بھی انتظامی غفلت یا نظامی ناکامیوں کی قیمت ادا نہیں کرنی چاہیے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امتحانی مواد کی حفاظت کے لیے جدید ڈیجیٹل اور عملی حفاظتی انتظامات کیے جائیں، واضح جوابدہی کا نظام قائم کیا جائے اور ایسے مؤثر اقدامات کیے جائیں کہ مستقبل میں اس نوعیت کے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔ امتحان ملتوی ہونے کے باعث امیدواروں کو جو ذہنی، تعلیمی اور مالی نقصان پہنچا ہے، اس کے ازالے کے لیے مناسب ریلیف فراہم کیا جائے اور شفاف انداز میں معلومات فراہم کی جائیں۔ نوجوانوں کے مستقبل کا تحفظ صرف امتحانات ملتوی کرنے سے ممکن نہیں بلکہ پورے امتحانی نظام پر عوامی اعتماد بحال کرنے اور مؤثر ادارہ جاتی اصلاحات نافذ کرنے سے ہی ممکن ہے''۔

آذربائیجان کا اسرائیل کے آرمینی نسل کشی تسلیم کرنے کے فیصلے پر اعتراض

آذربائیجان نے اسرائیلی حکومت کی جانب سے ۱۹۱۵ء میں آرمینی باشندوں کے قتل عام کو باضابطہ طور پر ''نسل کشی'' تسلیم کرنے کے فیصلے پر شدید تحفظات کا اظہار

آذربائیجان نے اسرائیلی حکومت کی جانب سے ۱۹۱۵ء میں آرمینی باشندوں کے قتلِ عام کو باضابطہ طور پر ''نسل کشی'' تسلیم کرنے کے فیصلے پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اسے تاریخی حقائق کو سیاسی رنگ دینے کے مترادف قرار دیا ہے۔ باکو نے اسرائیل سے اپنے فیصلے پر نظرثانی کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ اقدام ایک اخلاقی اور تاریخی ذمہ داری کے تحت اٹھایا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ابھی اسرائیلی پارلیمان (کنیسٹ) کی منظوری کا بھی منتظر ہے۔ آذربائیجان نے پیر کو اسرائیلی حکومت کے اس فیصلے پر شدید تنقید کی ہے جس کے تحت ۱۹۱۵ء میں سلطنتِ عثمانیہ کے دور میں آرمینی باشندوں کے قتلِ عام کو باضابطہ طور پر ''آرمینی نسل کشی'' (Armenian Genocide) تسلیم کیا گیا ہے۔ آذربائیجان کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ وہ ۱۹۱۵ء کے واقعات سے متعلق تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کے اس فیصلے پر ''شدید تشویش'' رکھتی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ''۱۹۱۵ء کے واقعات کے بارے میں تاریخی حقائق کو مسخ کرنا اور ایک پیچیدہ تاریخی عمل کو قانونی اور سائنسی بنیادوں سے ہٹ کر سیاسی فیصلے کا موضوع بنانا ناقابل قبول ہے۔'' وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ اس نوعیت کے فیصلے مفاہمت اور باہمی افہام و تفہیم میں مددگار ثابت ہونے کے بجائے موجودہ اختلافات کو مزید گہرا کرتے ہیں اور جنوبی قفقاز میں پائیدار امن کے حصول کی کوششوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ بیان میں اسرائیلی حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ اپنے فیصلے پر نظرثانی کرے، جبکہ آذربائیجان نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ تاریخی حقائق، بین الاقوامی قانون کے احترام اور خطے میں پائیدار امن کے فروغ کے لیے اپنی مستقل پوزیشن برقرار رکھے گا۔ یہ ردعمل ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسرائیلی کابینہ نے اتوار کو وزیر خارجہ گدعون ساعر کی پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کرتے ہوئے پہلی بار باضابطہ طور پر ۱۹۱۵ء کے واقعات کو ''نسل کشی'' تسلیم کیا۔ تاہم اس فیصلے کو حتمی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے ابھی اسرائیلی پارلیمان (کنیسٹ) کی منظوری درکار ہے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ گدعون ساعر نے کابینہ کے فیصلے کو ''اخلاقی اور تاریخی ذمہ داری'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود اس سانحے سے متعلق تاریخی شواہد واضح ہیں اور اس کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اسرائیل کا یہ فیصلہ خطے میں سفارتی سطح پر بھی ردعمل کا باعث بنا ہے۔ ترکی نے اسے ''سیاسی محرکات پر مبنی اقدام'' قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ اسرائیل غزہ میں اپنی کارروائیوں پر ہونے والی بین الاقوامی تنقید سے توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اسرائیل کئی دہائیوں تک ترکی کے ساتھ تعلقات کے باعث آرمینی نسل کشی کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے سے گریز کرتا رہا، تاہم حالیہ برسوں میں اسرائیل اور ترکی کے تعلقات میں کشیدگی کے بعد اس پالیسی میں نمایاں تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ میکسیکو کے شہر لاگوس ڈی مورینو میں میکسیکن بیٹ مین کے نام سے مشہور ایک پراسرار شخص موٹر سائیکل چوروں کو پکڑ کر Duct Tape کی مدد سے کھمبوں سے باندھ رہا ہے۔ یہ انوکھا واقعہ سوشل میڈیا پر جنگل کی آگ کی طرح وائرل ہو چکا ہے۔ طریقہ واردات: یہ پراسرار شخص رات کے اندھیرے میں موٹر سائیکل چوروں کو رنگے ہاتھوں پکڑتا ہے۔ انہیں بجلی یا سڑک کے کھمبوں کے ساتھ مضبوطی سے ٹیپ کر دیتا ہے۔ چوروں کے چہرے پر بلی کی مونچھیں بنا دیتا ہے اور ماتھے پر ہسپانوی زبان میں ''چوہا'' (Rat/Thief) لکھ دیتا ہے۔ وہ چوری شدہ موٹر سائیکل کو بھی چور کے بالکل برابر میں کھڑی کر دیتا ہے تاکہ پولیس کے لیے واضح ثبوت موجود ہو۔ اب تک کی کارروائیاں: صرف 10 دنوں کے اندر اس مہم جو نے کم از کم 5 مبینہ چوروں کو اس طرح کھمبوں سے باندھا ہے۔

چین نے ۲۰ جاپانی اداروں کو بلیک لسٹ کیا

بیجنگ: چین نے پیر کے روز 20 جاپانی اداروں کو بشمول نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیفنس اسٹڈیز کو اپنی ایکسپورٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کیا، جس سے ان تنظیموں کو چینی دوہرے استعمال کی اشیاء کی برآمد کو روک دیا گیا جو کہ بیجنگ کی ٹیکنالوجی اور قومی سلامتی کی پابندیوں کی تازہ ترین توسیع ہے۔ یہ اقدام اس ماہ کے شروع میں واشنگٹن کے متعدد چینی کمپنیوں کو برآمدی پابندیوں کے تحت رکھنے کے واشنگٹن کے فیصلے کے بدلے میں، چین نے 10 امریکی اداروں پر اسی طرح کی پابندیاں عائد کرنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ تازہ ترین اقدامات کا اعلان کرتے ہوئے، چین کی وزارت تجارت نے کہا کہ اس فیصلے کا مقصد قومی سلامتی کا تحفظ اور بین الاقوامی عدم پھیلاؤ کے وعدوں کو پورا کرنا ہے۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا، ''قومی سلامتی اور مفادات کے تحفظ اور عدم پھیلاؤ سمیت بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے مقصد کے لیے، 20 جاپانی اداروں کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے... جنہوں نے ایکسپورٹ کنٹرول لسٹ میں جاپان کی فوجی صلاحیتوں کو بڑھانے میں حصہ لیا۔ وزارت کے مطابق، تنظیموں اور افراد کو فہرست میں شامل اداروں کو دوہری استعمال کی جانے والی چینی اشیاء کی منتقلی یا فراہمی پر پابندی ہے۔ دوہری استعمال کی اشیاء ایسی مصنوعات اور ٹیکنالوجیز ہیں جن میں سویلین اور فوجی دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیفنس اسٹڈیز ان 20 تنظیموں میں شامل ہے جنہیں پابندیوں کے تازہ ترین دور میں نامزد کیا گیا ہے۔ یہ اعلان بیجنگ کے برآمدی کنٹرول کے استعمال میں ایک اور قدم کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ جغرافیائی سیاسی تناؤ میں شدت آتی جارہی ہے۔ واشنگٹن کی جانب سے متعدد چینی کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرنے کے بعد گزشتہ ہفتے چین نے ایم پی میٹریلز، یو ایس اے ریئر ارتھ اور آٹھ دیگر امریکی اداروں کو اسی برآمدی کنٹرول لسٹ میں شامل کیا۔ امریکہ کی فہرست میں شامل اداروں میں Aveox شامل ہے، جو مشن کے لیے اہم ایپلی کیشنز میں استعمال ہونے والی موٹرز بنانے والی کمپنی ہے۔ ان اقدامات نے کمپنیوں کو دوہری استعمال کی اشیاء کی چینی برآمدات کو مؤثر طریقے سے روک دیا۔ چین کی وزارت تجارت نے تب پابندیوں کو ''امریکی حکومت کے بدنیتی پر مبنی عمل'' کے ردعمل کے طور پر بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ ان کا مقصد قومی سلامتی کی حفاظت اور عدم پھیلاؤ جیسی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔ وزارت نے کہا، کسی بھی ملک یا خطے میں تنظیموں اور افراد کو چین سے آنے والی دوہری استعمال کی اشیاء کو ان اداروں کو منتقل کرنے یا فراہم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔'' وزارت نے مزید کہا کہ برآمدی سرگرمیوں کو فوری طور پر روک دیا جانا چاہیے۔ یہ اقدام مؤثر طریقے سے درج فہرست امریکی فرموں کو دوہرے استعمال کی مصنوعات کی برآمدات پر مکمل پابندی کے مترادف ہے، جس نے سابقہ قوانین کو سخت کیا جس کے تحت برآمد کنندگان کو لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ تاہم، تجزیہ کاروں نے امریکی کمپنیوں پر پابندیوں کو بڑی حد تک علامتی طور پر دیکھا کیونکہ بہت سی متاثرہ فرموں کا چین سے تجارتی رابطہ محدود ہے۔

آسٹریلیا اور وانواتو کے بیچ معاہدہ چین کو بڑا دھچکا

کینبرا: وانواتو کے ساتھ ایک تازہ دستخط شدہ معاہدہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ جزیرہ نما میں ''کوئی غیر ملکی فوجی اڈہ'' نہیں ہوگا۔ آسٹریلیائی وزیر اعظم انتھونی البانی نے اعلان کیا ہے، جیسا کہ چین بحرالکاہل میں فوجی قدم جمانے کی تلاش میں ہے۔ وزیر اعظم اور ان کے نی وانواتو ہم منصب جوتھم ناپاٹ نے چینی دباؤ کی وجہ سے اصل پیچ کو روکنے کے 10 ماہ بعد پیر کو کینبرا میں مکمل معاہدے پر دستخط کیے۔ ہمارا معاہدہ وانواتو کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ جامع اقتصادی، سیکورٹی اور ترقیاتی شراکت دار کے طور پر آسٹریلیا کے کردار کی عکاسی اور تصدیق کرتا ہے ایک ذمہ داری جسے ہم سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ مسٹر البانی نے کہا کہ ہم نے ایک متوازن معاہدہ کیا ہے جو ہماری اجتماعی اور انفرادی سلامتی اور ہماری خودمختاری کا تحفظ کرے گا۔ اور یہ ایک مستحکم، خوشحال اور محفوظ خطے میں ہماری دلچسپی کی حمایت کرے گا جسے ہم دونوں گھر کہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ معاہدہ ''اس اتفاق رائے کو آگے بڑھاتا ہے کہ سیکورٹی پیسفک فیملی، پیسفک آئی لینڈ فورم کے ممبران کی مشترکہ ذمہ داری ہے''، جس میں سے چین نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ''یہ وانواتو کے خودمختار فیصلے کو شامل کرتا ہے کہ وہ اپنی سرزمین کو کسی بھی غیر ملکی فوجی اڈے یا بنیادی ڈھانچے کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہ دے اور وانواتو کا اہم بنیادی ڈھانچہ عسکریت پسندی سے پاک رہے۔ مسٹر ناپٹ کی پیچیدہ مخلوط حکومت کے ارکان کو خدشہ تھا کہ اصل شرائط، جو وانواتو کے اہم انفراسٹرکچر میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو محدود کرتی ہیں، چین سے آنے والے فنڈز کو روک دیں گی۔ یہ ایک غیر متوقع رکاوٹ تھی جس کی وجہ سے مسٹر البانی نے پچھلے سال وانواتو کا ایک بہت ہی مشہور دورہ سمیٹنا چھوڑ دیا جس میں تصاویر اور بات جاری رکھنے کے وعدوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

چین کا نیا نسلی اتحاد قانون ثقافتی مٹانے کو قانونی حیثیت دیتا ہے

جنیوا: تبتی اور ایغور نمائندوں نے گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کے اجلاس میں ممالک پر زور دیا کہ وہ چین پر ایک نئے قانون کو منسوخ کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں جس کا مقصد اقلیتی برادریوں کو مٹانا ہے۔ نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کا قانون، جو 1 جولائی سے نافذ العمل ہے، کا مقصد نسلی گروہوں کے درمیان ایک ''مشترکہ قومی شناخت قائم کرنا اور ہم آہنگی کو مضبوط کرنا'' ہے۔ لیکن حقوق کے حامیوں کا الزام ہے کہ اس کی تشکیل بیجنگ کو چین کے ہان اکثریتی معاشرے میں جبری انضمام کی طویل عرصے سے جاری پالیسیوں پر عمل کرنے کے لیے قانونی احاطہ فراہم کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ دیگر چیزوں کے علاوہ، قانون'' پرتشدد دہشت گردانہ سرگرمیوں، نسلی علیحدگی پسند سرگرمیوں، یا مذہبی انتہا پسندانہ سرگرمیوں'' میں ملوث ہونے کو مجرم قرار دیتا ہے۔ اقوام متحدہ کے حقوق کے سربراہ وولکر ترک نے جون کے اوائل میں جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے سامنے خبردار کرتے ہوئے ''اس قانون کو منسوخ کرنے'' کا مطالبہ کیا ہے کہ اس سے زبان، تعلیم، مذہب، ثقافت، اظہار رائے اور اجتماع کی آزادی پر پابندیاں مزید گہرے ہونے'' کا خطرہ ہے۔ 26 جون کو کونسل کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب کے دوران، تبتی اور ایغور نمائندوں نے واضح طور پر بتایا کہ کس طرح ان کی ثقافتی، مذہبی اور لسانی شناخت کو مجرم بنایا جارہا ہے۔ دلائی لامہ اور وسطی اور مشرقی یورپ میں سنٹرل تبتی انتظامیہ (سی ٹی اے) کے نمائندے تھنلے چوکی نے اس قانون کے ساتھ، تبتیوں کو ''اب قانونی طور پر رہنے کی اجازت نہیں ہے''، ''ثقافتی نسل کشی'' کا انتباہ دیتے ہوئے تقریب کو بتایا۔ اس نے اے ایف پی کو بتایا کہ یہ ''تبتیوں کی تبتی شناخت، تبتی ثقافت، تبتی زبان کے طور پر مٹانے کے لیے قانون سازی کر رہی ہے''۔ چین سرکاری طور پر اپنی سرحدوں کے اندر 55 نسلی اقلیتی گروہوں کو تسلیم کرتا ہے، جن کے ارکان سینکڑوں زبانیں اور بولیاں بولتے ہیں۔

تائیوان یورپ کی اسٹریٹجک کمزوری بن چکا ہے۔ تجزیہ

برسلز: ایک نئے تجزیے میں کہا گیا ہے کہ تائیوان اب یورپ کے لیے صرف ایک دور دراز جغرافیائی تنازع نہیں بلکہ ایک اہم اسٹریٹجک اور اقتصادی کمزوری بن چکا ہے، کیونکہ آبنائے تائیوان میں کسی بھی بڑے بحران کی صورت میں یورپی معیشت کو پہلے ہی سال میں تقریباً 2 کھرب ڈالر کا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تجزیے کے مطابق یورپی حکام کو خدشہ ہے کہ اگر واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان تعلقات میں غیر متوقع تبدیلی آتی ہے یا چین تائیوان کے خلاف زیادہ جارحانہ رویہ اختیار کرتا ہے تو اس کے براہِ راست اثرات یورپ کی صنعت، سپلائی چینز اور ٹیکنالوجی کے شعبے پر پڑیں گے۔ خاص طور پر جرمنی، جس کی معیشت ایشیائی مینوفیکچرنگ نیٹ ورکس سے گہری وابستگی رکھتی ہے، شدید متاثر ہو سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپی یونین اگرچہ کسی ممکنہ امریکا۔ چین تنازع میں مرکزی فوجی کردار ادا نہیں کرے گی، تاہم سیمی کنڈکٹرز، الیکٹرانکس اور عالمی تجارتی راستوں پر انحصار کے باعث اقتصادی نقصان کا بڑا بوجھ اسی کو برداشت کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برسلز میں تائیوان کو اب صرف ایشیا کا نہیں بلکہ یورپ کی اقتصادی سلامتی کا بھی اہم مسئلہ سمجھا جارہا ہے۔ تجزیے کے مطابق یورپ کا بنیادی چیلنج یہ ہے کہ تائیوان میں استحکام برقرار رکھنے میں اس کے مفادات تو بہت بڑے ہیں، لیکن خطے کے واقعات پر اس کا اثر و رسوخ محدود ہے۔ ایسے میں یورپی ممالک اپنی سپلائی چینز کو زیادہ مضبوط بنانے، اقتصادی انحصار کم کرنے اور بحرالکاہل میں بڑھتی ہوئی جغرافیائی کشیدگی کے ممکنہ اثرات سے نمٹنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

پاکستانی حملوں میں ۳۶ افغان شہری ہلاک، ۱۶۳ زخمی: افغان حکومت

طالبان نے فضائی حملوں کو ''بزدلانہ جارحیت'' قرار دیا

کابل۔ 29 جون۔ ایم این این۔ طالبان کی حکومت نے پیر کے روز پاکستان پر مشرقی افغانستان میں فضائی حملے کرنے کا الزام عائد کیا۔ ان کے مطابق افغانستان کے تین مشرقی صوبوں میں پاکستانی حملوں میں 36 شہری ہلاک اور 163 زخمی ہوئے۔ طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق، حملوں میں پکتیکا، پکتیا اور کنڑ کے صوبوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، مجاہد نے فوجی کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے اسے ''بزدلانہ جارحیت'' قرار دیا۔ پاکستان کی سیکیورٹی فورسز نے اتوار کے روز افغانستان کی سرحد کے ساتھ زمینی کارروائی شروع کی جس کو حکام نے عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں اور محفوظ ٹھکانوں پر ''کلیئر ینڈ حملوں'' کے طور پر بیان کیا، اس آپریشن میں حکام کے مطابق 29 جنگجو مارے گئے۔ وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ آپریشن پاکستان بھر میں شدت پسندوں کے حملوں کے جواب میں شروع کیا گیا تھا۔ پاکستان میں حالیہ برسوں میں پولیس اور سیکیورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنانے کے حملوں میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، اسلام آباد نے زیادہ تر تشدد کے لیے تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) اور اس کے اتحادی عسکریت پسند گروپوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ یہ کارروائی ایک دن بعد ہوئی جب بھاری ہتھیاروں سے لیس عسکریت پسندوں نے جنوبی بندرگاہی شہر کراچی میں پیرا ملٹری رینجرز کے علاقائی ہیڈ کوارٹر پر دھاوا بول دیا، جس میں تین فوجی ہلاک ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے بعد میں تین حملہ آوروں کو ہلاک اور ایک اور زخمی حملہ آور کو گرفتار کر لیا، جس کی شناخت فوج نے افغان شہری کے طور پر کی۔ پاکستانی طالبان کے الگ ہونے والے دھڑے جماعت الاحرار نے ہفتے کی رات ایک بیان میں کراچی حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یہ کارروائی پاکستان کی جانب سے افغانستان کے اندر عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے جانے کے تین ہفتوں سے بھی کم وقت کے بعد ہوئی ہے، جس سے تقریباً ایک ماہ کے لیے نسبتاً سکون کا خاتمہ ہوا جب اسلام آباد نے امن کے لیے بین الاقوامی کوششوں کے باوجود، دونوں پڑوسیوں کے درمیان تصادم کو ''کھلی جنگ'' قرار دیا تھا۔ سرحد کے اس پار کئی مہینوں کی باہمی فوجی کارروائی کے بعد نئے سرے سے اضافہ ہوا ہے۔ فروری سے لے کر اب تک افغانستان کی جانب سے افغان سرزمین کے اندر کیے گئے پاکستانی فضائی حملوں کے جواب میں کیے جانے والے جوابی حملوں کے بعد سیکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ افغانستان کے مشرقی صوبے پکتیا میں پاکستانی فضائی حملوں کے نتیجے میں ۳۶ افغان شہری ہلاک اور ۱۶۳ زخمی ہو گئے ہیں۔ افغان حکومت کے ترجمان حمد اللہ فطرت اور مقامی حکام نے ان ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں اختلافی آوازوں پر کریک ڈاؤن۔ حکومتی اقدامات پر تنقید

اسلام آباد: پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) کی صورتحال پر شائع ہونے والے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ عوامی مطالبات پر مبنی احتجاجی تحریک کے خلاف سخت حکومتی کارروائیوں نے خطے میں سیاسی بے چینی کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ تجزیے کے مطابق، جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی نے 2023 میں بجلی کے نرخ کم کرنے، آٹے پر سبسڈی اور بہتر سیاسی نمائندگی جیسے معاشی مطالبات سے اپنی تحریک کا آغاز کیا تھا، تاہم جون 2026 تک یہ تحریک پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں وسیع عوامی احتجاج میں تبدیل ہوگئی۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ احتجاج کے جواب میں حکام نے انٹرنیٹ معطل کیا، ہزاروں اضافی سکیورٹی اہلکار تعینات کیے، متعدد کارکنوں کو گرفتار کیا، تنظیم پر پابندی عائد کی اور طاقت کا استعمال کیا، جس کے نتیجے میں ایک سینئر رہنما کی ہلاکت سمیت کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ ان اقدامات پر بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور کشمیری تارکینِ وطن کی جانب سے بھی تشویش کا اظہار کیا گیا، جبکہ مصنف کے مطابق یہ صورتحال پاکستان کے سرکاری مؤقف اور زمینی حقائق کے درمیان تضاد کو نمایاں کرتی ہے۔

پاکستان کی وزارت داخلہ نے 10 جولائی سے درست ویزے کے

بغیر افغان شہریوں کو گرفتار کرنے کی ہدایت جاری کر دی

اسلام آباد: وزارت داخلہ نے اتوار کو ہدایت جاری کی کہ 10 جولائی سے کسی بھی افغان شہری کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے جو پاکستان میں بغیر ویزہ کے مقیم پایا گیا۔ تمام صوبوں کے چیف سیکرٹریوں کے ساتھ ساتھ گلگت بلتستان کے چیف سیکرٹریز اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری کے چیف کمشنر سے خطاب کرتے ہوئے وزارت نے کہا کہ یہ ہدایت 1 جون کو غیر قانونی غیر ملکیوں کی وطن واپسی کے منصوبے (IFRP) پر ایک جائزہ اجلاس کے دوران کیے گئے فیصلوں کا حوالہ دیتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ میٹنگ کے دوران، تمام صوبائی حکومتوں، خصوصی علاقائی حکومتوں اور آئی سی ٹی انتظامیہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ افغان شہریوں کی وطن واپسی/ ملک بدری کو تیز کریں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا کہ 10 جولائی 2026 سے کسی بھی افغان شہری کو پاکستان میں بغیر ویزہ کے مقیم پایا گیا تو اسے فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس میں مزید کہا گیا کہ اس لیے ضروری ہدایات تمام ڈپٹی کمشنرز، ضلعی انتظامیہ، پولیس اور دیگر متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو جاری کی جاسکتی ہیں تاکہ ان ہدایات پر یکساں اور موثر نفاذ کو یقینی بنایا جاسکے۔ ہدایت میں یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ ''بغیر درست ویزے کے پائے جانے والے افغان شہریوں کی تعداد، ان کے خلاف کی گئی کارروائی اور ان کی موجودہ حیثیت کے بارے میں ایک رپورٹ برائے مہربانی 11 جولائی 2026 سے روزانہ کی بنیاد پر اس وزارت کو فراہم کی جائے۔'' نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ معاملے کو اولین ترجیح دی جاسکتی ہے اور اس کی تعمیل کو مکمل طور پر یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ پچھلی کئی دہائیوں کے دوران لاکھوں افغان، یکے بعد دیگرے جنگوں سے فرار ہو کر پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ سیکڑوں ہزاروں جو 2021 میں طالبان کی حکومت کی واپسی کے بعد پہنچے ہیں۔ ملک بدری کی ایک مہم جو پہلی بار 2023 میں شروع کی گئی تھی گزشتہ سال اپریل میں اس کی تجدید کی گئی تھی جب حکومت نے افغانوں کے لاکھوں رہائشی اجازت نامے منسوخ کر دیے تھے، اور انہیں خبردار کیا تھا کہ اگر وہ وہاں سے نہیں نکلے تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان اور اسٹیٹس اینڈ فرنٹیئر ریجنز کو بتایا گیا کہ صرف گزشتہ سال پاکستان کی جانب سے 10 لاکھ سے زائد افغان شہریوں کو ملک بدر کیا گیا۔ وزارت داخلہ اور چیف کمشنریٹ برائے افغان مہاجرین کے اعلیٰ حکام نے اجلاس کو بتایا کہ پاکستان نے 2025 میں مجموعی طور پر 221,155,1 افغان شہریوں کو ملک بدر کیا۔ وطن واپس جانے والے افغانوں میں رجسٹریشن کارڈ ہولڈرز کے 429,163 ثبوت، 943,74 افغان شہری کارڈ ہولڈرز، 671,509 غیر دستاویزی افراد اور 178,407 رضاکارانہ واپس آنے والے شامل تھے۔

بلوچستان کی آزادی کے لیے ڈاکٹر دین محمد سمیت ہزاروں فرزند پسِ زندان ہیں: بی این ایم احتجاج

کوئٹہ: بلوچ نیشنل موومنٹ کے مطابق تحریکِ آزادیِ بلوچستان کے اسیر رہنما ڈاکٹر دین محمد کا پاکستانی فوج کے ہاتھوں اغوا اور گزشتہ 17 سالوں سے جاری جبری گمشدگی کے خلاف پارٹی نے جنوبی کوریا میں احتجاج کیا۔ مظاہرین نے اس بات پر زور دیا کہ بلوچ نیشنل موومنٹ بلوچستان کی آزادی کی خواہاں ایک سیاسی جماعت ہے، جس کے مرکزی رہنما ڈاکٹر دین محمد گزشتہ 17 سالوں سے پاکستانی فوج کے عقوبت خانوں میں جبری طور پر لاپتہ ہیں۔ مظاہرین نے پاکستانی حکام کے احتساب کا مطالبہ کیا اور عالمی برادری سے بلوچستان کی آزادی کے لیے مدد اور تعاون کی اپیل کی۔ شرکاء نے مقبوضہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے معاملے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری کو متاثرہ خاندانوں کے دکھ اور کرب پر توجہ دینی چاہیے۔ اس موقع پر مقررین نے بی وائی سی کی رہنما ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، صبغت اللہ بلوچ اور بی ایس او کے چیئرمین بالاچ قادر کو 'فیس لیس ٹرائل' (خفیہ عدالتی کارروائی) کے ذریعے سنائی گئی سزا کے خلاف بھی آواز بلند کی۔ انھوں نے کہا کہ مقبوضہ بلوچستان میں قابض پاکستان نے بلوچوں کے تمام حقوق سلب کر رکھے ہیں۔ انسانی حقوق کے لیے آواز اٹھانے کی پاداش میں بی وائی سی کے رہنماؤں اور بالاچ قادر جیسے طلبہ رہنماؤں کو نام نہاد فیس لیس ٹرائل کے ذریعے جھوٹے مقدمات میں سزائیں سنائی گئی ہیں۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان کی آزادی کی جدوجہد جبر و تشدد کے ذریعے ختم نہیں کی جاسکتی۔ بلوچستان میں انسانی حقوق کی پامالی کا پس منظر پاکستان کا قبضہ اور بلوچوں کے حقِ حاکمیت سے انکار ہے۔ بلوچ قوم اپنے حقِ خودارادیت سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنا قبضہ ختم کر کے بلوچستان سے فوری انخلاء کرے۔ بلوچ نیشنل موومنٹ (بی این ایم) کے مرکزی رہنما ڈاکٹر دین محمد بلوچ کی مبینہ جبری گمشدگی کو 17 سال مکمل ہونے پر تنظیم کی جانب سے عالمی سطح پر احتجاجی مظاہرے کیے گئے ہیں۔ بی این ایم نے دعویٰ کیا ہے کہ ڈاکٹر دین محمد سمیت ہزاروں بلوچ سیاسی کارکنان اس وقت پاکستانی اداروں کی تحویل میں پسِ زندان ہیں۔

پاکستان کے ساتھ مسائل کے حل کا واحد راستہ ''مذاکرات ہے'': امارت اسلامیہ کا ایلچی

اسلام آباد: اگرچہ حالیہ مہینوں میں افغانستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں سیاسی اور سلامتی کے اتار چڑھاؤ کی نشاندہی کی گئی ہے، امارت اسلامیہ کے حکام مذاکرات اور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے اختلافات کو حل کرنے پر زور دیتے رہتے ہیں۔ اسلام آباد میں امارت اسلامیہ کے افغانستان کے سفیر سردار احمد شکیب نے طلوع نیوز کو بتایا کہ موجودہ افغان حکومت کی پالیسی پاکستان کے ساتھ تمام مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا ہے۔ شکیب کے مطابق، کابل اور اسلام آباد کے درمیان مسائل نے دونوں ممالک کو متاثر کیا ہے، اور تناؤ کے تسلسل نے فرضی ڈیورنڈ لائن کے دونوں اطراف کے لوگوں کی زندگیوں پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے۔ شکیب نے طلوع نیوز کو بتایا، ''جو مسائل پیدا ہوئے ہیں وہ دونوں فریقوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ وہ تعلقات کو نقصان پہنچاتے ہیں اور لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے، اور یہ امارت اسلامیہ کی پالیسی ہے کہ وہ مذاکرات پر یقین رکھے''۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا یہ بھی ماننا ہے کہ مذاکرات اور سفارتی ذرائع کو برقرار رکھنے سے مزید کشیدگی کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے اور افغانستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور تجارتی تعاون کو وسعت دینے کے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ سیاسی تجزیہ کار گل محمد دین محمدی نے کہا، ''کابل اور اسلام آباد کے درمیان مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ علاقائی اور پڑوسی ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ افغانستان اور پاکستان کو اپنے تنازعات کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے میں مدد کریں۔ انہیں تمام فریقوں سے دستاویزی ثبوت طلب کرنے چاہئیں، اور جو بھی فریق متفقہ اصولوں اور ضابطوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اسے بات چیت کے ذریعے شامل کیا جانا چاہیے۔'' ایک اور سیاسی تجزیہ کار، سید اکبر آغا نے کہا، ''یہ مثبت بات ہے کہ مسائل کا حل بات چیت کے ذریعے ہوتا ہے، تاہم، پاکستان مذاکراتی عمل کے لیے پرعزم نہیں رہا۔'' اگرچہ امارت اسلامیہ افغانستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان باضابطہ مذاکرات کا تازہ ترین دور چین کے شہر ارومچی میں منعقد ہوا، لیکن رپورٹ کے مطابق، پاکستان نے بعد میں افغانستان کے کچھ حصوں پر فضائی حملے کیے، جس کے نتیجے میں متعدد افغان شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔

میکسیکن بیٹ مین موٹر سائیکل چوروں کو پکڑ کر کھمبے سے باندھ دیتا ہے

بتایا جارہا ہے کہ یہ شخص کوئی مقامی رہائشی ہے جو علاقے میں موٹر سائیکل چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے جواب میں یہ کارروائیاں کر رہا ہے

میکسیکو کے شہر لاگوس ڈی مورینو میں 'میکسیکن بیٹ مین' موٹر سائیکل چوروں کو پکڑ کر انہیں ٹیپ کی مدد سے گلی کے کھمبوں سے باندھ دیتا ہے اور ان کی پیشانی پر ہسپانوی لفظ ''ratero'' لکھ دیتا ہے، جس کا مطلب چور ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ شخص کوئی مقامی رہائشی ہے جو علاقے میں موٹر سائیکل چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے جواب میں یہ کارروائیاں کر رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر ''میکسیکن بیٹ مین'' کے نام سے وائرل ہونے والا ایک شخص میکسیکو کے صوبے جالسکو کے شہر لاگوس ڈی مورینو میں موٹر سائیکل چوروں کو پکڑ رہا ہے اور انہیں ٹیپ کی مدد سے گلی کے کھمبوں سے باندھ دیتا ہے۔ وہ اپنے نشان کے طور پر ان موٹر سائیکل چوروں کے چہروں پر بلی کی مونچھیں بنا دیتا ہے اور ان کی پیشانی پر ہسپانوی لفظ ''ratero'' لکھ دیتا ہے، جس کا مطلب چور ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ شخص کوئی مقامی رہائشی ہے جو علاقے میں موٹر سائیکل چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے جواب میں یہ کارروائیاں کر رہا ہے۔ ''میکسیکن بیٹ مین'' مبینہ جرائم کی تفصیلات گلابی اور پیلے رنگ کے کاغذوں پر لکھ کر بندھے ہوئے افراد کے اوپر لٹکا دیتا ہے اور ثبوت کے طور پر چوری شدہ بائیک بھی پاس ہی رکھ دیتا ہے۔ ان میں سے کئی افراد کی پٹائی بھی کی گئی ہے۔ ایک شخص کی حالت تو خاصی خراب پائی گئی۔ اس ''انصاف پسند مہم'' کے باوجود، پولیس اس شخص کو مجرم اور کھمبے سے بندھے ہوئے مردوں کو مظلوم (متاثرہ فریق) کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق، اس طرح کا پہلا معاملہ ۱۳ جون کو سامنے آیا جب ایک نوجوان کو کھمبے سے بندھا ہوا پایا گیا اور اس کے اوپر چسپاں ایک سائن بورڈ لگا تھا جس پر درج متن میں اس نوجوان پر چوری کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد کے دنوں میں شہر میں ٹیپ سے بندھے ہوئے مزید افراد کے معاملات سامنے آئے۔ اسٹیٹ سیکیورٹی سیکریٹری جوآن پابلو ہرنانڈیز نے تصدیق کی ہے کہ حکام نے اب تک ایسے پانچ معاملات کی شناخت کی ہے۔ پولیس ابھی تک اس شخص کی تلاش میں ہے۔ انہوں نے دو ایسی گاڑیوں کی نشان دہی کر لی ہے جو ان واقعات سے جڑی ہو سکتی ہیں۔ ایک الگ معاملے میں، قریبی ریاست میکوآکان (Michoacán) میں خواتین بھی قانون ہاتھ میں لے رہی ہے۔ چند خواتین نے جالسکو نیو جنریشن کارٹیل (منشیات فروش گروہ) سے تحفظ کیلئے خود کو اسالٹ رائفلوں سے لیس کرلیا ہے اور حالیہ ہفتوں میں کئی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان خواتین نے مسلح بدمعاشوں سے اپنا دفاع کرنے کیلئے ایک دیسی ٹینک بنایا ہے اور سڑکوں پر ناکہ بندی کر دی ہے۔ آپ نے جو تفصیل شیئر کی ہے، وہ عام طور پر ایسے واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہے جہاں کوئی مقامی شخص قانون کو ہاتھ میں لے کر خود ہی جرائم کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے انگریزی میں یا کہا جاتا ہے۔ اکثر لوگ اس وقت خود کارروائی کرتے ہیں جب انہیں لگتا ہے کہ پولیس جرائم روکنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ موٹر سائیکل چوری مقامی رہائشیوں کے لیے ایک بڑا مالی اور ذہنی دھچکا ہوتی ہے۔ تحفظ کا احساس: مقامی لوگ اپنے علاقے کو خود محفوظ بنانے کے لیے ایسے اقدامات اٹھاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

دھرمستھلا، کراس ووٹنگ اور قیادت کا بحران

کرناٹک قانون ساز کونسل کے حالیہ انتخابات محض سات نشستوں کے انتخاب تک محدود نہیں رہے۔ یہ انتخاب اپنے نتائج سے کہیں زیادہ ان سوالات کی وجہ سے اہم بن گیا ہے جو اس کے بعد ریاستی سیاست کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ بظاہر کانگریس نے اپنی پانچویں نشست جیت کر سیاسی برتری ثابت کی، بی جے پی اور جے ڈی ایس کو دھچکا لگا اور انتخابی عمل اختتام پذیر ہوگیا لیکن درحقیقت یہی وہ لمحہ تھا جب اصل سیاسی کہانی شروع ہوئی۔ اس انتخاب نے صرف ایک امیدوار کو کامیاب یا ناکام نہیں بنایا بلکہ اس نے ریاست کی تینوں بڑی سیاسی جماعتوں کے اندر موجود اعتماد کے بحران، قیادت کے سوالات، گروہ بندیوں، سیاسی اخلاقیات اور جمہوری اقدار کے بارے میں نئی بحث چھیڑ دی۔

عبدالحلیم منصور

کرناٹک قانون ساز کونسل کے حالیہ انتخابات محض سات نشستوں کے انتخاب تک محدود نہیں رہے۔ یہ انتخاب اپنے نتائج سے کہیں زیادہ ان سوالات کی وجہ سے اہم بن گیا ہے جو اس کے بعد ریاستی سیاست کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ بظاہر کانگریس نے اپنی پانچویں نشست جیت کر سیاسی برتری ثابت کی، بی جے پی اور جے ڈی ایس کو دھچکا لگا اور انتخابی عمل اختتام پذیر ہوگیا لیکن درحقیقت یہی وہ لمحہ تھا جب اصل سیاسی کہانی شروع ہوئی۔ اس انتخاب نے صرف ایک امیدوار کو کامیاب یا ناکام نہیں بنایا بلکہ اس نے ریاست کی تینوں بڑی سیاسی جماعتوں کے اندر موجود اعتماد کے بحران، قیادت کے سوالات، گروہ بندیوں، سیاسی اخلاقیات اور جمہوری اقدار کے بارے میں نئی بحث چھیڑ دی۔ یہی وجہ ہے کہ نتائج سامنے آنے کے کئی دن بعد بھی سیاسی حلقوں میں بحث کا مرکز کامیاب امیدوار نہیں بلکہ کراس ووٹنگ، دھرمستھلا، بی جے پی کی اندرونی کشمکش، بی جے پی کے ریاستی صدر وجیندرا کی قیادت اور سیاسی وفاداریوں کے بدلتے معیارات بنے ہوئے ہیں۔ کونسل انتخابات کے اعداد وشمار پر نظر ڈالیں تو کانگریس کے پاس اپنے پانچوں امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لیے درکار تعداد پہلے سے موجود تھی۔ پارٹی کے 135 ارکان اسمبلی، دو آزاد ارکان اور اتحادی حمایت کے ساتھ پانچ نشستیں حاصل کرنا اس کے لیے ممکن تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انتخابی نتائج کے بعد سب سے پہلا سوال یہی اٹھا کہ اگر کامیابی یقینی تھی تو پھر مخالف جماعتوں کے ووٹ حاصل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ یہ سوال محض عددی سیاست کا نہیں بلکہ اخلاقی سیاست کا بھی ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران کانگریس پورے ملک میں بی جے پی پر منتخب نمائندوں کی خرید و فروخت، حکومتیں گرانے، "آپریشن کمل" اور سیاسی وفاداریوں کو تبدیل کرانے کے الزامات عائد کرتی رہی ہے۔ مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، گوا، اروناچل پردیش، منی پور اور خود کرناٹک کی مثالیں بار بار پیش کی جاتی رہی ہیں۔ ایسے میں اگر کانگریس اپنے حق میں ہونے والی کراس ووٹنگ کو سیاسی مہارت یا عوامی مقبولیت کی علامت قرار دے تو ناقدین کے لیے سوال اٹھانا فطری ہے کہ کیا سیاسی اصول صرف مخالفین کے لیے ہوتے ہیں؟ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ قانون ساز کونسل کے انتخابات میں بی جے پی اور جے ڈی ایس کے بعض اراکین کی جانب سے کراس ووٹنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں کانگریس کے امیدوار وِنئے کارتک کامیاب ہوئے جبکہ اتحادی امیدوار گووندراجو کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد ریاستی سیاست میں الزام تراشیوں، وضاحتوں اور جوابی بیانات کا ایک نیا دور شروع ہوگیا۔ بی جے پی کے اندرونی اختلافات کھل کر سامنے آنے لگے، جے ڈی ایس میں بھی سوالات اٹھنے لگے اور سیاسی بحث کا مرکز انتخابی نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پس پردہ محرکات بن گئے۔ دوسری جانب کانگریس اس کامیابی کو اپنی حکومت کی عوامی مقبولیت کا ثبوت قرار دے رہی ہے، مگر اگر کراس ووٹنگ کو عوامی حمایت کا پیمانہ مان لیا جائے تو پھر دیگر ریاستوں میں کانگریس یا انڈیا اتحاد کے خلاف ہونے والی اسی نوعیت کی سیاسی پیش رفت کو بھی اسی معیار پر جانچنا ہوگا۔ بلاشبہ بی جے پی اور جے ڈی ایس کے بعض اراکین کی جانب سے مبینہ کراس ووٹنگ ان جماعتوں کے اندر موجود بے چینی اور داخلی کمزوریوں کی علامت ہو سکتی ہے، لیکن اس کے ساتھ کانگریس کی کامیابی سے جڑا اخلاقی سوال بھی اپنی جگہ برقرار رہتا ہے، جس کا جواب محض عددی اکثریت سے نہیں دیا جا سکتا۔ کرناٹک کی حالیہ سیاسی کشمکش صرف ایک انتخابی واقعہ نہیں بلکہ پورے ملک کی سیاست کے لیے ایک آئینہ ہے، جو یہ یاد دلاتی ہے کہ جمہوریت میں ہر کامیابی لازماً اخلاقی کامیابی نہیں ہوتی اور ہر شکست صرف عددی شکست نہیں کہلا سکتی۔ سوال یہ نہیں کہ کون جیتا اور کون ہارا؛ اصل سوال یہ ہے کہ جمہوری اقدار نے کیا کھویا اور عوامی اعتماد کو کتنا نقصان پہنچا۔

دوسری جانب اس انتخاب نے ریاستی بی جے پی کی اندرونی صورت حال کو بھی غیر معمولی حد تک بے نقاب کر دیا۔ انتخابی نتائج کے فوراً بعد ریاستی صدر بی۔ وائی۔ وجیندرا کا ردعمل اس بات کا اشارہ تھا کہ معاملہ صرف چند ووٹوں کا نہیں بلکہ قیادت کے اختیار، جماعتی نظم وضبط اور تنظیمی کنٹرول کا بھی ہے۔ وجیندرا نے اعلان کیا کہ کراس ووٹنگ کرنے والوں کی نشاندہی کے لیے پارٹی کے اراکین اسمبلی کو ریاست کے مذہبی و مقدس مقام دھرمستھلا لے جایا جائے گا، جہاں شری منجوناتھ سوامی کے سامنے حلف لے کر سچ سامنے لایا جائے گا۔ کرناٹک کی سیاست میں یہ ایک غیر معمولی تجویز تھی۔ ایک قومی جماعت کے ریاستی صدر کی جانب سے سیاسی تنازع کے حل کے لیے مذہبی مقام کا حوالہ دینا فوری طور پر بحث کا موضوع بن گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس تجویز کی مخالفت کانگریس یا جے ڈی ایس نے نہیں بلکہ خود بی جے پی کے اندر سے شروع ہوئی۔ سینئر رہنما ایس۔ سریش کمار نے دھرمستھلا جیسے مقدس مقام کو سیاسی تنازعات میں گھسیٹنے پر اعتراض کیا۔ بعض دیگر رہنماؤں نے بھی بالواسطہ طور پر اسی نوعیت کے تحفظات کا اظہار کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے معاملہ کراس ووٹنگ سے نکل کر بی جے پی کی قیادت، داخلی جمہوریت اور فیصلہ سازی کے انداز پر بحث میں تبدیل ہوگیا۔ اس دوران دہلی میں سرگرمیاں بھی تیز ہوئیں۔ مرکزی قیادت متحرک ہوئی، مختلف سطحوں پر مشاورت ہوئی اور ریاستی رہنماؤں کی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اطلاعات کے مطابق دھرمستھلا میں مجوزہ حلف برداری کا منصوبہ پس منظر میں چلا گیا اور اس کی جگہ داخلی تحقیقات اور تنظیمی جائزے پر زور دیا گیا۔ سی۔ ٹی۔ روی کی سربراہی میں حقائق جمع کرنے اور ذمہ داریوں کا تعین کرنے کی کوششیں بھی سامنے آئیں۔ اس پورے عمل نے کئی نئے سوالات کو جنم دیا۔ اگر ذمہ دار افراد کی شناخت ممکن تھی تو پھر دھرمستھلا کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور اگر شناخت اتنی آسان نہیں تھی تو پھر اتنے اعتماد کے ساتھ عوامی اعلانات کیوں کیے گئے؟ درحقیقت دھرمستھلا تنازع نے یہ واضح کر دیا کہ ریاستی بی جے پی صرف حکومت کے خلاف سیاسی جدوجہد میں مصروف نہیں بلکہ اسے اپنے داخلی اختلافات اور قیادت سے متعلق سوالات کا بھی سامنا ہے۔ ایک عرصے سے پارٹی کے اندر مختلف دھڑے سرگرم ہیں۔ ایک طرف وجیندرا کی قیادت ہے جسے سابق وزیر اعلیٰ بی۔ ایس۔ یڈیورپا کی سیاسی وراثت کا تسلسل سمجھا جاتا ہے، تو دوسری طرف ایسے حلقے بھی موجود ہیں جو موجودہ ریاستی قیادت کے انداز اور ترجیحات سے مطمئن نہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق اس پوری صورت حال کو صرف کراس ووٹنگ کے تناظر میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس کے پس منظر میں ریاستی قیادت، مستقبل کی صف بندی، تنظیمی کنٹرول، انتخابی حکمت عملی اور مرکزی قیادت کے ساتھ تعلقات جیسے کئی عوامل بھی کارفرما ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انتخابی نتیجے کے بعد بعض حلقوں نے براہِ راست وجیندرا کی قیادت پر سوالات اٹھائے جبکہ ان کے حامیوں نے اسے ایک منظم سیاسی مہم قرار دیا۔

یہاں ایک بنیادی سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگر بی جے پی خود کو دنیا کی سب سے منظم سیاسی جماعت قرار دیتی ہے تو پھر اس کے اپنے اراکین اسمبلی کے بارے میں اس حد تک شکوک وشبہات کیوں پیدا ہوئے؟ کیا یہ محض ایک انتخابی حادثہ تھا یا اس کے پیچھے تنظیمی کمزوریوں اور اندرونی ناراضیوں کی کوئی گہری کہانی موجود ہے؟ جے ڈی ایس کی پوزیشن بھی کم دلچسپ نہیں۔ پارٹی نے اضافی امیدوار میدان میں اتار کر ایک سیاسی پیغام دینے کی کوشش کی تھی، لیکن نتائج نے کئی سوالات کھڑے کر دیے۔ بعض مبصرین کے مطابق یہ اقدام اپنی سیاسی قوت کا اندازہ لگانے کی کوشش تھا، جبکہ بعض اسے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کی سنجیدگی جانچنے کی حکمت عملی قرار دیتے ہیں۔ جو بھی حقیقت ہو، اس انتخاب نے یہ ضرور واضح کر دیا کہ اتحادی سیاست کے اندر بھی مکمل اعتماد موجود نہیں۔ اگر وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو کرناٹک کا یہ واقعہ دراصل قومی سیاست کے ایک بڑے رجحان کا حصہ ہے۔ مہاراشٹر میں شیو سینا کی تقسیم، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی ٹوٹ پھوٹ، مختلف ریاستوں میں منتخب نمائندوں کی وفاداریوں کی تبدیلی، پارلیمانی سطح پر جماعتی انحراف اور مسلسل بدلتے ہوئے سیاسی اتحاد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہندوستانی سیاست میں نظریاتی وابستگی کمزور اور سیاسی مصلحتیں مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔

اسی پس منظر میں دسویں جدول یعنی انسدادِ انحراف قانون کی افادیت پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اس قانون کا مقصد سیاسی وفاداریوں کی تجارت روکنا تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں نے اس کی کمزوریوں کو بھی دریافت کر لیا۔ نتیجتاً قانون موجود ہے مگر اس کی روح کمزور پڑتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ صورت حال صرف سیاسی جماعتوں کا مسئلہ نہیں بلکہ جمہوریت کے لیے بھی ایک سنجیدہ چیلنج ہے۔ ووٹر کسی فرد کو نہیں بلکہ ایک نظریے، منشور اور سیاسی شناخت کو ووٹ دیتا ہے۔ جب منتخب نمائندے اس اعتماد سے انحراف کرتے ہیں تو صرف پارٹی نہیں بلکہ عوامی مینڈیٹ بھی متاثر ہوتا ہے۔ کرناٹک کے حالیہ کونسل انتخابات نے ایک اور اہم حقیقت کو بھی نمایاں کیا ہے۔ کانگریس، بی جے پی اور جے ڈی ایس تینوں جماعتیں ایک دوسرے پر سیاسی بے اعتمادی اور غیر اخلاقی طرزِ عمل کے الزامات عائد کرتی ہیں، لیکن اس انتخاب نے ان جماعتوں کے اندر موجود بے چینی، شکوک اور تنظیمی کمزوریوں کو بھی نمایاں کر دیا۔ اگر مکمل اعتماد موجود ہوتا تو کراس ووٹنگ کے خدشات نہ ہوتے، تحقیقات کی ضرورت نہ پڑتی اور سیاسی وفاداریوں پر اس قدر شدید بحث بھی نہ ہوتی۔ شاید اس پورے سیاسی منظرنامے میں اصل مسئلہ صرف یہ نہیں کہ کس نے کس کے حق میں ووٹ دیا، بلکہ یہ ہے کہ ہماری سیاست کس سمت جا رہی ہے۔ کیا سیاسی جماعتیں جمہوری اصولوں کو محض مخالفین کے خلاف استعمال ہونے والا ہتھیار سمجھتی رہیں گی یا اپنے لیے بھی وہی معیار قبول کریں گی جن کا مطالبہ وہ دوسروں سے کرتی ہیں؟

کرناٹک کے کونسل انتخابات کا سب سے بڑا پیغام یہی ہے کہ جمہوریت صرف اکثریت حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ اعتماد برقرار رکھنے کا نام بھی ہے۔ سیاسی جماعتیں انتخابات جیت سکتی ہیں، مخالفین کو شکست دے سکتی ہیں اور وقتی سیاسی فائدے حاصل کر سکتی ہیں، لیکن اگر عوام کے ذہن میں سیاسی نظام کی ساکھ کمزور ہونے لگے تو یہ نقصان کسی ایک جماعت کا نہیں بلکہ پوری جمہوریت کا ہوتا ہے۔ آج کرناٹک کی سیاست ایک ایسے موڑ پر کھڑی ہے جہاں کانگریس کو اپنی اخلاقی برتری ثابت کرنی ہے، بی جے پی کو اپنے داخلی بحران کا حل تلاش کرنا ہے اور جے ڈی ایس کو اپنے سیاسی مستقبل کی سمت واضح کرنی ہے۔ اس پوری کشمکش میں اصل امتحان کسی ایک رہنما یا جماعت کا نہیں بلکہ جمہوری سیاست کی ساکھ، سیاسی وفاداری کی معنویت اور عوامی اعتماد کے تحفظ کا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۳۰/جون۔۲۰۲۶

ایس آئی آر میں بھی لاپرواہی

تلنگانہ بھر میں ایس آئی آر کا عمل شروع ہوئے چار دن پورے ہو چکے ہیں۔ ان چار دنوں میں اس کام میں وہ تیزی دکھائی نہیں دے رہی ہے جو ہونی چاہئے۔ بی ایل اوز کے ذریعہ سے جو کام کیا جا رہا ہے ایسا لگتا ہے کہ بی ایل اوز کو اس کی اہمیت کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ کئی مقامات پر ابھی تک فارمس کی تقسیم تک عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ عوام فارمس کے منتظر ہیں۔ بی ایل اوز کو فون کرنے پر کوئی جواب نہیں مل پا رہا ہے۔ اگر کوئی جواب دے بھی رہا ہے تو انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ عوام میں اس تعلق سے جو بے چینی پیدا ہوئی ہے اس کو دور کرنے کیلئے کوئی اقدامات نہیں کئے جا رہے ہیں اور سارا عمل ایک طرح سے ابھی تک لاپرواہی کا شکار ہی ہے۔ ایس آئی ار انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے اور اس میں رائے دہندوں کو اپنے نام کی فہرست رائے دہندگان میں شمولیت کا موقع فراہم کیا جانا چاہئے۔ الیکشن کمیشن نے پوری تیاری کرتے ہوئے یہ کام شروع کرنے دعوی کیا ہے۔ ہر سطح پر عہدیداروں کو ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود بی ایل اوز کا رویہ انتہائی لاپرواہی والا ہے اور وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھنے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ سرکاری دفاتر کی طرح ہی تن آسانی کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ عوام لگاتار فارمس حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور متعلقہ بی ایل اوز تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اکثر مواقع پر انہیں ناکامی ہاتھ آ رہی ہے۔ کچھ مقامات پر سیاسی جماعتوں کے کارکن ایسا لگتا ہے کہ بی ایل اوز کو عملاً یرغمال بنائے ہوئے ہیں اور اپنے ہی مقامات پر انہیں بٹھاتے ہوئے فارمس کی تقسیم عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس سے بھی عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ جن مقامات پر بیٹھ کر یہ کام کیا جا رہا ہے ان میں بھی اکثر مقامات پر بی ایل اوز دستیاب نہیں ہیں اور وہ اپنی ڈیوٹی انجام دینے کی بجائے اپنی ہی مصروفیات کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جو کام اور ذمہ داری انہیں سونپی گئی ہے اس کو پورا کرنے پر اکثر بی ایل اوز کی توجہ ہی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ کئی مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ بی ایل اوز خود یہ کام کرنے کی بجائے سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کو یہ فارمس سونپ کر روانہ ہو چکے ہیں اور سیاسی جماعتوں کے کارکن اپنے انداز میں یہ کام آگے بڑھا رہے ہیں۔ کئی مقامات پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بی ایل اوز نے کچھ اسسٹنٹ بنائے ہوئے ہیں اور انہیں فارمس سونپ کر خود بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ ابھی چونکہ اس عمل کو شروع ہوئے چار تا پانچ دن کا ہی وقت ہوا ہے ایسے میں اس ساری صورتحال کا فوری جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس سارے عمل کی اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور جو لاپرواہی اور تغافل برتا جا رہا ہے اور جو انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے اس کو دور کرتے ہوئے بی ایل اوز کو اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے تنبیہہ کی جائے اور جو بی ایل اوز اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام رہیں ان کی تبدیلی کی جائے۔ بی ایل اوز کی لاپرواہی کی وجہ سے عوام کو مستقبل میں پریشانیوں اور مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ بی ایل اوز کی وقتی لاپرواہی رائے دہندوں کیلئے ہمیشہ کا مسئلہ بن سکتی ہے اور مستقبل میں ان کی شہریت پر بھی سوال پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں متعلقہ الیکشن حکام کو اس سارے معاملے کا فوری نوٹ لینے اور بی ایل اوز کو پابند بنانے کی شدید ضرورت ہے۔ بی ایل اوز گھروں پر پہونچنے کی بجائے کہیں بیٹھ کر یہ کام انجام دے رہے ہیں اور اگر چند لوگ وہاں جمع ہو جائیں تو پھر سارا معاملہ افراتفری کا شکار ہو رہا ہے۔ کسی ایک پر توجہ دیتے ہوئے کام کرنے کا موقع نہیں مل رہا ہے اور اس میں ووٹرس کیلئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اکثر مواقع پر بی ایل اوز گھروں پر پہونچنے سے انکار کر رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن اور ضلع الیکشن اتھاریٹی کو اس سارے معاملے کا نوٹ لینے کی ضرورت ہے۔ بی ایل اوز کے کام کاج کی فیلڈ دوروں کے ذریعہ نگرانی کی جانی چاہئے تاکہ عوام کو مسائل اور مستقبل کی پریشانیوں سے بچایا جا سکے اور ان کے نام ووٹر لسٹ میں شامل رہ سکیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

خاکی وردی، آئینی حلف اور ضمیر کی آواز کیا افسر شاہی اپنی سمت کھو رہی ہے؟

بھارتی جمہوریت کی بنیاد جس ستون پر ٹکی ہے، اسے بیوروکریسی یا افسر شاہی کہا جاتا ہے، اور اس ستون کو مضبوط رکھنے کے لیے ہر افسر کو ایک مقدس خاکی وردی اور آئین کی پاسداری کا حلف دیا جاتا ہے۔ لیکن جب ناگپور جیسے حساس شہر کے پولیس کمشنر وشواس نانگرے پاٹل راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) جیسی ایک مخصوص نظریاتی تنظیم کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر اس کی سرعام تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، تو یہ معاملہ صرف ایک سیاسی تنازعہ نہیں رہتا، بلکہ یہ براہِ راست ایک ذمہ دار افسر کے ضمیر، اس کی وفاداری اور خاکی وردی کی ساکھ پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ ایک پولیس افسر کی اولین اور آخری وفاداری صرف اور صرف اپنے فرائض، قانون اور ملک کے دستور کے ساتھ ہونی چاہیے، کیونکہ جب کوئی شخص آئی پی ایس (IPS) سروس میں داخل ہوتا ہے، تو وہ اپنی ذاتی پسند، ناپسند، مذہب، ذات اور سیاسی نظریات کو اسی وقت پیچھے چھوڑ دیتا ہے اور اس کی واحد شناخت خاکی وردی بن جاتی ہے، جو ہر شہری کے لیے بلاتفریقِ مذہب وملت انصاف کی علامت ہوتی ہے۔ آج ملک کا ہر سنجیدہ شہری اور آئین پر یقین رکھنے والا فرد یہ

مراسلات واعلانات

پوچھنے پر مجبور ہے کہ ایک پولیس افسر نے ہمیشہ غیر جانبدار رہنا چاہیے، تو پھر یہ سرِ عام جانبداری کیوں؟ آل انڈیا سروسز (کنڈکٹ) رولز، 1968 کا رول 3(1A)(ii) چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ ہر سرکاری افسر کے لیے سیاسی اور نظریاتی طور پر غیر جانبدار (Politically Neutral) رہنا لازمی ہے، تو کیا سنگھ کے اسٹیج پر جا کر ہندوتوا اور ڈاکٹر ہیڈگیوار کا گن گان کرنا اس قانون کا جنازہ نکالنا نہیں ہے؟ اگر کسی افسر کو سرِ عام آر ایس ایس یا کسی بھی دوسری تنظیم کی تعریف کرنی ہے، اس کے نظریات کا مبلغ بننا ہے، تو پھر اس کے اندر اتنی اخلاقی جرات ہونی چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اپنے عہدے سے مستعفی ہو، خاکی وردی کو اتارے اور کھل کر سیاست کے میدان میں آ جائے، کیونکہ وردی کی آڑ میں کسی ایک نظریے کی دکانداری چمکانا غداریِ فرائض کے زمرے میں آتا ہے۔ عوام یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا ان کی یہ دوہری وفاداری حکومت کو منظور ہے؟ کیا موجودہ نظام میں اب دستور سے زیادہ اہمیت کسی تنظیم کی ہو گئی ہے؟ اور سب سے بڑا اور روح کو لرزا دینے والا سوال یہ ہے کہ کیا ان کی اس شرکت کے بعد انہیں ایک غیر جانبدار اور بھروسہ مند افسر کہا جا سکتا ہے؟ کیا معاشرے کا وہ کمزور طبقہ، وہ اقلیتیں، اور وہ مظلوم لوگ جن کا اس تنظیم کے نظریات سے اختلاف ہے، کل کو اس افسر کے پاس انصاف کی امید لے کر جا سکیں گے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ وہ افسر اب انصاف کے ترازو پر نہیں، بلکہ شک وشبہات کے دائرے میں گھر چکا ہے۔ جب ایک محافظ خود کسی نظریاتی دھارے کا حصہ بن جائے، تو انصاف کی کرسی پر بیٹھے شخص کا عکس دھندلا جاتا ہے اور عوام کا قانون پر سے اعتبار اٹھنے لگتا ہے۔ یہ رپورٹ کسی فردِ واحد پر تنقید نہیں، بلکہ ہر اس خاکی وردی والے کے ضمیر کو ایک جھنجھوڑ دینے والی پکار ہے جو یہ بھول چکا ہے کہ اقتدار آتے جاتے رہتے ہیں، حکومتیں بدلتی رہتی ہیں، تنظیمیں بنتی اور مٹتی رہتی ہیں، لیکن جو چیز ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ ہے بھارت کا آئین اور خاکی وردی کا وقار۔ اگر آج بھی افسر شاہی نے اپنے ضمیر کو نہ جگایا اور اپنی ملازمت سے سبکدوش ہو کر ضابطوں کی پابندی نہ کی، تو تاریخ کبھی انہیں ایک سچا محافظ نہیں بلکہ آئین کا مجرم لکھے گی، اس لیے وقت آ گیا ہے کہ ہر افسر اپنے گریبان میں جھانکے اور طے کرے کہ اس کا سر صرف اور صرف بھارتی دستور کے سامنے جھکے گا، کسی تنظیم کے پرچم کے سامنے نہیں۔ آپ کا سوال پاکستان اور کئی ترقی پذیر ممالک میں افسر شاہی (بیوروکریسی) اور مقتدر حلقوں کے کردار سے متعلق ایک انتہائی گہرے، حساس اور اہم فکری چیلنج کی نشاندہی کرتا ہے۔ خاکی وردی (طاقت یا عسکری نظم وضبط)، آئینی حلف (ریاست اور قانون سے وفاداری) اور ضمیر کی آواز (ذاتی اخلاقیات) کے درمیان ٹکراؤ ایک سنگین بحث ہے۔ اس موضوع کو کسی ایک مروجہ نظریے کے بجائے معتدل اور غیر جانبدارانہ انداز میں، مختلف زاویوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

کبھی کبھی ایک خبر اس قدر بھاری ہوتی ہے کہ دل اسے سننے کے بعد بھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر بھی ایسی ہی ایک خبر تھی۔ علم کا ایک سرچشمہ خشک ہوا، ایک زبان جو برسوں دین کی ترجمانی کرتی رہی خاموش ہوگئی، اور ایک ایسی شخصیت پردۂ غیب میں چلی گئی جس کا تذکرہ محبت اور اختلاف، دونوں زبانوں سے ہوتا رہا۔ یہی ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے جو زندگی میں بھی موضوعِ گفتگو رہیں اور وفات کے بعد بھی۔ خاموشی اور گمنامی صرف ان ہی لوگوں کا حصہ ہوتی ہے جو کسی بھی موڑ پر کوئی فکری جسارت نہیں کرتے۔ جو لوگ سوچتے ہیں، بولتے ہیں، اور کسی فکر کی نمائندگی کرتے ہیں، وہ ہمیشہ تنازعات کی زد میں رہتے ہیں۔ زندگی میں بھی، اور موت کے بعد بھی۔

مولانا سلمان حسینی ندوی کا سانحہ ارتحال اور ہمارا رویہ

فضل رحمٰن رحمانی

کبھی کبھی ایک خبر اس قدر بھاری ہوتی ہے کہ دل اسے سننے کے بعد بھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر بھی ایسی ہی ایک خبر تھی۔ علم کا ایک سرچشمہ خشک ہوا، ایک زبان جو برسوں دین کی ترجمانی کرتی رہی خاموش ہوگئی، اور ایک ایسی شخصیت پردۂ غیب میں چلی گئی جس کا تذکرہ محبت اور اختلاف، دونوں زبانوں سے ہوتا رہا۔ یہی اُن لوگوں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے جو زندگی میں بھی موضوعِ گفتگو رہیں اور وفات کے بعد بھی۔ خاموشی اور گمنامی صرف ان ہی لوگوں کا حصہ ہوتی ہے جو کسی بھی موڑ پر کوئی فکری جسارت نہیں کرتے۔ جو لوگ سوچتے ہیں، بولتے ہیں، اور کسی فکر کی نمائندگی کرتے ہیں، وہ ہمیشہ تنازعات کی زد میں رہتے ہیں۔ زندگی میں بھی، اور موت کے بعد بھی۔ مولانا سلمان حسینی ندوی کا تعلق علم و تحقیق کے اُس سلسلے سے تھا جو دارالعلوم ندوۃ العلماء سے وابستہ رہا، جہاں انہوں نے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی اور بعد ازاں خود تدریس و تحقیق کا میدان سنبھالا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دعوت کے میدانوں میں ان کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کے خطابات میں ایک خاص بے باکی اور جوش تھا، ایسی روانی جو سننے والے کو محسوس ہی نہیں ہونے دیتی تھی کہ وقت کتنا گزر گیا۔ کئی پلیٹ فارمز پر، کئی مواقع پر، وہ دین، اسلام اور حق کی ترجمانی کرتے رہے، اور بہت سے دلوں میں علم و عمل کی شمعیں روشن کیں۔

راقم کو ان کی شخصیت سے قریبی واقفیت کا ایک خوش گوار موقع اُس وقت ملا جب وہ مونگیر تشریف لائے تھے۔ جامع مسجد مونگیر کے قریب، والد صاحب [حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب رحمانیؒ، استاذ حدیث جامعہ رحمانی مونگیر] کے ساتھ گزر ہی رہا تھا کہ مولانا کا قافلہ سامنے آ گیا۔ مونگیر کے ایک عالم نے، جو ان کی رہنمائی پر مامور تھے، جیسے ہی والد صاحب کو دیکھا، فوراً تعارف کرایا۔ مولانا سنتے ہی ایسی خندہ پیشانی اور بے تکلفی سے والد صاحب سے بغل گیر ہوئے کہ گویا برسوں کا تعلق ہو۔ چند منٹ کی یہ ملاقات اس قدر گرم جوش تھی کہ آج تک ذہن پر نقش ہے۔ اس کے بعد وہ خانقاہ رحمانی پہنچے، جہاں اُس وقت امیر شریعت سابع، مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی رحمہ اللہ سے انہوں نے ملاقات کی اور دعائیں لیں۔ چند برس کے بعد، موجودہ امیر شریعت، مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کے دور میں بھی مولانا کی خانقاہ رحمانی آمد ہوئی، اور اس بار راقم کو "فکر و نظر" ٹی وی پر بحیثیت چیف ایڈیٹر خدمت انجام دینے کا موقع مل چکا تھا۔ اس موقع پر ان کا تفصیلی انٹرویو لیا گیا، اور اس کے بعد گاہے بگاہے فون اور واٹس ایپ پر علمی و فکری گفتگو کا سلسلہ رہا۔ امارتِ شرعیہ کے معاملے میں جب بعض فتنہ پرور عناصر اور عالم نما افراد نے بے سر و پا باتیں پھیلانا شروع کیں، تو مولانا نے خود راقم سے کچھ سوالات کیے، جن کا الحمدللہ تشفی بخش جواب دیا گیا۔ یہ تمام مراسم اس بات کی گواہی ہیں کہ مولانا ایک کشادہ دل، علم دوست اور بے تکلف شخصیت کے مالک تھے، جو اختلاف کے باوجود مکالمے کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھتے تھے۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے، اور اس سے چشم پوشی ممکن نہیں، کہ مولانا کے بعض اجتہادی مواقف، خصوصاً بعض ایسے بیانات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں نازیبا تصور کیے گئے، علمی و دینی حلقوں میں شدید تنقید کا باعث بنے۔ امت کا یہ حق ہے کہ وہ ایسے بیانات پر اپنی تشویش کا اظہار کرے، ان کی علمی بنیادوں کا محاسبہ کرے، اور اگر کوئی بات صحیح عقیدے یا منہج سے متصادم نظر آئے تو اس کی نشاندہی بھی کرے۔ یہ تنقید بجائے خود کسی بے ادبی کا نام نہیں، بلکہ علمی دیانت کا تقاضا ہے۔ امت مسلمہ میں اجتہادی و فکری اختلاف کوئی نئی بات نہیں۔ حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کے دور میں، اور بعد کے ادوار میں بھی جلیل القدر علماء کے درمیان مسائل پر شدید اختلافات رہے ہیں، مگر ان اختلافات نے کسی کی دہائیوں کی خدمات کو کلیتاً کالعدم نہیں کیا، اور نہ ہی کسی کو دائرۂ احترام سے یکسر خارج کیا۔ کسی عالم کی کسی رائے سے اختلاف اور اس عالم کی توہین، دو الگ الگ چیزیں ہیں، اور ان دونوں کو خلط ملط کرنا علمی بد دیانتی ہے۔

اصل سوال یہ ہے کہ کسی کی وفات کے فوراً بعد، جب وہ شخص

اپنے رب کے حضور پیش ہو چکا ہو اور اپنے اعمال کا حساب دینے کی منزل میں داخل ہو چکا ہو، اس وقت ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟ اسلام نے اس باب میں واضح ہدایات دی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مُردوں کو برا نہ کہا جائے، کیونکہ وہ اپنے اعمال کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ یعنی جو کمانا تھا، کما لیا گیا، اب وہ ایسی عدالت میں پیش ہیں جہاں ہماری زبان کا کوئی اثر نہیں، البتہ ہماری زبان کا حساب ضرور ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی مختلف فیہ فرد کا ذکر آئے تو حدِ اعتدال سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے نہ ہی اسے بلا تنقید "ولی" سمجھ لینا چاہیے اور نہ ہی اسے قطعیت کے ساتھ جہنمی قرار دینا چاہیے۔ دونوں رویے علم سے عاری اور عداوت سے پر ہیں۔

قرآن کریم نے اس معاملے کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے: بے شک تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا اور کون ہدایت پر ہے (النحل: ۱۲۵)۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ہدایت و گمراہی کا حتمی فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں، کیونکہ وہی علیم بذات الصدور ہے، وہی دلوں کے بھید جانتا ہے، وہی اس بات سے واقف ہے کہ کسی کے دل میں آخری لمحات میں ندامت تھی یا نہیں، توبہ کی توفیق ہوئی یا نہیں۔ ہم تو صرف ظاہر دیکھتے ہیں، اور وہ بھی اکثر ادھورا۔ ایسے میں کسی انسان کا، چاہے وہ کتنا ہی صاحبِ علم ہو، اس ذات کی جگہ لینے کی کوشش کرنا جو باطن کا بھی احاطہ کرتی ہے، سراسر تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی چیزوں پر حکم لگانے سے سختی سے منع فرمایا ہے جس کا علم نہ ہو: "اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی" (الاسراء: ۳۶)۔ جو شخص کسی کے بارے میں قطعی طور پر یہ فیصلہ صادر کرے کہ وہ جہنمی ہے، وہ درحقیقت اپنے اوپر ایک بھاری ذمہ داری لے رہا ہے، اور اسے ضرور اس سوال کا جواب دینا ہوگا کہ یہ علمِ غیب اسے کہاں سے حاصل ہوا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ کسی کے غلط قول یا فعل کو غلط کہیں، علمی بنیادوں پر اس کی تردید کریں، مگر اس ایک غلطی کو کسی کی پوری زندگی کا خلاصہ اور آخرت کا حتمی فیصلہ نہ بنا دیں۔ اصول اور فرد میں فرق رکھنا علم کی علامت ہے، اور دونوں کو خلط ملط کر دینا جہالت کی نشانی۔ جو لوگ آج کسی مرحوم کے بعض بیانات پر اس کی پوری زندگی کو رد کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اور جو لوگ اس کی مغفرت کی دعا کرنے والوں کو بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنا رہے ہیں، انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ کیا وہ خود اس قدر پاکیزہ ہیں کہ کسی اور کے بارے میں اللہ کی طرف سے فیصلہ سنا سکیں؟ کیا ان کی اپنی خلوتیں اتنی صاف ہیں، اور کیا ان کے اپنے دن رات اس قدر شفاف ہیں، کہ وہ خود کو اس مقام پر فائز سمجھ بیٹھیں جہاں سے وہ کسی اور کی جنت یا دوزخ کا اعلان کر سکیں؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ شرک کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا جو چاہے بخش دیتا ہے۔ (النساء: ۴۸)۔ اللہ کی رحمت کی وسعت کا اندازہ ہماری ناقص عقل سے نہیں لگایا جا سکتا۔ وہ ذات جو ارحم الراحمین ہے، اس کے فضل و کرم کی کوئی حد نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ کی عدالت میں ان کے ساتھ کیا ہوگا یہ ایک الگ مسئلہ ہے لیکن ہمیں اچھی امید رکھنی چاہیے۔

عدل اور انصاف دینِ اسلام کی بنیادی اقدار میں شامل ہیں، اور یہ صرف زندوں کے ساتھ معاملات تک محدود نہیں، بلکہ مُردوں کے بارے میں بات کرتے وقت بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ کسی عالم کے علمی مقام کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی کسی رائے سے اختلاف کرنا انصاف ہے، اور اس کی ایک خامی کی بنیاد پر اس کی تمام زندگی کی خدمات کو فراموش کر دینا ناانصافی ہے۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم مولانا سلمان حسینی ندویؒ کی علمی خدمات، ان کی بے باک خطابت، ان کی تدریسی محنتوں اور دین کی ترجمانی کے لیے ان کی کاوشوں کو بھی یاد رکھیں، اور ساتھ ہی ان کے بعض مواقف پر اپنی علمی تنقید بھی برقرار رکھیں۔ مگر دونوں کو الگ الگ میزانوں میں تولیں، نہ کہ ایک کو دوسرے میں گڈمڈ کر دیں۔

آج جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، تو ہماری گفتگو کا پہلا موضوع یہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کہاں گئے بلکہ ہمارا ردعمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی موت کو یاد کریں، سوچیں، اور دعا کریں کہ اللہ ہمارے ساتھ خیر کا معاملہ فرمائے نہ ان کے بارے میں فیصلہ کرنے بیٹھ جائیں۔ جو متنازعہ بات انہوں نے کہی، اس کا جواب وہ خود اپنے رب کو دیں گے۔ جو حکم ہم نے ان پر لگایا، اس کا جواب ہم خود اپنے رب کو دیں گے۔ اللہ کا حق اللہ ہی کو دیجیے۔ جنت و جہنم کے فیصلے کے لیے نہ کوئی سند کافی ہے، نہ کوئی جوش، نہ کوئی پرانی رنجش، اور نہ کوئی وائرل پوسٹ۔ وہ گئے، اللہ کے پاس۔ ہم بھی جائیں گے، اللہ کے پاس۔ اس دن وہ ذات ہی فیصلہ کرے گی جس نے کائنات بنائی۔ ہماری زبانیں اس روز گواہ ہوں گی، جج نہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا سلمان حسینی ندوی رحمہ اللہ کی مغفرت فرمائے، ان کی خطاؤں سے درگزر کرے، ان کی نیکیوں کو شرفِ قبولیت بخشے، اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اے اللہ، تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، زندہ ہوں یا فوت شدہ، اپنی رحمت کے سائے میں لے لے۔ آمین۔ برصغیر کے ممتاز عالمِ دین، عظیم اسلامی مفکر، بے باک داعی، بلند پایہ مصنف، مفسر، محدث اور اسلام کے نڈر اور دہاڑنے والے ترجمان حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کے سانحۂ ارتحال کی اندوہناک خبر سنتے ہی مدرسہ قادریہ مسروالا، ضلع سرمور (ہماچل پردیش) میں غم و افسوس کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقع پر مدرسہ قادریہ مسروالا میں ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں قرآنِ کریم کی تلاوت، ایصالِ ثواب، دعائے مغفرت اور خصوصی دعا کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا کبیر الدین فاران مظاہری، ناظم مدرسہ قادریہ مسروالا نے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کا وصال ایک شخصیت کا انتقال نہیں بلکہ علم، فکر، تحقیق، دعوت اور بصیرت کے ایک روشن عہد کا اختتام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی علمی بصیرت، فکری گہرائی، بے مثال قوتِ استدلال اور بے باکانہ حق گوئی سے نوازا تھا۔ وہ اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی صحیح ترجمانی، امت کی فکری رہنمائی اور نئی نسل، شباب اسلام کے ایمان و کردار کی تعمیر میں مصروف رہے۔ مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے فرمایا کہ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ اپنے مدلل خطابات، مؤثر تحریروں اور بصیرت افروز افکار کے ذریعے نوجوان نسل کے دلوں میں دینی حمیت، اسلامی شعور اور علمی ذوق بیدار کرنے والی عظیم شخصیت تھے۔ ان کی گفتگو میں ہ دلائل و براہین، مضبوط علمی استدلال، گہری تحقیق اور وسیع مطالعہ اور پرکشش اداؤں پر قائم ہوتی تھی، انہوں نے ہر دور میں حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کا حوصلہ دکھایا اور کبھی مصلحت کوشی کو اپنے علمی وقار پر غالب نہیں آنے دیا۔ ان کی اسی جرأتِ اظہار، مضبوط علمی دلائل اور غیر متزلزل کردار کی وجہ سے اہلِ علم انہیں بجا طور پر مردِ آہن سے تعبیر کرتے تھے۔ مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے مزید فرمایا کہ سفر ہو یا حضر، ان کا تعلق علم سے کبھی منقطع نہ ہوتا۔ جب بھی وہ کسی سفر پر روانہ ہوتے تو راستے کے مناظر میں محو اور بے خود ہونے کے بجائے علمی ذخائر کی ورق گردانی، میں ہمہ وقت ذہن و دماغ مشغول رکھتے۔ اپنے ذاتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے نہایت رنجیدہ لہجے میں فرمایا کہ راقم کو حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کی خدمت میں متعدد بار حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت نے ہمیشہ بے حد شفقت، محبت اور خلوص کے ساتھ اپنے دولت کدہ پر حاضری کا شرف بخشا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت مولاناؒ نے متعدد مواقع پر میری دعوت قبول فرماتے ہوئے مدرسہ قادریہ مسروالا تشریف لا کر اساتذۂ کرام، علماء اور طلبہ کو اپنے علم و حکمت سے فیض یاب فرمایا یہاں انہوں نے حضراتِ علماء کرام کی خصوصی مجلس کی صدارت بھی فرمائی۔ اسی طرح بہار میں راقم سے متعلق مدارس میں تشریف لائے اور یہاں کے اجلاس میں اپنے ایمان افروز، علمی، فکری اور روحانی خطابات سے علماء، طلبہ اور عوام کو سیراب فرمایا۔ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ 1952ء میں لکھنؤ (اتر پردیش) میں ایک ممتاز علمی و دینی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں طویل عرصہ حدیث و تفسیر کے استاذ اور بعد ازاں فیکلٹی آف دعوہ کے ڈین کی حیثیت سے خدمات انجام دیں جمعیت شباب الاسلام کے صدر، دارالعلوم سید احمد شہید کے چانسلر اور ڈاکٹر عبدالعلی یونانی میڈیکل کالج کے چیئرمین سمیت مختلف اہم دینی و تعلیمی ذمہ داریوں پر فائز رہے۔

آخر میں مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے کہا کہ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کا انتقال پوری ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک عظیم علمی و فکری سانحہ ہے۔ اگرچہ ان کی جسمانی جدائی اہلِ علم کے لیے انتہائی دردناک ہے، لیکن ان کی علمی خدمات، تحقیقی تصانیف، دعوتی افکار اور تربیت یافتہ شاگرد ہمیشہ ان کے زندہ و جاوید ہونے کی گواہی دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، اور ان کے فروگزاشت کو معاف کرے اور ان کے علمی فیوض کو صدقہ جاریہ بنائے اور ان کے پسماندگان، شاگردوں اور متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مملکت توحید سعودی عربیہ قائدِ عالم اسلام، زندہ باد، پائندہ باد

مطیع الرحمن عزیز

زندگی میں پہلی مرتبہ مملکتِ توحید سعودی عربیہ کے بارے میں قلم اٹھانے کی جسارت کر رہا ہوں۔ ایسا نہیں کہ اس موضوع پر لکھنے کی خواہش کبھی پیدا نہیں ہوئی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں خود کو ہمیشہ اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ اس مقدس سرزمین اور اس کی عظیم خدمات پر اظہارِ خیال کر سکوں۔ تقریباً بیس برس کے صحافتی سفر میں سعودی عرب کے بارے میں بہت کچھ پڑھا، سنا اور اس کی دینی، انتظامی اور فلاحی خدمات کا مشاہدہ کیا، مگر کبھی اس موضوع پر باقاعدہ قلم نہیں اٹھایا۔ آج دل نے چاہا کہ اس عظیم اسلامی ریاست کی ان خدمات کا تذکرہ کیا جائے جنہیں دنیا بھر کے مسلمان احترام اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سعودی عرب وہ مقدس سرزمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول، حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے لیے منتخب فرمایا۔ یہی وہ خطہ مبارک ہے جہاں بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ واقع ہیں، جن کی زیارت اور حاضری ہر مسلمان کے ایمان کی سب سے بڑی تمناؤں میں شامل ہے۔ یہ وہی سرزمین ہے جس کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی: "اے میرے رب! اس شہر کو امن والا شہر بنا دے۔" اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی اس دعا کو شرفِ قبولیت بخشا، اور آج پوری دنیا اس حقیقت کی گواہ ہے کہ ہر سال لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان مختلف زبانوں، نسلوں، [illegible] مملکت سعودی عرب کی قیادت نے ہمیشہ حرمین شریفین کی خدمت کو اپنی سب سے بڑی ذمہ داری اور اعزاز سمجھا ہے۔ حج و عمرہ کے انتظامات میں مسلسل بہتری، جدید انفراسٹرکچر، زائرین کے لیے اعلیٰ درجے کی سہولیات، توسیعی منصوبے، اور اربوں ریال کی سرمایہ کاری اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ حرمین شریفین کی خدمت کو محض ایک سرکاری ذمہ داری نہیں بلکہ ایک مقدس [illegible] شخصیات، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد اور امتِ مسلمہ کی نمائندہ شخصیات شامل رہیں، جنہوں نے مکمل شاہی خرچ پر فریضہ حج ادا کیا۔ اسی طرح حالیہ عرصے میں یہ خبر بھی سامنے آئی کہ دنیا کے مختلف

ممالک سے ہزاروں افراد کو شاہی مہمان کے طور پر عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مدعو کیا گیا۔ یہ اقدام صرف ایک انتظامی [illegible] فقہی وابستگی اور نہ ہی مسلکی شناخت۔ سب کو امت محمدیہ ﷺ کا فرد سمجھ کر یکساں عزت، احترام اور سہولت فراہم کی گئی۔ یہی وہ اسلامی تعلیم ہے جو قرآن کریم اور سنتِ نبوی ﷺ ہمیں سکھاتے ہیں کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ آج جبکہ دنیا سیاسی کشیدگی، مذہبی اختلافات اور معاشرتی تقسیم کا شکار ہے، ایسے حالات میں سعودی عرب کی جانب سے امتِ مسلمہ کو جوڑنے، حرمین شریفین کی خدمت کو مزید بہتر بنانے اور دنیا بھر سے آنے والے لاکھوں زائرین کو بہترین سہولیات فراہم کرنے کی مسلسل کوششیں یقیناً قابل تحسین ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان خدمات کا اعتراف صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دنیا کے غیر جانب دار مبصرین بھی کرتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سعودی عرب کو وقتاً فوقتاً مختلف داخلی اور خارجی چیلنجز کا سامنا رہتا ہے، لیکن اس کے باوجود حرمین شریفین کی خدمت، زائرین کی آسانیوں اور اسلامی شعائر کے احترام کے لیے جاری کاوشیں بغیر کسی تعطل کے جاری رہتی ہیں۔ یہی وہ امتیازی وصف ہے جس نے مملکتِ سعودی عرب کو عالمِ اسلام میں ایک منفرد اور باوقار مقام عطا کیا ہے۔ بطور ایک مسلمان اور ایک صحافی، میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مملکتِ توحید سعودی عربیہ کو ہمیشہ امن، استحکام، ترقی اور خوشحالی عطا فرمائے۔ حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے، اس مقدس سرزمین کو ہر قسم کے شر، فساد، فتنہ اور دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے، اور اس کے حکمرانوں اور ذمہ داران کو عدل، حکمت، اخلاص اور امت مسلمہ کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام بلادِ عرب کو [illegible] توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

غزل

باخبر ہونے کی اچھی ہے خبر
آپ کیا سمجھے و دیشی ہے خبر
مفت پہنچے تو فقیری ہے خبر
بیچ دیں گر تو امیری ہے خبر
دے رہے ہیں ہم جو لینا ہے تو، لو
ورنہ اڑجائے گی مکھی ہے خبر
ٹھاٹ والوں کا یہ مرکز جلد ہی
ٹوٹ جائے گا، یہ پکی ہے خبر
باندھ لو ناڑے سے، ٹوبو پیچھے سے
پاٹجامہ اور دھوتی ہے خبر
انتظار اس کو ہے بھائی آپ کا
ایک برہمن سی وہ جلتی ہے خبر
ایس آئی آر کا دیکھو دھمال
دھیان سے ہر اک کے لیٹی ہے خبر
جب بھی کمزوروں نے دنیا فتح کی
رب کی قدرت ہے قدیری ہے خبر
اُن کو ہے مطلوب عورت اچھی سی
پاس لیکن ایک لڑکی ہے خبر
اک خبر انسان کے لٹنے کی ہے
ہے تو لیکن بے ضمیر ی ہے خبر
جب ادائی دادا پہنچائیں خبر
تم سمجھ لینا نبیری ہے خبر
دو دو خبریں آرہی ہیں سب تلک
وہ بنارس، یہ امیٹھی ہے خبر

میر بیدری

ذکر مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ

۱۴/ محرم الحرام یوم وصال پر خاص

حافظ افتخار احمد قادری

شہزادہ امامِ اہلِ سنت، مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ (جہانِ مفتی اعظم: 64) مرشد گرامی نے نام رکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے وقت حضور اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد خانہ مارہرہ شریف میں تھے۔ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے "ابوالبرکات محی الدین جیلانی" نام تجویز فرمایا، عقیقہ نام محمد پر ہوا جبکہ عرفی نام مصطفیٰ رضا خان رکھا گیا۔ مفتیِ اعظم ہند آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے۔ (جہان مفتی اعظم: ۶۴، تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت: ۱۱۴) مرشد کی بشارت ولادت کے کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی تشریف لائے اور امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کو مبارک باد دی اور کہا: یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمت کرے گا اور اللہ کی مخلوق کو اس کی ذات سے خوب فائدہ پہنچے گا۔ یہ بچہ ولی ہے اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے یہ فیض کا دریا بہائے گا۔ اور اسی وقت تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ (تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت: 114) حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب چار سال چار ماہ اور چار دن ہوئی تو رسم تسمیہ خوانی (بچے کی دینی تعلیم کی شروعات کے لئے کسی بزرگ یا نیک شخص سے بچے کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وغیرہ پڑھوانے کی تقریب کو رسمِ تسمیہ خوانی کہا جاتا ہے) خود امامِ اہلِ سنت نے فرمائی اور بڑے بیٹے حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی تعلیم و نگہداشت کے لئے خاص طور پر مقرر کرتے ہوئے فرمایا: "میری مصروفیات سے تم باخبر ہو تم اپنے بھائی کو پڑھاؤ" 18 سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے اور تقریباً 40 علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ (جہان مفتیِ اعظم ہند: 64/ 65، مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفا: 27) پہلا فتویٰ آپ نے 1328ھ میں 18 سال کی کم عمری میں رضاعت کے مسئلہ پر پہلا فتویٰ لکھا۔ والدِ ماجد اعلیٰ حضرت کی زیرِ نگرانی 1328ھ سے 1340ھ تک مسلسل 12 سال فتاویٰ لکھتے رہے۔ (مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفا: 81) مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے 1328ھ میں جامعہ رضویہ منظرِ اسلام میں طلبہ کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا لیکن دارُ الافتاء اور فتویٰ نویسی کی مصروفیات زیادہ ہونے کی وجہ سے مخصوص طلبہ کو ہی پڑھاتے تھے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم: 107) مفتیِ اعظم کا درسِ افتاء فتویٰ نویسی سکھانے میں حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی شان امتیازی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ درسِ افتاء میں اس کا خیال فرماتے تھے کہ صرف مخصوص حکم کی پہچان نہ ہو بلکہ مسئلے کے تمام پہلو ذہن نشین ہو جائیں۔ پہلے آیات و احادیث سے استدلال کرتے پھر اصولِ فقہ و حدیث سے اس کی تائید دکھاتے اور قواعدِ کلیہ کی روشنی میں اس کا جائزہ لے کر کتبِ فقہ سے جزئیات پیش فرماتے، پھر مزید اطمینان کے لئے فتاویٰ رضویہ یا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل فرماتے۔ اگر مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو قولِ راجح کی تعیین دلائل سے کرتے اور اصولِ افتا کی روشنی میں یہ بھی بتاتے کہ فتویٰ کس پر ہے؟ پھر فتاویٰ رضویہ یا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے اس کی تائید پیش فرماتے۔ عام طور سے جواب بہت مختصر اور سادہ لکھنے کی تاکید فرماتے۔ ہاں کسی عالم کا بھیجا ہوا استفتا ہوتا اور وہ ان تفصیلات کا طلب گار ہوتا تو پھر جواب میں وہی رنگ اختیار کرنے کی بات ارشاد فرماتے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم: 112) حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ طلبہ پر نہایت مہربان تھے، انھیں شفقت و محبت سے نوازتے، ہر طرح ان کی خدمت کرتے، غریب طلبہ کو خفیہ طور پر خرچ کے لئے رقوم بھی عنایت فرماتے۔ کوئی طالبِ علم مسئلہ پوچھتا تو حضرت نہایت شفقت سے جواب دے کر مطمئن فرماتے، جلوہ دستارِ فضیلت کے موقع پر علما و طلبہ کے لئے خصوصی دعوت کا اہتمام فرماتے، خوشی کے موقع پر کھانے پکوا کر طلبہ کو کھلاتے تھے، بہت سے طلبہ ایسے تھے جو دونوں وقت حضرت کے یہاں کھانا کھاتے تھے۔ بعض طلبہ کو ان کے ذوقِ علمی کی بنا پر حضرت خود اپنے مکان پر ٹھہراتے اور نہایت لطف و کرم سے رہائش اور کھانے کا بندوبست فرماتے نیز ان کو اپنے علمی و روحانی فیضان سے مالا مال فرماتے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم: 113) مبالغہ آرائی سے گریز آپ رحمۃ اللہ علیہ جچا تُلا کلام فرماتے، بات کو بڑھا چڑھا کر ہرگز نہ فرماتے، ایک مرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مفتی مجیب الاسلام صاحب سے فرمایا کہ جواب لکھ دیں میں دستخط کر دیتا ہوں، چنانچہ مفتی صاحب نے جواب لکھا: آپ کا خط ملا، صاحب زادے کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ آپ نے لفظ "بہت" سن کر فرمایا: بہت افسوس تو نہیں ہوا ہاں! افسوس ہوا ہے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم: 319) حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود مختلف موضوعات پر بہت ساری کتابیں لکھی ہیں جو آپ کی علمی صلاحیت اور فقہی مہارت کا ثبوت ہیں۔ ان کی تحریر میں ان کے والد ماجد امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کی جھلک اور تحقیق کا کمال نظر آتا ہے۔ آپ کی چند تصنیفات یہ ہیں: نورُ العرفان، الرُّمحُ الدیانی علی رَاسِ الوَسواسِ الشَّیطانی، القولُ العَجیب فی جَوازِ التَّثویب، سَیفُ القَہّار علی العَبیدِ الکفّار، مقتل کذب وکید، داڑھی کا مسئلہ، فتاویٰ مصطفویہ۔ (جہان مفتی اعظم: 128/ 129) ذوقِ شعر و ادب آپ اپنے وقت کے استاذ الشعراء تھے۔ والد ماجد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عشقِ رسول ﷺ سے بھرپور نعتیہ شاعری فرمائی۔ آپ نے اپنا تخلص اپنے پیر و مرشد کے تخلص پر نوری رکھا۔ (1) تو شمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ (2) یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے (3) حبیبِ خدا کا نظارہ کروں میں۔ اور ان جیسے بہت سے کلام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول ﷺ کی جھلک ہیں۔ آپ کے کلام کا مجموعہ "سامانِ بخشش" کے نام مشہور ہے۔ علوم و فنون کا ماہر اور عشقِ رسول ﷺ کا ترجمان یہ عظیم آفتاب 14 محرم الحرام 1402ھ (قمری تاریخ مغرب کے بعد بدل جاتی ہے اس حساب سے آپ کی تاریخ وصال ۱۵ محرم الحرام بنتی ہے اسی لئے بعض سوانح نگاروں نے 15 محرم الحرام لکھا ہے) کو شبِ جمعہ رات ایک بج کر چالیس منٹ پر غروب ہو گیا۔ اللہ پاک کی اعلیٰ حضرت، ان کے شہزادگان اور سب محبین پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبیین ﷺ۔ ۱۴/ محرم الحرام برصغیر کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی علیہ الرحمہ کا یومِ وصال (عرس مبارک) ہے۔ آپ کی زندگی علم و تقویٰ، عشقِ رسول ﷺ اور شریعت و طریقت کی پاسداری کا ایک روشن باب ہے۔ آپ کا پیدائشی نام محمد، عقیقہ کا نام محی الدین جیلانی اور عرفی نام مصطفیٰ رضا خان ہے۔ شہزادہ امامِ اہلِ سنت، مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی علیہ الرحمہ [illegible] ابوالبرکات محی الدین جیلانی تجویز فرمایا تھا۔

ڈی ایف پی ”آتم نربھر بھارت“ کے وژن کو مزید تقویت دے گا

ملک کی دفاعی تیاریوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا: وزیرِ دفاع

نئی دہلی: وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے 29 جون 2026 کو ”ڈی آر ڈی او کے لیے مالی اختیارات کی تفویض- 2026 (ڈی ایف پی-2026) جاری کی، جو تزویراتی تحقیق وترقی (آر اینڈ ڈی) کے منصوبوں کی کارکردگی، جوابدہی اور بروقت تکمیل کو بہتر بنانے کے لیے ایک اہم اصلاحی اقدام ہے۔ وزیرِ دفاع نے کہا کہ ڈی ایف پی-2026 (ڈی ایف پی-2026) کے ذریعے تحقیق وترقی (آر اینڈ ڈی) کے نظام سے سامنے آنے والے دفاعی نظاموں، پلیٹ فارموں اور جدید ٹیکنالوجیز کی تیز تر پیداوار اور انہیں مسلح افواج میں جلد شامل کرنے کی راہ ہموار ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ نیا فریم ورک صنعت اور تعلیمی اداروں کے ساتھ اشتراکِ عمل کو مزید مضبوط بنائے گا، جس سے آتم نربھر بھارت (خود کفیل بھارت) کے وژن کو مزید تقویت ملے گی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ نظرِ ثانی شدہ فریم ورک دفاعی ٹیکنالوجیز میں خود انحصاری کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ملک کی دفاعی تیاریوں کو مزید مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ڈی ایف پی-2026 (ڈی ایف پی-2026) کا مقصد

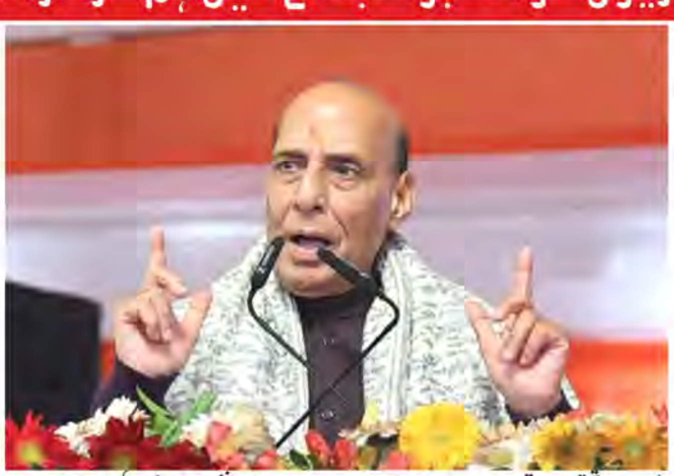

محکمۂ دفاعی تحقیق وترقی (آر اینڈ ڈی) کے مختلف انتظامی وعملیاتی درجات پر اختیارات کو نمایاں طور پر مستحکم اور موثر بنانا ہے۔ نظرِ ثانی شدہ فریم ورک میں متعدد اہم ضروریات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے، جن میں آزمائشی مہمات، جانچ اور تشخیصی سرگرمیوں کے لیے مخصوص مالی وسائل کی فراہمی، منصوبے کے آغاز سے قبل تحقیق وترقی (پری پروجیکٹ آر اینڈ ڈی) کی سرگرمیوں کی منظوری کے اختیارات، نیز ایکسٹرا میورل ریسرچ پروجیکٹس (بیرونی تحقیقی منصوبے)، ڈیفنس انوویشن ایکسلریٹر سنٹرز آف ایکسی لینس (دفاعی اختراعی تیز رفتار مراکزِ امتیاز) اور ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ فنڈ (ٹیکنالوجی ترقیاتی فنڈ) کے تحت گرانٹ اِن ایڈ (مالی امدادی گرانٹس) سے متعلق مالی اختیارات کی واضح درجہ بندی بھی شامل ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ اس تقریب میں چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجا سبرامنیم، دفاعی سکریٹری اور محکمۂ دفاعی تحقیق وترقی (آر اینڈ ڈی) کے سکریٹری نیز ڈی آر ڈی او کے چیئرمین جناب راجیش کمار سنگھ، دفاعی پیداوار کے سکریٹری جناب سنجیو کمار، سابق فوجیوں کی بہبود کی سکریٹری محترمہ سکریتی لیکھی، دفاعی محاسبات کے کنٹرولر جنرل جناب انوگرہ نارائن داس، ڈی آر ڈی او کے ڈائریکٹر جنرل (بحری نظام اور مواد) جناب آر وی ہرا پرساد، ڈائریکٹر جنرل (وسائل وانتظام) ڈاکٹر روِیندر سنگھ، ڈائریکٹوریٹ آف فنانس اینڈ میٹریل مینجمنٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مایا دین اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ یہ بیان بالکل درست ہے کہ ڈی ایف پی (ڈائریکٹوریٹ آف فیلڈ پبلسٹی یا موجودہ بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونیکیشن) اور ڈیفنس مینوفیکچرنگ سے جڑے حکومتی اقدامات ”آتم نربھر بھارت“ (خود کفیل ہندوستان) کے وژن کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکومتی پالیسیوں کی تشہیر: ڈی ایف پی زمینی سطح پر جا کر عوام کو آتم نربھر بھارت کے فوائد اور اسکیموں سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ ادارہ ووکل فار لوکل (مقامی مصنوعات کے لیے آواز اٹھانا) کے پیغام کو دیہی علاقوں تک پہنچاتا ہے۔ غیر ممالک کو دی جانے والی بڑی رقم اب ملک کے اندر ہی سرمایہ کاری کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔

آسام: ٹرین کی زد میں آئے ٹریک پر کام کر رہے ۲ ر کی موت

ابتدائی تحقیقات میں یہ پتہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ حادثہ کے وقت حفاظتی معیارات پر عمل کیا گیا تھا یا نہیں

آسام کے جوگی گھوپا میں واقع نرنارائن پل پر پیر کو ایک دردناک ٹرین حادثہ پیش آیا۔ اس حادثے میں ریلوے کی تعمیر اور مینٹیننس کے کام میں مصروف 2 مزدوروں کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ دیگر 2 شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ریلوے افسران، مقامی انتظامیہ اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر نزدیکی اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ رپورٹس کے مطابق چاروں مزدور ریلوے ٹریک پر تعمیر اور مینٹیننس سے متعلق کام کے سلسلے میں پیدل جارہے تھے۔ اسی دوران مخالف سمتوں سے ٹرینوں کی آمدورفت شروع ہو گئی۔ بتایا جارہا ہے کہ اسی درمیان ایک تیز رفتار مال گاڑی کی زد میں آنے سے چاروں مزدور حادثے کا شکار ہو گئے۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ 2 مزدوروں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا، جبکہ دیگر 2 شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثہ اچانک پیش آیا، مزدوروں کو سنبھلنے یا خود کو بچانے کا موقع نہیں ملا۔ حادثے کے بعد مقامی لوگوں نے فوری طور پر امدادی کام شروع کر دیا اور زخمیوں کو ٹریک سے باہر نکال کر اسپتال پہنچانے میں مدد کی۔ ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) اور مقامی پولیس نے بھی موقع پر پہنچ کر حالات کو کنٹرول کیا۔ ریلوے افسران نے واقعہ کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ پتہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ حادثہ کے وقت حفاظتی معیارات پر عمل کیا گیا تھا یا نہیں۔ ساتھ یہ اس بات کی بھی تحقیقات کی جارہی ہے کہ ٹریک پر کام کر رہے ملازمین کو ٹرینوں کی آمدورفت سے قبل اطلاع دی گئی تھی یا نہیں۔ حادثے کی وجوہات کا پتہ لگانے کے لیے متعلقہ افسران سے پوچھ تاچھ کی جارہی ہے۔ دوسری جانب اس اندوہناک حادثے کے بعد ریلوے انتظامیہ نے جاں بحق ہونے والے مزدوروں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور زخمیوں کو بہترین علاج فراہم کرانے کی یقین دہانی کرائی۔ افسران کا کہنا ہے کہ تحقیقاتی رپورٹ آنے کے بعد اگر کسی سطح پر لاپرواہی سامنے آتی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال اس حادثے نے ریلوے کی تعمیراتی کاموں کے دوران سیکورٹی انتظامات پر سنگین سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ مقامی انتظامیہ اور محکمہ ریلوے پورے معاملے کی تفصیلی تحقیقات میں مصروف ہیں، تاکہ حادثے کی حقیقی وجوہات کا پتہ لگایا جا سکے اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات سے بچا جا سکے۔

سیشلز ہندوستانی جدید ہلکے ہیلی کاپٹر کی تلاش میں

ہندوستان نے 1,250 کروڑ روپے کی کریڈٹ لائن کی توسیع کی

نئی دہلی: سیشلز نے ہندوستان سے ایک ایڈوانسڈ لائٹ ہیلی کاپٹر (ALH) فراہم کرنے کی درخواست کی ہے جبکہ دونوں ممالک نے وزیر اعظم نریندر مودی کے دورے کے دوران اپنی اسٹریٹجک اور ترقیاتی شراکت داری کو بڑھایا ہے۔ ایک میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے کہا کہ یہ درخواست دونوں بحری شراکت داروں کے درمیان قریبی دفاعی تعاون کی عکاسی کرتی ہے۔ ہندوستان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اس کی ترقیاتی امداد سیشیلوس حکومت کی ترجیحات کے مطابق رہے گی۔ مصری نے مفروضہ جزیرے پر ہندوستان کے مجوزہ منصوبے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا، ہم جو بھی پروجیکٹ شروع کرتے ہیں وہ بالآخر میزبان حکومت کی ترجیح اور مفاد کے مطابق ہوتا ہے اور اسے ملک کے لوگوں کے مفادات سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔“ ہندوستان نے 1,250 کروڑ روپے کی لائن آف کریڈٹ کا بھی اعلان کیا، جس کو ہندوستانی روپوں میں بڑھایا جائے گا، تاکہ سیشلز کے ترجیحی ترقیاتی منصوبوں کی مالی معاونت کی جا سکے۔ مصری نے کہا، ”دونوں فریقوں نے ایک امبریلا لائن آف کریڈٹ معاہدہ کیا ہے، جس میں 1,250 کروڑ روپے تک توسیع کی جائے گی۔ ترقیاتی پیکج کے ایک حصے کے طور پر، وزیر اعظم مودی نے سیشلز کی غذائی تحفظ کو تقویت دینے کے لیے 500 میٹرک ٹن چاول اور 8,500 میٹرک ٹن سیمنٹ کے حوالے کیا تاکہ مغربی ایشیا میں بحران سے پیدا ہونے والے بنیادی ڈھانچے کے چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد ملے۔ ہندوستان نے سیشلز کی صحت عامہ کی دیکھ بھال اور ہنگامی طبی خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے چھ ایمبولینسوں کی پہلی قسط بھی فراہم کی۔ دو ہندوستانی پیرامیڈیکس مقامی تکنیکی ماہرین کو تربیت دینے اور صحت کی دیکھ بھال کے نظام میں ایمبولینسوں کے انضمام کی حمایت کرنے کے لیے جزیرے پر پہنچے ہیں۔

مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے صحت کے

شعبے کیلئے آروگیہ سیتو 2.0 اور دیگر ڈیجیٹل اقدامات کا آغاز کیا

نئی دہلی: صحت اور خاندانی بہبود اور کیمیکلز اور کھادوں کے مرکزی وزیر جناب جگت پرکاش نڈا نے آج ڈیجیٹل صحت کے سلسلے میں متعدد اقدامات کا آغاز کیا، جن کا مقصد بھارت کے صحت کے شعبے کے لیے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا اور ملک بھر میں باہم مربوط (انٹر آپریبل) ڈیجیٹل صحت کے حل کو تیزی سے فروغ دینا ہے۔ اس تقریب میں جن معزز شخصیات نے شرکت کی ان میں جناب پرتاپ راؤ جادھو، مرکزی وزیر مملکت برائے صحت وخاندانی بہبود اور مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) (برائے آیوش؛ محترمہ انوپریا پٹیل، مرکزی وزیر مملکت برائے صحت و خاندانی بہبود؛ ڈاکٹر ایم سرینواس، رکن (صحت)، نیتی آیوگ؛ ڈاکٹر مانک ساہا، وزیر اعلیٰ، تریپورہ؛ جناب راجندر شکلا، نائب وزیر اعلیٰ، مدھیہ پردیش؛ جناب برجیش پاٹھک، نائب وزیر اعلیٰ، اتر پردیش؛ محترمہ پونیا سلیلا سریواستوا، مرکزی سکریٹری صحت؛ ڈاکٹر راجیو بہل، سکریٹری، محکمہ صحت تحقیق اور ڈائریکٹر جنرل، آئی سی ایم آر؛ اور ڈاکٹر سنیل کمار برنوال، چیف ایگزیکٹو آفیسر، نیشنل ہیلتھ اتھارٹی شامل تھے۔ آج شروع کیے گئے ڈیجیٹل اقدامات میں آروگیہ سیتو 2.0، آیوشمان ایپ، آیوشمان سارتھی واٹس ایپ چیٹ بوٹ، نیشنل ہیلتھ کلیم ایکسچینج (این ایچ سی ایکس)، انشورنس پلان

ایف ایچ آئی آر آبجیکٹ کریئیٹر، ای۔سشروت کلینک، یونیفائیڈ ہیلتھ انٹرفیس (یو ایچ آئی)، ڈرگ رجسٹری، کامن لوئینک کوڈز فار انڈیا (سی ایل سی آئی) اور بھارت ہیلتھ ٹرمینالوجی سروس (بی ایچ ٹی ایس) شامل ہیں۔ یہ اقدامات نیشنل ہیلتھ اتھارٹی (این ایچ اے) اور نیشنل ریسورس سینٹر فار ای ایچ آر اسٹینڈرڈز (این آر سی ای سی) کے تحت تیار کیے گئے ہیں، جن کا مقصد صحت کی خدمات تک رسائی، کارکردگی اور تسلسل علاج کو بہتر بنانا اور صحت کے پورے نظام میں معلومات کے ہموار تبادلے کو ممکن بنانا ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر صحت نے اس موقع کو بھارت کے صحت مند قوم کی تشکیل کی جانب ڈیجیٹل اختراع کے ذریعے ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں حکومت نے آیوشمان بھارت جیسے انقلابی اقدامات کے ذریعے صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مسلسل وسعت دی ہے، جبکہ بنیادی، ثانوی اور ترتیبی سطحوں پر علاج کے نظام کے درمیان روابط کو بھی مضبوط بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان ڈیجیٹل صحت اقدامات کا آغاز صحت کے نظام کو مزید مربوط، قابلِ رسائی اور شہری مرکوز بنانے کی سمت ایک اور اہم قدم ہے۔

سیشلز کا دورہ خاطر خواہ نتائج سے بھرا رہا۔ وزیر اعظم مودی

وکٹوریہ / نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو کہا کہ ان کا سیشلز کا دورہ ”مثبت نتائج“ سے بھرا ہوا ہے جس سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ہندوستان اور سیشلز کے تعلقات کے اگلے 50 سال جدت، پائیداری اور مشترکہ ذمہ داری سے متعین ہوں گے۔ پی ایم مودی نے بھی سیشلز کے قومی دن کی گولڈن جوبلی تقریبات میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا۔ ایکس پر اپنے دورے کی جھلکیاں بانٹتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا، ”میرا سیشلز کا دورہ کافی نتائج سے بھرا ہوا ہے جس سے ہندوستان۔سیشلز دوستی کو تقویت ملے گی۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے تعلقات کے پچھلے پچاس سالوں میں گہرے اعتماد اور مشترکہ پیشرفت کی نشاندہی کی گئی ہے، اگلے پچاس سال میں مشترکہ ترقی اور خوشحالی کی تعریف کی جائے گی۔ قومی دن کی تقریبات اور وہ بھی اس وقت جب سیشلز کی آزادی کے 50 سال مکمل ہو رہے ہیں میں صدر ہرمنی، حکومت اور سیشلز کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پی ایم مودی صدر پیٹرک ہرمنی کی دعوت پر سیشلز کے تین روزہ سرکاری دورے پر تھے۔ پی ایم مودی نے آخری بار 2015 میں سیشلز کا دورہ کیا تھا جبکہ صدر ہرمنی نے اس سال فروری میں ہندوستان کا سرکاری دورہ کیا تھا۔ اس سے پہلے دن میں، پی ایم مودی نے وکٹوریہ کے پیس پارک میں مہاتما گاندھی کے مجسمے پر پھول چڑھائے۔

بھارت اور اٹلی کے فضائی سربراہوں نے دفاعی تعاون اور فوجی مصروفیات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: فضائیہ کے سربراہ، ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے پیر کے روز نئی دہلی میں اطالوی فضائیہ کے چیف آف اسٹاف، لیفٹیننٹ جنرل انتونیو کنزروا سے ملاقات کی، جس میں دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں حکام نے باہمی دلچسپی کے امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستانی فضائیہ نے ایکس پر پوسٹ کیا۔ ”اطالوی فضائیہ کے چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل انتونیو کنزروا نے ہندوستان کے سرکاری دورے کے دوران ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ، چیف آف دی ایئر اسٹاف سے ملاقات کی۔ اس نے مزید کہا، ”اس دورے میں ہندوستانی فضائیہ اور اطالوی فضائیہ کی سینئر قیادت کے درمیان باہمی دلچسپی کے امور اور دو طرفہ دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے اور فوجی سے فوجی مشغولیت کو بڑھانے کے طریقوں پر بات چیت کی گئی“۔ اس سے پہلے دن میں، لیفٹیننٹ جنرل انتونیو کنزروا نے قومی جنگی یادگار پر شہید ہونے والے بہادروں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پچھلے مہینے، پی ایم مودی اٹلی کے دو روزہ سرکاری دورے پر تھے، جہاں انہوں نے اطالوی ہم منصب جارجیا میلونی اور صدر سرجیو ماتاریلا کے ساتھ بات چیت کی۔

شیرِ بہار، جدوجہد کرنے والی شخصیت اور مزدور و مظلوم طبقے کی مضبوط آواز راجو وارثی بنے ادریسیہ درزی فیڈریشن کے ریاستی صدر

حاجی پور / پٹنہ: بہار کی معروف سماجی وعوامی شخصیت، شیرِ بہار، جدوجہد کی علامت، ہردلعزیز، مزدوروں، مظلوموں، معاشرے کے دبے کچلے طبقات اور ادریسیہ درزی برادری کی توانا آواز جناب محمد عمران علی عرف راجو وارثی باشندہ مہوا ویشالی کو ادریسیہ درزی فیڈریشن، بہار کا پہلا ریاستی صدر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ ادریسیہ درزی فیڈریشن کے میڈیا انچارج جناب محمد شاہنواز عطا نے اپنے پریس بیان جاری کر کہا ہے کہ یہ اطلاع دیتے ہوئے مجھے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے سرپرست، ادریسیہ درزی فیڈریشن کے بانی و قومی صدر جناب علی امام بھارتی نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں یہ اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ راجو وارثی اپنی صلاحیت، محنت اور خلوص کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کو بخوبی نبھائیں گے اور ادریسیہ درزی برادری کے حقوق، ترقی اور فلاح وبہبود کے لیے مؤثر کردار ادا کریں گے۔ واضح ہو کہ جناب راجو وارثی گزشتہ سال 2023 سے ادریسیہ درزی فیڈریشن کے ریاستی جنرل سکریٹری کے عہدے پر فائز ہو کر اس سماج کی فلاح وبہبود اور خوشحالی کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں اور درزی آرٹیزن وکاس کمیٹی، درزی، دھنیا، رنگریز سماج کی فلاح وبہبود کے لیے دھورد کو آرٹیو کا نفاذ کرنے کی مانگ حکومت بہار سے کر رہے ہیں۔ جبکہ وہ قبل میں انصاف منچ کے بینر تلے مظلوم، دبے، کچلے سماج کے لوگوں کی آواز اٹھا رہے تھے۔ وہیں اپنے طالب علمی کے زمانے میں مظفرپور کالج میں اسٹوڈینٹ لیڈر کے طور پر بھی طالب علموں کی مضبوط آواز بن چکے ہیں۔ اسی کارکردگی کی بنیاد پر آج بھی وہ سماج کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں صحت، کامیابی اور استقامت عطا فرمائے اور برادری کی خدمت کے لیے مزید قوت وحوصلہ دے۔ آمین۔

مولانا سید سلمان حسینی ندوی علیہ الرحمہ کے انتقال پر

جماعتِ اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی کا تعزیتی پیغام

نئی دہلی: مولانا سید سلمان حسینی ندویؒ کے انتقال پر جماعت اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ سید سلمان حسینی ندوی صاحبؒ کے اچانک انتقال کی خبر سے گہرا صدمہ ہوا۔ وہ دورِ حاضر کے ممتاز عالم دین، معروف مصنف، ماہرِ تعلیم اور دانشور تھے۔ ان کا انتقال نہ صرف ان کے اہلِ خانہ اور شاگردوں بلکہ پوری امتِ مسلمہ اور عالمِ اسلام کے علمی حلقوں کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ مولانا سید سلمان حسینی ندویؒ نے اپنی پوری زندگی تعلیم، تحقیق، دعوتِ دین، فکری رہنمائی اور علمی وتعلیمی اداروں کی تعمیر وترقی کے ذریعے اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ قرآن، حدیث، سیرت رسولؐ اور اسلامی فقہ کے ایک ممتاز استاد کی حیثیت سے انہوں نے ہندوستان اور بیرونِ ملک ہزاروں طلبہ کی تعلیم وتربیت کی۔ ان کی تصانیف، مقالات، خطبات اور علمی خدمات ایک ایسا علمی سرمایہ ہے جس سے امتِ مسلمہ طویل عرصے تک استفادہ کرتی رہے گی۔ جماعت اسلامی ہند کے امیر نے کہا کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء اور جامعہ سید احمد شہید سے ان کی طویل وابستگی، جمعیت شباب الاسلام کی قیادت اور متعدد تعلیمی وطبی اداروں کے قیام میں اپنے کلیدی کردار نیز علم دین کی اشاعت، کردار سازی اور سماجی خدمات میں اپنی سرگرمی کے لیے وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ سید سلمان حسینی ندوی نے دینی علوم کی گہری بصیرت کو عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ہندوستان اور عالمی سطح پر اسلامی فکر ودانش کو نئی جہت عطا کی۔ سید سعادت اللہ حسینی نے مزید کہا کہ بڑے سے بڑا مفکر بھی غلطیوں اور لغزشوں سے مکمل پاک نہیں ہوسکتا۔ مولانا سلمان ندوی صاحب کے بعض خیالات، مواقف اور بیانات سے اختلاف ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے ان کی ہمہ جہت گراں قدر خدمات کی اہمیت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ جماعت اسلامی ہند کی جانب سے میں ان کے اہلِ خانہ، شاگردوں، رفقائے کار، عقیدت مندوں اور پوری ملت اسلامیہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ہم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مولانا مرحوم کی لغزشوں کو معاف فرمائے، اسلام کے لیے ان کی تمام عمر کی خدمات کو صدقۂ جاریہ بنائے، انہیں صالحین کے اعلیٰ درجات میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ایسے باکردار اور باصلاحیت علماء عطا فرمائے جو دین کی خدمت کے اس عظیم مشن کو آگے بڑھاتے رہیں۔

ہندوستان کو پڑوسی ممالک کو معتبر

شماریاتی نظام بنانے میں مدد کرنی چاہیئے: راو اندرجیت سنگھ

نئی دہلی: ہندوستان کو اپنی شماریاتی مہارت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پڑوسی ممالک کو قابل اعتماد شماریاتی نظام بنانے میں مدد کرنی چاہیے۔ شماریات اور پروگرام کے نفاذ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) راؤ اندرجیت سنگھ نے پیر کو یہاں نامہ نگاروں کو بتایا کہ میرا خیال یہ ہے کہ جب ہم اپنی حکومت کو، اور نہ صرف اپنی حکومت کو، ایسے لوگوں کو جو ہم پر انحصار کرتے ہیں، جیسے کہ پڑوسی ممالک، تیسری دنیا کے ممالک، ہمیں قابل اعتماد ڈیٹا دینے میں ان کی رہنمائی کرنے کے قابل ہونا چاہیے، تاکہ ان کے متعلقہ ممالک اس ڈیٹا کی بنیاد پر ترقی کر سکیں۔ 20 ویں قومی شماریات کے دن کی تقریبات کے موقع پر بات کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ یہ دن، جو ہر سال 29 جون کو منایا جاتا ہے، شماریات دان پرسنتا چندر مہالانوبس کی یوم پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے، جنہیں ہندوستان کے جدید شماریاتی نظام کا معمار سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سالانہ تقریب ملک بھر کے شماریات دان، مختلف وزارتوں کے حکام، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور بین الاقوامی شرکاء کو ہندوستان کے شماریاتی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے اور پالیسی سازی کے لیے قابل اعتماد ڈیٹا کے استعمال کو فروغ دینے پر غور وفکر کرنے کے لیے اکٹھا کرتی ہے۔ راو اندرجیت سنگھ کے مطابق، ہندوستان کی شماریاتی مہارت کو نہ صرف گھریلو نظم ونسق کی خدمت کرنی چاہیے بلکہ پڑوسی اور دیگر ترقی پذیر ممالک کو ان کے شماریاتی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد کرنی چاہیے تاکہ وہ باخبر، شواہد پر مبنی پالیسی فیصلے کر سکیں اور ترقی کو تیز کر سکیں۔ وزیر نے کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر اعظم کے دفتر نے ثبوت پر مبنی گورننس کی حمایت کے لیے قابل اعتماد، اعلیٰ معیار کے ڈیٹا کی ضرورت پر مسلسل زور دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موثر پالیسی سازی اور طویل مدتی ترقیاتی منصوبہ بندی کے لیے قابل اعتماد اعداد وشمار ضروری ہیں۔ ہندوستان کے شماریاتی نظام کے ارتقاء کو یاد کرتے ہوئے راو اندرجیتسنگھ نے کہا کہ ملک آزادی کے وقت سرکاری اعداد وشمار میں عالمی رہنماؤں میں شامل تھا، اس سے پہلے کہ اگلی دہائیوں میں اس میں بتدریج کمی واقع ہوئی۔

حضرت مولانا سید سلمان حسینی ایک نامور عالم دین اور بے مثال خطیب تھے: حضرت امیر شریعت

امارت شرعیہ میں منعقد تعزیتی نشست سے ناظم امارت شرعیہ و دیگر ذمہ داران کا اظہار تعزیت

نئی دہلی: افسوس کہ ملک کے ایک عظیم اسلامی اسکالر اردو وعربی کے بے مثال خطیب ومقرر ادیب وانشاء پرداز اور درجنوں کتابوں کے مصنف ومحقق حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندوی صاحب ۲۹ رجون کی شب اس دارفانی سے رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون“ ان کے سانحہ ارتحال پر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے امیر شریعت شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ اس قحط الرجال میں مولانا جیسے صاحب فہم وفراست عالم دین کا اٹھ جانا ایک بڑا علمی سانحہ ہے، انہیں خانقاہ رحمانی مونگیر سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی اور اس نسبت سے وہ یہاں برابر تشریف بھی لاتے تھے، بلاشبہ ان کے وصال سے ایک بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ حضرت مولانا کے وصال پر امارت شرعیہ میں ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا کا تعلق سادات حسینی کے ایک معزز علمی خانوادے سے تھا، یہ وہ خاندان ہے جس نے صدیوں علم دین کی شمع روشن کی، اسی خانوادے کے آپ چشم وچراغ تھے، آپ کے اندر ملت کا درد تھا، اسی لئے مسلمانوں کے دلوں پر دستک دیکر ان کے ایمانی جذبہ کو ابھارتے تھے، آپ کا امارت شرعیہ اور یہاں کے اکابر سے قلبی لگاؤ تھا، اس تعلق کی بنیاد پر بھی یہاں اکثر تشریف لاتے تھے، افسوس کہ ایسے صاحب کردار عالم دین کا ہمارے درمیان سے اٹھ جانا ایک بڑا حادثہ ہے، امارت شرعیہ کے صدر قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صاحب نے کہا کہ مولانا کی شخصیت میں بڑی جامعیت تھی، خاندانی شرافت وجاہت اور علم وفضل میں اپنی مثال آپ تھے، اس شخصیت اور جامعیت کے لوگ جلد پیدا نہیں ہوتے، امارت شرعیہ کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے کہا کہ مولانا حق وصداقت کے علمبردار اور صاف گوئی وبیباکی میں عدیم المثال تھے، مجھے ان کے ساتھ عرصہ تک کام کرنے کا موقع ملا، اس درمیان میں نے محسوس کیا کہ ان کے اندر خردنوازی تھی، ان کے اندر کاموں کو انجام دینے اور دوسروں سے کام لینے کا ملکہ تھا، بہار میں انجمن شباب الاسلام کے پلیٹ فارم سے متعدد اصلاحی پروگرام ہوئے اور اس حقیر سے یہ خدمت لیا کرتے تھے، مولانا میرے بڑے محسن بھی تھے جس کی بہت سی یادیں سینے میں محفوظ ہیں، امارت شرعیہ کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے کہا کہ مولانا میرے شفیق استاذ تھے میں نے ان سے متعدد کتابیں پڑھیں، ان کے پڑھانے کا انداز نہایت ہی عمدہ تھا، اللہ تعالیٰ نے مولانا کو زبان وبیان میں بے پناہ ملکہ عطا فرمایا تھا جس سے امت کو فائدہ پہونچتا تھا، مولانا مفتی احتکام الحق صاحب قائم مقام مفتی امارت شرعیہ نے کہا کہ مولانا کی اردو وعربی تقریروں میں روانی بھی ہوتی اور برجستگی بھی، قرآنی آیات سے باتوں کو مدلل فرماتے جس سے سامعین پر خوشگوار اثرات پڑتے، مولانا سہیل اختر قاسمی نائب قاضی شریعت امارت شرعیہ نے کہا کہ مولانا اردو اور عربی دونوں زبانوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے جس سے ان کی زبان دانی کا اندازہ ہوتا ہے، مولانا احمد حسین صاحب مدنی نے کہا کہ مولانا سے چند ملاقاتیں رہی ہیں جس سے اندازہ ہوا کہ مولانا کے دل کے اندر ملت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، مولانا رضوان احمد ندوی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ مولانا میرے ایک شفیق مربی اور رہنما تھے۔ وہ بہت ہی اچھوتے انداز میں درس دیا کرتے تھے، جس سے طلبہ طمانینت محسوس کرتے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ مولانا دراصل تحریکی مزاج رکھنے والے عالم دین تھے، انجمن شباب الاسلام اور مدرسہ سید احمد شہید ملیح آباد کے قیام کا مقصد مسلمانوں کی اسلامی انداز میں تربیت دینا تھا۔

مدارس کے تحفظ، تعلیمی ترقی اور آئینی حقوق کیلئے منظم جدوجہد وقت کی اہم ضرورت

آل انڈیا ملی کونسل کے زیر اہتمام مدارس کو درپیش مسائل اور ان کے حل پر اجلاس عام کا انعقاد، اہم تجاویز منظور

پٹنہ: آل انڈیا ملی کونسل کے زیر اہتمام آج گورنمنٹ اردو لائبریری، اشوک راج پتھ، پٹنہ میں مدارس کو درپیش مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے ایک اہم اجلاسِ عام منعقد ہوا، جس کی صدارت آل انڈیا ملی کونسل کے کارگزار صدر حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی نے کی۔ اجلاس میں مختلف دینی، ملی اور سماجی تنظیموں کے نمائندوں، مدارس کے ذمہ داران، اساتذہ، منتظمین اور نمائندگان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا مفتی محمد جمال الدین قاسمی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ جناب حافظ عاصم صاحب نے پیش کی۔ معہد السلام ساٹھی کے متعلم نوید شہاب نے سورۂ فاتحہ اور سورۂ تین اردو و انگریزی ترجمے کے ساتھ پیش کر کے حاضرین کو متاثر کیا۔ اجلاس کی نظامت مولانا مفتی محمد نافع عارفی اور مولانا سید محمد عادل فریدی نے مشترکہ طور پر انجام دی۔ استقبالیہ خطاب میں آل انڈیا ملی کونسل بہار کے صدر ڈاکٹر محمد عالم قاسمی نے پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس برصغیر کی علمی، دینی اور تہذیبی روایت کے امین ہیں۔ انہوں نے مدارس کے تاریخی پس منظر، ان کی خدمات، موجودہ چیلنجز اور ان کے حل کے لیے عملی لائحۂ عمل پر تفصیلی گفتگو کی اور کہا کہ بدلتے ہوئے حالات میں مدارس کے تحفظ، تعلیمی معیار میں بہتری، انتظامی مضبوطی اور قانونی آگہی ناگزیر ہو چکی ہے۔ صدر اجلاس حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ موجودہ حالات میں مدارس کو صرف دفاعی حکمت عملی اختیار کرنے کے بجائے تعلیمی، قانونی اور انتظامی اعتبار سے خود کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کی بقا، ترقی اور تحفظ کے لیے اتحاد، باہمی مشاورت، آئینی شعور، قانونی تیاری اور عوامی تعاون انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مدارس اپنے دینی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں، شفاف انتظامی نظام قائم کریں اور ملک و ملت کی خدمت کے اپنے تاریخی کردار کو مزید مؤثر بنائیں۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ دینی مدارس نے صدیوں سے ملک میں تعلیم، کردار سازی، سماجی اصلاح، قومی یکجہتی اور انسانیت کی خدمت میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مدارس ملک کے آئین کی دفعات 25، 29 اور 30 کے تحت حاصل مذہبی و تعلیمی حقوق کے مطابق قائم ہیں، لہٰذا ان کی مذہبی آزادی، تعلیمی خودمختاری اور ثقافتی شناخت کا مکمل احترام کیا جانا چاہیے۔ مقررین نے سرحدی اضلاع میں مساجد و مدارس کے نام پر جاری سروے کے دوران ہراسانی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے امتیازی رویہ قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ ایسے اقدامات فوری طور پر بند کیے جائیں۔ انہوں نے بہار حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملحقہ مدارس کی جانچ شفاف اور غیر جانبدارانہ انداز میں مکمل کی جائے، اساتذہ اور ملازمین کی رکی ہوئی تنخواہیں فوری جاری کی جائیں، ہر ماہ باقاعدگی سے ادائیگی کو یقینی بنایا جائے اور جہاں اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں وہاں جلد تقرریاں عمل میں لائی جائیں۔ اجلاس سے مولانا محمد ناظم (ناظم جمعیۃ علماء بہار)، ڈاکٹر خالد حسین (ایم ایل سی)، قاری صہیب صاحب (ایم ایل سی)، ڈاکٹر فیض قادری (سکریٹری جمعیۃ علماء بہار)، مولانا محمد شبلی القاسمی، مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی، مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی (سابق مفتی امارت شرعیہ)، مولانا اظہار الحق قاسمی (ناظم جامعہ اشرف العلوم کنہواں)، سید اشرف فرید (چیف ایڈیٹر روزنامہ قومی تنظیم)، سید سیف اللہ قادری (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)، مولانا حسنین قاسمی (ناظم جامعہ عائشہ نور، چک مدھوبنی)، قاری نور اللہ نعمانی، مولانا محمد مناظر (مدرسہ امدادیہ اشرفیہ راجو پٹی)، مولانا نعمت اللہ قاسمی (ناظم جامعہ محمودیہ چھتی، سپول)، عارف حسین صاحب، شکیل کاکوی، جناب ڈاکٹر انوار الہدیٰ ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء بہار، جناب مولانا آفتاب عالم غازی ناظم معہد الطبیات دربھنگہ، مرزا ذکی احمد بیگ، مولانا قمر عالم ندوی ویشالی، مولانا صدر عالم ندوی ویشالی، جناب ڈاکٹر ذاکر حسین ویشالی، مولانا شاہد ناصری حنفی ادارہ دعوۃ السنہ مہاراشٹر، انجینئر حسین احمد صاحب صدر انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد دریاپور، جناب الحاج قاری نثار احمد بورام دربھنگہ، مولانا حذیفہ قاسمی مدرسہ تجوید القرآن گیا، جناب اور ایڈووکیٹ کاشف حسین، جناب ڈاکٹر سجاد حسین ندوی سمیت دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ تمام مقررین نے مختلف پہلوؤں سے مدارس کو درپیش مسائل، ان کے آئینی حقوق، تعلیمی اصلاحات، قانونی تحفظ، انتظامی مضبوطی، عصری تقاضوں سے ہم آہنگی اور اجتماعی جدوجہد کی ضرورت پر اظہارِ خیال کیا۔ جناب مولانا انوار اللہ فلک نے اپنے ارسال کردہ پیغام میں آل انڈیا ملی کونسل کے اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے اس کو وقت کی اہم ضرورت بتایا اور ضلعی سطح پر بھی مدارس کے مسائل کے حل کے لیے مضبوط کمیٹیاں ملی کونسل کی نگرانی میں بنانے کی تجویز پیش کی۔ اجلاس کے اختتام پر متفقہ طور پر متعدد اہم تجاویز منظور کی گئیں، جن میں مدارس کے آئینی و قانونی حقوق کے تحفظ، سرکاری سروے کے نام پر ہراسانی بند کرنے، ملحقہ مدارس کے مسائل کے فوری حل، اساتذہ کی تقرری اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی، اساتذہ کی تربیت، جدید تدریسی وسائل، لائبریریوں کے قیام، آئین ہند کے مطالعے، تحقیقی ذوق کے فروغ، سماجی اصلاح اور عقیدہ و دینی تشخص کے تحفظ پر زور دیا گیا۔ اجلاس نے مدارس سے اپیل کی کہ وہ اپنے اداروں کو ٹرسٹ یا سوسائٹی کے تحت رجسٹر کرا کر مضبوط انتظامی ڈھانچہ قائم کریں، مالی شفافیت کیلئے سالانہ آڈٹ، ریکارڈ کی درست نگہداشت اور قانونی تقاضوں کی تکمیل کو یقینی بنائیں، جبکہ مدارس کے فارغین کو ایل ایل بی اور بی پی ایس سی سمیت اعلیٰ عصری تعلیم اور سرکاری خدمات کی طرف بھی متوجہ ہونے کی ترغیب دی گئی۔ اجلاس نے عام مسلمانوں سے مدارس کی مالی و اخلاقی معاونت جاری رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے مدارس کا جامع ڈیٹا بیس، مستقل ہیلپ ڈیسک اور باہمی رابطے کا مضبوط نظام قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر آل انڈیا ملی کونسل نے اعلان کیا کہ پٹنہ میں مدارس کے قانونی مسائل کی رہنمائی اور معاونت کے لیے ایک لیگل سیل قائم کیا جائے گا۔

یو پی آئی سال کے آخر تک سیشلز میں کام کرنا شروع کرے گا: وکرم مصری

وکٹوریا: سکریٹری خارجہ وکرم مصری نے کہا کہ یو پی آئی سسٹم سیشلز میں سال کے آخر تک فعال ہو جائے گا۔ مصری نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ریاستی دورہ سیشلز کے بارے میں خصوصی بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات ابھی تک جامع اقتصادی شراکت داری نہیں ہیں، لیکن ان میں ایک اہم ٹھوس شراکت داری ہے۔ UPI کے لیے ٹائم لائن، مجھے یقین ہے کہ سال کے اختتام تک یہ آپریشن کا ہدف ہو جائے گا۔ اس کو سال کے آخر تک فعال کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے، جامع اقتصادی شراکت داری کی بات، میں اس بات کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ اس مسئلے پر بات چیت ہوئی ہے۔ میرا مطلب ہے، ابھی، دوطرفہ تجارت بہت بڑی نہیں ہے، لیکن یہ معنی خیز ہے۔ میرے خیال میں سیشلز کی معیشت کے لیے مخصوص اقتصادی سرگرمیوں کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ شاید اس خیال کو تلاش کرنا سمجھ میں آئے گا اور ہم اسے واپس لے جائیں گے اور ہم بھارت کے حکام کے ساتھ شراکت داری کے ڈیزائن کو دیکھیں گے، اور ہم یہ دیکھیں گے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ ابھی تک کوئی رسمی عہدہ موجود ہے، لیکن تعلقات میں کافی ہے، خاص طور پر موجودہ دورے کے دوران جو کچھ حاصل کیا گیا ہے، اس کے لیے اسے پہلے سے ہی ایک بہت ہی اہم شراکت داری کے طور پر سمجھا جائے۔

برکس چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے وفد نے ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی

انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران متعارف کرائی گئی اصلاحات نے ان شعبوں کو اقتصادی ترقی اور صنعت کاری کے مؤثر محرکات میں تبدیل کر دیا ہے

نئی دہلی: برکس چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (برکس سی سی آئی) کے ایک وفد نے آج سائنس و ٹیکنالوجی اور ارضیاتی علوم کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات و پنشن، محکمۂ جوہری توانائی اور محکمۂ خلاء کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران برکس اور برکس پلس کے دائرۂ کار میں اختراع، اسٹارٹ اپس، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، تحقیقی تعاون اور صنعت کاری کے ذریعے صنعت کی قیادت میں عالمی روابط اور باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے مختلف طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ برکس سی سی آئی کے چیئرمین جناب سمیپ شاستری کی قیادت میں آنے والے وفد میں نائب چیئرمین جناب اتل بنسل، نائب چیئرپرسن محترمہ شبانہ نسیم اور چیمبر کے دیگر عہدیداران بھی شامل تھے۔ وفد کے ارکان نے وزیر کو گزشتہ ایک دہائی کے دوران تجارت میں سہولت کاری، کاروبار سے کاروبار (بی ٹو بی) روابط، خواتین کی صنعت کاری، اسٹارٹ اپ نیٹ ورکنگ، مصنوعی ذہانت، تحقیقی شراکت داری اور برکس و برکس پلس ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کے فروغ کے لیے چیمبر کی جانب سے کی گئی مختلف پہلوں سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ عالمی اختراعات کے مرکز کے طور پر بھارت کی بڑھتی ہوئی شناخت اور ابھرتی ہوئی جدید ٹیکنالوجیز میں اس کی قیادت، صنعتی تنظیموں کے لیے مضبوط بین الاقوامی شراکت داریاں قائم کرنے کا ایک مثالی موقع فراہم کرتی ہے، جو قومی ترقی کے ساتھ ساتھ عالمی پیش رفت میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس کے دائرۂ کار میں کام کرنے والے اداروں کو چاہیے کہ وہ خود کو صرف روایتی نیٹ ورکنگ پلیٹ فارمز تک محدود رکھنے کے بجائے علم، اختراع اور بامعنی شراکت داری کے ذریعے اپنی منفرد شناخت اور قدر پیدا کریں۔ بھارت کے فروغ پاتے اختراعی نظام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ملک نے خلائی سائنس، بایوٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، جوہری توانائی اور گہری ٹیکنالوجی (ڈیپ ٹیک) جیسے شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے، جس سے عالمی تعاون کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران متعارف کرائی گئی اصلاحات نے ان شعبوں کو اقتصادی ترقی اور صنعت کاری کے مؤثر محرکات میں تبدیل کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں حکومت، صنعت، تعلیمی اداروں اور اختراع کاروں کے درمیان شراکت داری کے وسیع امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ برکس چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ایک وفد نے نئی دہلی میں مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی ہے۔ اس اہم ملاقات کا مقصد برکس اور برکس پلس ممالک کے درمیان صنعت، اسٹارٹ اپس، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور تحقیقی شعبوں میں باہمی تعاون کو مزید وسعت دینا ہے۔ اہم شعبوں میں شراکت داری: ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے چیمبر کو دعوت دی کہ وہ خلائی ٹیکنالوجی، بائیوٹیکنالوجی، اسٹارٹ اپس، اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ جیسے شعبوں میں تعاون کے لیے ٹھوس تجاویز تیار کرے۔

ہندوستان کے پاس اچھے وزیر اعظم ہیں جو بہترین کام کر رہے ہیں

سیشلز کے قانون سازوں کا اظہار خیال

وکٹوریہ: سیشلز کی قومی اسمبلی میں سرکاری کاروبار کی رہنما سلوین لیڈی لیمیل نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا سیشلز کا دورہ اہم ہے کیونکہ اس ملک کی ہندوستان کے ساتھ دیرینہ دوستی ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے ساتھ بات چیت میں لیمیل نے کہا کہ ہندوستان کے ایک اچھے وزیر اعظم ہیں جو طویل عرصے سے اس عہدے پر فائز ہیں اور بہترین کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، یہ سیشلز میں ہمارے لئے بہت اہم ہے کیونکہ ہماری ہندوستان کے ساتھ دیرینہ دوستی ہے۔ ہمارے لئے یہ بہت خاص ہے کہ وزیر اعظم مودی یہاں سیشلز میں ہماری 50 ویں سالگرہ کے موقع پر، بہترین اقدار کو اپناتے ہیں، اور مجھے یقین ہے کہ آپ کے پاس ایک اچھے وزیر اعظم ہیں جو طویل عرصے سے اس عہدے پر فائز ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ وہ ہندوستان، بحر ہند اور سیشلز کے لیے اچھا کام کر رہے ہیں۔ لیمیل نے کہا، جیسے جیسے ہم آگے دیکھتے ہیں، ہمیں اپنے پارلیمانی اور ادارہ جاتی تعاون کو مزید گہرا کرنا جاری رکھنا چاہیے، جبکہ آب و ہوا کی لچک، نیلی معیشت، قابل تجدید توانائی، ڈیجیٹل تبدیلی اور اختراع میں نئے مواقع کو اپنانا چاہیے۔ ہم مہاساگر کے ہندوستان کے وژن، خطوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور جامع پیش رفت کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں، جو مضبوطی سے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ سیشلز۔ ہندوستان کے تعلقات کے اگلے 50 سال ہمارے لوگوں اور ہمارے خطے کے فائدے کے لیے اس سے بھی زیادہ دوستی، مشترکہ خوشحالی اور تعاون سے نشان زد ہو سکتے ہیں۔ سیشلز کی وزیر برائے سیاحت اور ثقافت آمندا برنسٹین نے نوٹ کیا کہ ہندوستان سیشلز کے زائرین کے لیے ان کے ٹاپ 10 بازاروں میں سے ایک ہے اور وزیر اعظم مودی کے دورے کے ساتھ، شاید مزید ہندوستانیوں کو اس منزل کے بارے میں تجسس پیدا ہو گا۔

انہوں نے کہا، یہ ایک ناقابل یقین حد تک اہم دورہ ہے۔ ہمیں وزیر اعظم مودی کو یہاں سیشلز میں اپنے ساتھ رکھنا بہت اعزاز کی بات ہے۔ ہم ہندوستان کے ساتھ دو طرفہ تعلقات کے 50 سال اور آزادی کے 50 سال کا جشن منا رہے ہیں۔ لہٰذا یہ واقعی ایک شاندار وقت ہے کہ ہم ایسی شاندار شراکت داریوں کا جشن منا رہے ہیں جو ہمارے پاس ہے۔ ہندوستان ہمارے سب سے بڑے بازاروں میں سے ایک ہے۔ یقینی طور پر اب وزیر اعظم مودی کے دورے کے ساتھ، شاید زیادہ ہندوستانی اس منزل کے بارے میں متجسس ہوں گے، ہمارے پاس متنوع مناظر، خوبصورت پہاڑوں اور ساحلوں کے ساتھ ساتھ ثقافت کا تنوع بھی ہے۔

اسلام کا نڈر ترجمان دھاڑنے والا شیر ہمیشہ کیلئے خاموش

علمی دنیا ایک عظیم سرمایہ سے محروم

پریس ریلیز مسروالا (ہماچل پردیش) برصغیر کے ممتاز عالمِ دین، عظیم اسلامی مفکر، بے باک داعی، بلند پایہ مصنف، مفسر، محدث اور اسلام کے نڈر او دہاڑنے والے ترجمان حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کے سانحۂ ارتحال کی اندوہناک خبر سنتے ہی مدرسہ قادریہ مسروالا، ضلع سرمور (ہماچل پردیش) میں غم و افسوس کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقع پر مدرسہ قادریہ مسروالا میں ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں قرآنِ کریم کی تلاوت، ایصالِ ثواب، دعائے مغفرت اور خصوصی دعا کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا کبیر الدین فاران مظاہری، ناظم مدرسہ قادریہ مسروالا نے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کا وصال ایک شخصیت کا انتقال نہیں بلکہ علم، فکر، تحقیق، دعوت اور بصیرت کے ایک روشن عہد کا اختتام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی علمی بصیرت، فکری گہرائی، بے مثال قوتِ استدلال اور بے باکانہ حق گوئی سے نوازا تھا۔ وہ اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی صحیح ترجمانی، امت کی فکری رہنمائی اور نئی نسل، شبابِ اسلام کے ایمان و کردار کی تعمیر میں مصروف رہے۔ مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے فرمایا کہ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ اپنے مدلل خطابات، مؤثر تحریروں اور بصیرت افروز افکار کے ذریعے نوجوان نسل کے دلوں میں دینی حمیت، اسلامی شعور اور علمی ذوق بیدار کرنے والی عظیم شخصیت تھے۔ ان کی گفتگو میں دلائل و براہین، مضبوط علمی استدلال، گہری تحقیق اور وسیع مطالعہ اور پرکشش اداؤں پر قائم ہوتی تھی، انہوں نے ہر دور میں حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کا حوصلہ دکھایا اور کبھی مصلحت کوشی کو اپنے علمی وقار پر غالب نہیں آنے دیا۔ ان کی اسی جرأتِ اظہار، مضبوط علمی دلائل اور غیر متزلزل کردار کی وجہ سے اہلِ علم انہیں بجا طور پر مردِ آہن سے تعبیر کرتے تھے۔ مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے مزید فرمایا کہ سفر ہو یا حضر، ان کا تعلق علم سے کبھی منقطع نہ ہوتا۔ جب بھی وہ کسی سفر پر روانہ ہوتے تو راستے کے مناظر میں محو اور بے خود ہونے کے بجائے علمی ذخائر کی ورق گردانی، میں ہمہ وقت ذہن و دماغ مشغول رکھتے۔ اپنے ذاتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کبیر الدین فاران مظاہری نے نہایت رنجیدہ لہجے میں فرمایا کہ راقم کو حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ کی خدمت میں متعدد بار حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت نے ہمیشہ بے حد شفقت، محبت اور خلوص کے ساتھ اپنے دولت کدہ پر حاضری کا شرف بخشا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت مولاناؒ نے متعدد مواقع پر میری دعوت قبول فرماتے ہوئے مدرسہ قادریہ مسروالا تشریف لا کر اساتذۂ کرام، علماء اور طلبہ کو اپنے علم و حکمت سے فیض یاب فرمایا یہاں انہوں نے حضراتِ علماء کرام کی خصوصی مجلس کی صدارت بھی فرمائی۔ اسی طرح بہار میں راقم سے متعلق مدارس میں تشریف لائے اور یہاں کے اجلاس میں اپنے ایمان افروز، علمی، فکری اور روحانی خطابات سے علماء، طلبہ اور عوام کو سیراب فرمایا۔ حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندویؒ 1952ء میں لکھنؤ (اتر پردیش) میں ایک ممتاز علمی و دینی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں طویل عرصہ حدیث و تفسیر کے استاذ اور بعد ازاں فیکلٹی آف دعوہ کے ڈین کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ جمعیت شباب الاسلام کے صدر، دارالعلوم سید احمد شہید کے چانسلر اور ڈاکٹر عبدالعلی یونانی میڈیکل کالج کے چیئرمین سمیت مختلف اہم دینی و تعلیمی ذمہ داریوں پر فائز رہے۔

مصنوعی ذہانت یو پی آئی کی اگلی لہر میں بڑا کردار ادا کرے گا

این سی پی آئی کے سربراہ دلیپ آسبے کا اظہار خیال

نئی دہلی: AI ٹولز مختلف شعبوں میں بڑے پیمانے پر استعمال ہو چکے ہیں، چاہے وہ کوڈنگ ہو یا کاموں کی آٹومیشن۔ اب، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا UPI کی اگلی بڑی لہر کے لیے AI ٹولز کا استعمال کرنا چاہتی ہے، کیونکہ ملک میں ڈیجیٹل ادائیگی کی سروس مسلسل بڑھ رہی ہے۔ این پی سی آئی کے سی ای او دلیپ آسبے نے نشاندہی کی ہے کہ تنظیم کے پاس UPI کی ترقی کے لیے AI کو استعمال کرنے کے کچھ بڑے منصوبے ہیں، خاص طور پر جب بات نئے صارفین کو آن بورڈ لانے کی ہو۔ آسبے نے بتایا، AI بہت مؤثر طریقے سے استعمال کیا جائے گا جب ہم UPI کی اگلی لہر کو دیکھیں گے، اور اس میں نئے صارفین تک پہنچنے سمیت تمام پہلو شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ وائس اسسٹنٹ صارفین کے لیے UPI پلیٹ فارمز میں شامل ہونا آسان بنا سکتے ہیں۔ دلیپ آسبے نے مزید کہا، "ہمیں آن بورڈنگ کو آسان بنانے کے لیے آواز اور کثیر لسانی حل کو دیکھنے کے لیے AI کا استعمال کرنا چاہیے۔ این پی سی آئی نے 2023 میں صوتی اسسٹنٹ پر مبنی انٹرایکٹو سسٹم کا آغاز کیا۔ اگرچہ آسبے نے قبول کر لیا کہ اس کو اپنانا ابھی باقی ہے۔ UPI، یا متحد ادائیگیوں کا انٹرفیس، اپریل 2016 میں ہندوستان میں شروع کیا گیا تھا۔ تب سے، یہ ہندوستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے سب سے اہم نظاموں میں سے ایک بن گیا ہے۔ UPI اب ایک دن میں 750 ملین سے زیادہ لین دین کرتا ہے، اور این پی سی آئی اس کو ایک بلین یومیہ لین دین سے آگے لے جانے کا ہدف رکھتا ہے۔ این پی سی آئی کے سربراہ نے یہ بھی سمجھا کہ AI کے ساتھ خودکار نظاموں کو ممکنہ طور پر صارفین اور تاجروں کو "ڈیجیٹل فٹ پرنٹس کے ساتھ کریڈٹ فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یعنی، ایک AI سسٹم آپ کے لیے قرض کی منظوری دے سکتا ہے۔ آن لائن لین دین کے لیے ایک اہم تشویش دھوکہ دہی کا امکان ہے۔ آسبے نے اصرار کیا کہ این پی سی آئی آن لائن لین دین کے لیے بہتر تحفظات پیدا کرنے کے لیے AI ٹولز استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ہمیں اپنے موجودہ شہریوں کی حفاظت، دھوکہ دہی اور خچروں کو تلاش کرنے کے لیے مؤثر طریقے سے AI کا استعمال کرنا چاہیے۔

ہندوستانی معیشت بحال ہو چکی ہے: پی کے مشرا

نئی دہلی: ہندوستان کی معیشت پہلے ہی بحال ہو چکی ہے، تازہ ترین سہ ماہی اور سالانہ مجموعی گھریلو مصنوعات (جی ڈی پی) کے اعداد و شمار سے معیشت کی بحالی کی عکاسی ہوتی ہے، وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری، پی کے مشرا نے پیر کو کہا کہ ملک "گرین شوٹس" کے مرحلے سے بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ نئی دہلی میں 20 ویں قومی شماریات کے دن کی تقریبات کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے مشرا نے کہا، "یہ پہلے ہی زندہ ہو چکا ہے۔ آپ دیکھیں، آخری ترقی کے اعداد و شمار، آخری سہ ماہی کے اعداد و شمار، سالانہ اعداد و شمار، جی ڈی پی یقینی طور پر بحال ہو گئی ہے۔" جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا معیشت "گرین شوٹس" دیکھ رہی ہے، تو انہوں نے جواب دیا، "جی ہاں، گرین ٹہنیاں، یہ پہلے ہی زندہ ہو چکی ہے، سبز ٹہنیوں سے بہت بہتر ہے۔ مشرا نے یہ تبصرہ اس سوال کے جواب میں کیا کہ آیا عالمی جغرافیائی سیاسی تناؤ اور ہندوستان سمیت عالمی معیشت پر ان کے اثرات ملک کے اقتصادی نقطہ نظر کو متاثر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے برقرار رکھا کہ جی ڈی پی کے تازہ ترین اعداد و شمار پہلے ہی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہندوستانی معیشت نے بحالی کا مرحلہ طے کیا ہے۔ شواہد پر مبنی پالیسی سازی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مشرا نے کہا کہ وزیر اعظم نے مسلسل اس بات پر زور دیا ہے کہ وکٹ بھارت کے وژن کو اعداد و شمار اور قابل پیمائش نتائج سے چلنا چاہیے۔" ہمارے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہمیں اعداد و شمار پر مبنی فیصلہ سازی کی ضرورت ہے۔ اس لیے وکسٹ بھارت کے لیے، ہم جو بھی کوششیں کرتے ہیں، جو بھی اقدامات کرتے ہیں، ہم جو بھی اسکیم بناتے ہیں، وہ ثبوت پر مبنی ہونا چاہیے، یہ ڈیٹا پر مبنی ہونا چاہیے۔ ڈیٹا کو استعمال کرنے کے لیے، ہمیں اس کی پیمائش کرنے، اشارے کی پیمائش کرنے اور پیشرفت کی پیمائش کرنے کی ضرورت ہے۔" انہوں نے کہا کہ وکست بھارت کی پیمائش اسی طرح کی جاتی ہے۔

ہندوستان عالمی رکاوٹوں کے درمیان ایک اعلی عالمی ڈیٹا سینٹر کے طور پر ابھرا ہے: رپورٹ

نئی دہلی: آئی سی آئی سی آئی سیکورٹیز کی ایک رپورٹ کے مطابق، بھارت ڈیٹا سینٹرز کے لیے ایک بڑی عالمی منزل کے طور پر ابھر رہا ہے کیونکہ اہم بین الاقوامی منڈیوں کو صلاحیت کی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپ، شمالی امریکہ اور ایشیا پیسیفک خطے کے کچھ حصوں میں ڈیٹا سینٹر مارکیٹوں کو "شدید ساختی رکاوٹوں" کا سامنا ہے، جس کی وجہ سے مصنوعی ذہانت (AI) اور ہائپر اسکیل کلاؤڈ فراہم کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اس وقت ڈیٹا سینٹر کی ترقی کے لیے سب سے کم محدود مارکیٹوں میں شامل ہے، جب کہ قائم کردہ عالمی ٹیکنالوجی مرکز اپنی جسمانی حدوں کو پہنچ رہے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ہندوستان تیز رفتار ہائپر اسکیل ڈیٹا سینٹر کی تعیناتی کے لیے موزوں ماحول پیش کرتا ہے۔ کیپیٹل کمٹمنٹس میں تبدیلی پہلے ہی نظر آتی ہے۔ گوگل نے اکتوبر 25 میں آندھرا پردیش میں AI پر مبنی ڈیٹا سینٹر کے بنیادی ڈھانچے میں 15 بلین ڈالر کی مجوزہ سرمایہ کاری کا اعلان کیا، مائیکروسافٹ نے دسمبر 25 میں AI-مرکزی صلاحیت کو 2030 تک تیار کرنے کے لیے 17.5 بلین ڈالر کا خاکہ پیش کیا، اور ایمزون نے 2030 تک 48 بلین ڈالر کا وعدہ کیا تاکہ ہندوستان سے AI کی صلاحیتوں کو وسعت دی جا سکے۔" بھارت نے لینڈ بینکنگ کے مرحلے پر 10.5GW سے زیادہ صلاحیت کو برقرار رکھا ہے۔ یہ طویل مدتی گنجائش کو یقینی بناتا ہے کہ یورپی اور امریکی شہر جسمانی طور پر مماثل نہیں ہو سکتے۔

بھارت کا ڈرون مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام تیزی سے ترقی کر رہا ہے: حکام

نئی دہلی: بھارت کی ڈرون صنعت تیزی سے ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جہاں دفاعی ضروریات کے ساتھ ساتھ زراعت، انفراسٹرکچر، لاجسٹکس، عوامی خدمات اور گورننس میں بھی ڈرون ٹیکنالوجی کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فروری 2026 تک بھارت میں 500,38 سے زائد ڈرون رجسٹرڈ ہو چکے ہیں، جبکہ 890,39 ریموٹ پائلٹس کو سرٹیفائی کیا جا چکا ہے اور 240 سے زائد تربیتی اداروں کو منظوری دی گئی ہے۔ حکومت کی اصلاحات، آسان ضابطوں اور مقامی مینوفیکچرنگ کی حوصلہ افزائی نے ملک کو دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی ڈرون منڈیوں میں شامل کر دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈرون اب صرف نگرانی تک محدود نہیں رہے بلکہ دفاع، زرعی اسپرے، زمین کے سروے، شاہراہوں اور ریلوے کی نگرانی، آفات سے نمٹنے، شہری منصوبہ بندی اور لاجسٹکس جیسے متعدد شعبوں میں استعمال ہو رہے ہیں۔ حکومت کی مختلف اسکیموں، بشمول سوامیتو اور نمو ڈرون دیدی، نے بھی ڈرون ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دیا ہے۔ تجزیے کے مطابق حالیہ علاقائی تنازعات اور دفاعی ضروریات نے بھارت میں مقامی ڈرون مینوفیکچرنگ کو مزید رفتار دی ہے۔

ضلع واشم کے تعلقہ ریسوڑ کے واگھی خورد گاؤں میں سلنڈر دھماکہ سے کئی مکانات خاکستر، متعدد افراد زخمی

جمعیۃ علماء علاقہ ودربھ مہاراشٹر کے وفد کا جائے حادثہ کا دورہ، متاثرین میں فوری امداد تقسیم، ہر ممکن تعاون کا یقین

نئی دہلی (پریس ریلیز): ضلع واشم کے تعلقہ ریسوڑ، ضلع واشم تعلقہ ریسوڑ کے گاؤں واگھی خورد میں پیش آنے والے ایک دلخراش حادثہ نے پورے علاقے کو غم و اندوہ میں مبتلا کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق گھریلو گیس سلنڈر میں اچانک دھماکہ ہونے کے بعد خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے کئی مکانات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ گھروں میں رکھا ہوا لاکھوں روپے مالیت کا گھریلو سامان، اناج، کپڑے اور دیگر ضروری اشیاء جل کر راکھ ہو گئیں۔ اس المناک حادثہ میں چار سے زائد افراد شدید جھلس کر زخمی ہو گئے، جنہیں فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ حادثہ کے بعد پورے گاؤں میں خوف و ہراس اور افسوس کی لہر دوڑ گئی، جبکہ مقامی افراد نے اپنی مدد آپ کے تحت آگ پر قابو پانے کی کوشش کی۔ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ایماء پر جمعیۃ علماء ضلع واشم کے ذمہ داران کا ایک وفد فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچا۔ وفد نے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کر کے ان کی خیریت دریافت کی، نقصانات کا جائزہ لیا اور ان کے غم میں شریک ہوتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ آج جمعیۃ علماء علاقہ ودربھ مہاراشٹر کے ایک نمائندہ وفد مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ودربھ مہاراشٹر) مولانا محمد آصف صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع واشم) حافظ فیروز خان صاحب صدر جمعیت علماء شیر پور اور ماسٹر مقیم صاحب و دیگر اراکین کی نگرانی میں جمعیۃ علماء کی جانب سے متاثرہ خاندانوں میں فوری طور پر ضروری امدادی سامان اور مالی تعاون فراہم کیا گیا، تاکہ وہ اس مشکل گھڑی میں اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں۔ وفد نے یقین دلایا کہ جمعیۃ علماء آئندہ بھی متاثرہ خاندانوں کی ہر ممکن امداد کے لیے اپنی خدمات جاری رکھے گی۔ جمعیۃ علماء کے ذمہ داران نے اسپتال پہنچ کر زخمیوں کی عیادت کی اور انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اس آزمائش کی گھڑی میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، جلد از جلد شفاء کاملہ نصیب فرمائے اور آپ کو صحت و عافیت کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔ وفد نے یہ بھی کہا کہ قدرتی آفات اور ناگہانی حادثات کے موقع پر متاثرین کی خدمت کرنا ہماری دینی، اخلاقی اور انسانی ذمہ داری ہے۔ علاقہ کے معززین اور عوام نے جمعیۃ علماء کی بروقت امدادی کارروائی، متاثرین کی دلجوئی اور انسانی ہمدردی کے جذبہ کو سراہتے ہوئے اسے ایک قابلِ تقلید خدمت قرار دیا۔ اس وفد میں جمعیۃ علماء ودربھ، ضلع جمعیۃ اور تعلقہ ریسوڑ جمعیۃ کے عہدے داران و اراکین شریک تھے۔ ریاست مہاراشٹر کے ضلع واشم کے تعلقہ ریسوڑ میں واقع واگھی خورد گاؤں میں گیس سلنڈر دھماکے کے نتیجے میں 5 افراد شدید زخمی ہو گئے ہیں اور گھر کا سارا سامان جل کر خاکستر ہو گیا ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ جون 2026 کے دوسرے نصف میں پیش آیا جہاں شارٹ سرکٹ اور ایل پی جی سلنڈر کے اخراج کے باعث اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

مسلم کھلاڑیوں کی وجہ سے پلیئر آف دی میچ ٹرافی ڈیزائن میں تبدیلی

فیفا نے ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ کے دوران مسلم کھلاڑیوں کے مذہبی عقائد اور ثقافتی حساسیت کا احترام کرتے ہوئے پلیئر آف دی میچ کی تقریب اور ٹرافی میں اہم تبدیلی متعارف کرا دی ہے۔فیفا نے ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ کے دوران مسلم کھلاڑیوں کے مذہبی عقائد اور ثقافتی حساسیت کا احترام کرتے ہوئے پلیئر آف دی میچ کی تقریب اور ٹرافی میں

اہم تبدیلی متعارف کرادی ہے۔نئی پالیسی کے تحت منتخب کھلاڑیوں کے لیے شراب کی برانڈنگ کے بغیر بیک ڈراپ اور خصوصی ٹرافی پیش کی جارہی ہے۔ یہ تبدیلی اس وقت نمایاں ہوئی جب مراکش کے اسماعیل صیباری نے اسکاٹ لینڈ کے خلاف میچ میں ٹورنامنٹ کا تیز ترین پہلا گول کرنے پر مین آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا۔ایوارڈ تقریب کے دوران عام طور پر موجود بیئر برانڈ کی تشہیر کو ہٹا کر اس کی جگہ غیر جانبدار سپیریئر پلیئر آف دی میچ ڈیزائن اور فیفا ورلڈ کپ کی برانڈنگ استعمال کی گئی۔ رپورٹس کے مطابق مصر کے امام عاشور، اردن کے علی علوان، ایران کے رامین رضائیان، قطر کے گول کیپر محمود ابوندا اور آئیوری کوسٹ کے یان دیومانڈے کو بھی اسی طرز کا غیر برانڈڈ ایوارڈ دیا گیا۔فیفا کے ترجمان کے مطابق منتخب کھلاڑی کی درخواست پر بغیر برانڈنگ والا ایوارڈ اور بیک ڈراپ فراہم کیا جاسکتا ہے۔اسی پالیسی کا اطلاق ان کھلاڑیوں پر بھی ہوتا ہے جو قانونی طور پر شراب نوشی کی مقررہ عمر کو نہیں پہنچے ہوتے۔ یاد رہے کہ ۲۰۱۸ء ورلڈ کپ میں مصر کے گول کیپر محمد الشناوی نے بھی شراب کی اسپانسر شپ سے منسلک پلیئر آف دی میچ ایوارڈ قبول نہ کرنے پر عالمی توجہ حاصل کی تھی۔فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے گروپ اسٹیج کے میچز شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئے ہیں جس کے دوران فٹ بال کی تاریخ کے اس سب سے بڑے ایونٹ نے حاضری، عالمی ناظرین اور شائقین کی دلچسپی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ کر ایک نیا بینچ مارک قائم کر دیا ہے۔کنیڈا، میکسیکو اور امریکہ کی مشترکہ میزبانی میں کھیلے جا رہے اس ٹورنامنٹ کے پہلے ۱۷ردنوں کے دوران مجموعی طور پر ۴۶رلاکھ سے زائد شائقین نے اسٹیڈیم کا رخ کیا۔ٹورنامنٹ کی تاریخ میں پہلی بار ۴۸رٹیموں پر مشتمل اس فارمیٹ نے دنیا بھر کے کھلاڑیوں اور مداحوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا ہے، جہاں ۱۶رمیزبان شہروں میں اب تک ۷۲رسنسنی خیز میچز کھیلے جا چکے ہیں۔فٹ بال کی تاریخ کے اس سب سے وسیع ایونٹ میں قائم ہونے والے فیفا فین فیسٹیول نے بھی ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

آسٹریلیا، ہندوستان، جنوبی افریقہ اور گریٹ برطانیہ نے ویمنز ٹی ۲۰رورلڈ کپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاس اینجلس ۲۰۲۸ء اولمپک گیمز کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے۔

اولمپکس ۲۰۲۸ء: ہندوستان سمیت ۴رویمنز کرکٹ ٹیموں نے کوالیفائی کر لیا

آسٹریلیا، ہندوستان، جنوبی افریقہ اور گریٹ برطانیہ (انگلینڈ کی بہترین کارکردگی کی بدولت) نے ویمنز ٹی ۲۰ر ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاس اینجلس ۲۰۲۸ء اولمپک گیمز کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے۔ لاس اینجلس اولمپکس کے ویمنز کرکٹ ایونٹ میں مجموعی طور پر چھ ٹیمیں حصہ لیں گی۔ان چاروں ٹیموں نے بالترتیب اوشیانا، ایشیا، افریقہ اور یورپ کے براعظموں سے بہترین پوزیشن حاصل کرنے والی اہل ٹیموں کے طور پر اپنی جگہ پکی کی ہے۔دوسری جانب، ٹی ۲۰رورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں جگہ بنانے والی ویسٹ انڈیز کی ٹیم، جزائر کے ایک مشترکہ گروپ کی حیثیت سے اولمپکس میں حصہ لینے کی اہل نہیں ہے، کیونکہ انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کے قوانین کے مطابق انہیں نیشنل اولمپک کمیٹی کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔مینز ٹیموں کے لیے چار مقامات کا فیصلہ آئی سی سی ٹی ۲۰ررینکنگ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ رینکنگ میں ۳۱ردسمبر ۲۰۲۶ء تک افریقہ، ایشیا، یورپ اور اوشیانا سے سرفہرست رہنے والی اہل ٹیمیں اولمپکس کے لیے براہ راست کوالیفائی کریں گی۔ امریکہ بحیثیت میزبان دونوں (مرد اور خواتین) ایونٹس کے لیے کوالیفائی کرنے کا حق رکھتا ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ انہیں ۳۰رجون ۲۰۲۶ء سے ۳۱ردسمبر ۲۰۲۶ء کی کوالیفکیشن مدت کے دوران ٹی ۲۰ررینکنگ کے ٹاپ ۱۵رمیں شامل رہنا ہوگا۔فی الوقت امریکی مینز ٹیم ۱۳رویں نمبر پر

موجود ہے، جس کی وجہ سے ان کی شمولیت کے امکانات کافی روشن ہیں۔اس وقت امریکی ویمنز ٹیم رینکنگ میں ۲۰رویں پوزیشن پر ہے اور اگر وہ اس معیار پر پورا اترنے میں ناکام رہتی ہے، تو یکم مارچ ۲۰۲۷ء تک کسی بھی براعظم سے اولمپکس میں جگہ نہ بنانے والی ٹیموں میں سے، جو ٹیم ٹی ۲۰ررینکنگ میں سب سے اوپر ہوگی، اسے ایونٹ میں شامل کرلیا جائے گا۔ایونٹ کے لیے چھٹی اور آخری ٹیم کا فیصلہ کوالیفائر ٹورنامنٹ کے ذریعے ہوگا، جس میں مردوں اور خواتین دونوں کیٹیگریز میں آٹھ آٹھ ٹیمیں شرکت کریں گی۔ ان ٹیموں کا انتخاب ٹی ۲۰ررینکنگ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔اگر ویسٹ انڈیز کی مرد یا خواتین کی ٹیمیں ۳۱ردسمبر ۲۰۲۶ء تک ان ٹاپ آٹھ رینکنگ والی ٹیموں میں شامل رہتی ہیں جنہوں نے اب تک کوالیفائی نہیں کیا ہے، تو ایسی صورتحال میں یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کون سا کیریبین ملک اولمپکس میں اس خطے کی نمائندگی کرے گا، ایک خصوصی کیریبین ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جائے گا۔اولمپکس کے دونوں ایونٹس میں حصہ لینے والی چھ ٹیموں کو تین تین کے دو گروپس میں تقسیم کیا جائے گا۔ اپنے گروپ کی ٹیموں کے خلاف کھیلنے کے بعد، ٹیمیں دوسرے گروپ کی ان ٹیموں سے میچ کھیلیں گی جو ان کی اپنی پوزیشن کے علاوہ ہوں گی۔ گروپ مرحلے کے بعد ٹاپ ۲ر پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیمیں گولڈ اور سلور میڈل (طلائی اور نقرئی تمغے) کے لیے فائنل کھیلیں گی، جب کہ تیسرے اور چوتھے نمبر پر آنے والی ٹیموں کے درمیان برونز میڈل (کانسی کے تمغے) کے لیے مقابلہ ہوگا۔دونوں ایونٹس میں مجموعی طور پر ۲۸رمیچ کھیلے جائیں گے اور یہ تمام مقابلے پومونا کے میدان پر منعقد ہوں گے۔آسٹریلیا، ہندوستان، جنوبی افریقہ اور گریٹ برطانیہ نے واقعی انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے باقاعدہ اعلان کے مطابق لاس اینجلس 2028ء اولمپک گیمز کے لیے براہ راست کوالیفائی کرلیا ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) اور انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) نے پیر، 29 جون 2026ء کو لاس اینجلس اولمپکس کے لیے کوالیفکیشن کے طریقہ کار کا باضابطہ اعلان کیا۔اس فارمیٹ کے تحت جاری آئی سی سی ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ 2026ء کے ذریعے چار الگ الگ براعظموں (Continents) سے سب سے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی اہل ٹیموں کو اولمپک ٹکٹ دیا گیا ہے۔

فیفا ورلڈ کپ: کولمبیا اور پرتگال کے درمیان سنسنی خیز مقابلہ بغیر کسی گول کے برابر

کولمبیا نے ہارڈ راک اسٹیڈیم میں پرتگال کے خلاف سخت مقابلے کے بعد بغیر کسی گول کے ڈرا کھیل کر فیفا ورلڈ کپ کے گروپ کے میں پہلی پوزیشن حاصل کرلی

کولمبیا نے ہارڈ راک اسٹیڈیم میں پرتگال کے خلاف سخت مقابلے کے بعد بغیر کسی گول کے ڈرا کھیل کر فیفا ورلڈ کپ کے گروپ کے میں پہلی پوزیشن حاصل کرلی، جبکہ آخری لمحات میں وی اے آر کے ڈرامائی فیصلے نے انہیں جیت سے محروم کر دیا۔اس نتیجے نے یقینی بنایا کہ کولمبیا تین میچوں میں سات پوائنٹس کے ساتھ گروپ الیون کے طور پر راؤنڈ آف ۳۲رمیں پہنچ گیا، جبکہ پرتگال بھی پانچ پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہ کر اگلے مرحلے میں داخل ہو گیا۔ اگرچہ اسکور بورڈ پر کوئی گول نظر نہیں آیا، لیکن ۶۴۴۷۸رتماشائیوں کے سامنے اس مقابلے میں دونوں ٹیموں کو کئی مواقع ملے۔ کولمبیا نے بہتر مواقع بنائے، جبکہ پرتگال نے بھی تیز رفتار جوابی حملوں کے ذریعے خطرہ پیدا کیا، لیکن کوئی بھی ٹیم ڈیڈ لاک توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔سب سے بڑا لمحہ اسٹاپج ٹائم کے آخری لمحات میں آیا جب سیکوریٹی لائن کے کھلاڑی ڈیونسن سانچیز نے ایک خوبصورت کارنر پر اچھل کر شاندار ہیڈر کے ذریعے گیند کو نیٹ میں پہنچا دیا، جس سے

کولمبیا کے حامیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔تاہم، ایک طویل وی اے آر جائزے کے بعد گول کو مسترد کر دیا گیا کیونکہ ری پلے میں دکھایا گیا تھا کہ سانچیز کا دایاں انگوٹھا معمولی طور پر آف سائیڈ تھا، جس کی وجہ سے کولمبیا کو ایک پوائنٹ پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ تجربہ کار مڈفیلڈر جیمز روڈریگز نے، جنہوں نے ایک بار پھر اثر انگیز کھیل دکھایا، دوسرے ہاف کے اوائل میں کولمبیا کے لیے سب سے بہترین موقع بنایا جب ان کی ایک شاندار والی تھوڑی سے ڈیفلیکٹ ہو کر کراس بار کے بالکل اوپر سے نکل گئی۔ دوسری طرف پرتگال نے گیند پر کچھ دیر قبضہ برقرار رکھا لیکن وہ اسے واضح مواقع میں تبدیل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے نظر آئے۔ برونو فرنانڈس نے دوری سے ایک شاٹ باہر مارا، جبکہ نونو مینڈس اور جواؤ فیلکس دونوں ٹیموں کی جانب سے جیت کے لیے کی جانے والی آخری تبدیلیوں سے پہلے کولمبیا کے منظم دفاع کو توڑنے میں ناکام رہے۔ گول کیپر ڈیوگو کوسٹا نے آخری لمحات میں ڈینیئل مونیوز کی کوشش کو ناکام بنا کر اہم کردار ادا کیا، جبکہ کولمبیا نے پنالٹی کی اپیل بھی کی جب لوئس سواریز باکس کے اندر نونو مینڈس کے دباؤ میں گر گئے تھے، لیکن ریفری نے اسے مسترد کر دیا۔فیفا ورلڈ کپ کے پچھلے ۲۵رمیچوں میں پہلی بار گول کرنے میں ناکام رہنے کے باوجود، کولمبیا کے مضبوط دفاع نے اس بات کو یقینی بنایا کہ انہوں نے گروپ مرحلے کا اختتام بغیر کوئی میچ ہارے کیا، اور یہ ڈرا میچ ان کے لیے پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے لیے کافی تھا۔کولمبیا اب راؤنڈ آف ۳۲رمیں گھانا کا سامنا کرے گا، جبکہ پرتگال ناک آؤٹ مرحلے میں کروشیا سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے گا۔

ورلڈ کپ سے جلد باہر ہونے کے بعد جنوبی کوریا کے کوچ عہدہ سے مستعفی

ورلڈ کپ کے گروپ اسٹیج سے ملک کے باہر ہونے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا

جنوبی کوریا کے ہیڈ کوچ ہونگ میانگ بو نے اتوار کو ورلڈ کپ کے گروپ اسٹیج سے ملک کے باہر ہونے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ہونگ نے یہ اعلان گواڈالا ہارا میں ٹیم کے ٹریننگ کیمپ میں کیا۔جنوبی کوریا کے ہیڈ کوچ ہونگ میانگ بو نے اتوار کو ورلڈ کپ کے گروپ اسٹیج سے ملک کے باہر ہونے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ہونگ نے یہ اعلان گواڈالا ہارا میں ٹیم کے ٹریننگ کیمپ میں کیا۔ ہفتہ کے روز سامنے آنے والے نتائج کے بعد یہ

واضح ہو گیا تھا کہ کوریائی ٹیم گروپ مرحلے میں تیسرے نمبر پر رہنے والی آٹھ بہترین ٹیموں میں شامل ہو کر لاسٹ ۳۲ر(ناک آؤٹ مرحلے) کے لیے کوالیفائی نہیں کر سکے گی۔ ہونگ نے کہا کہ ”میں کوریائی فٹ بال سے محبت کرنے والے اور ہمیشہ قومی ٹیم کی حمایت کرنے والے شہریوں سے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔ آج، میں جنوبی کوریا کی قومی فٹ بال ٹیم کے ہیڈ کوچ کے عہدے سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔ اس ذمہ داری کو قبول کرنا میرے لیے کبھی بھی آسان فیصلہ نہیں تھا۔ تاہم، جب میں نے یہ فیصلہ کرلیا تھا، تو میں نے کسی دوسری وجہ پر غور نہیں کیا۔ میرا ماننا تھا کہ میرا واحد کام مجھ پر سونپی گئی ذمہ داری کو آخری وقت تک پورا کرنا تھا۔“ ہونگ کو جولائی ۲۰۲۴ء میں جورگن کلینسمین کے طویل مدتی متبادل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور انہوں نے ملک کو مسلسل ۱۱رویں بار ورلڈ کپ میں پہنچایا۔ سون ہیونگ من، لی کانگ ان اور کم من جے جیسے اسٹار کھلاڑیوں سے سجی کوریائی ٹیم سے یہ کافی امیدیں تھیں کہ وہ شریک میزبان میکسیکو، چیک جمہوریہ اور جنوبی افریقہ پر مشتمل گروپ سے ناک آؤٹ مرحلے میں پہنچ جائے گی۔ کوریائی ٹیم نے چیک جمہوریہ کے خلاف ۱-۲رگول سے جیت کے ساتھ شروعات کی تھی، لیکن میکسیکو اور جنوبی افریقہ کے ہاتھوں ملی شکست کے بعد وہ اگلے مرحلے میں پہنچنے کے لیے دوسرے گروپس کے نتائج پر منحصر ہو گئے تھے، جو ان کے حق میں نہیں رہے۔ ہونگ نے کہا کہ ”میں عوام کی توقعات کے مطابق نتائج دینے میں ناکام رہا۔ اس کی پوری ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔“ یہ ایک ایسے بکھرے ہوئے سفر کا شرمناک انجام تھا جس نے کوریائی عوام کو اپنے اس سابق قومی کپتان اور ہیرو سے دور کر دیا، جس نے دو دہائیاں قبل جنوبی کوریا کو ان کی تاریخ کی سب سے بڑی کامیابی دلائی تھی۔ ہونگ ۲۰۰۲ء میں اس ٹیم کے کپتان تھے جس نے تمام تر اندازوں کے برعکس اپنی سرزمین پر ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں جگہ بنائی تھی اور پرتگال، پولینڈ، اٹلی اور اسپین جیسی ٹیموں کو شکست دے کر آخری چار میں پہنچے تھے۔ بطور کوچ اپنے پہلے دور میں، ۲۰۱۴ء کے ورلڈ کپ سے واپسی پر ہونگ پر کینڈی (ٹافیاں) پھینکی گئی تھیں جسے وہاں ایک گہری توہین سمجھا جاتا ہے جب ان کی نوجوان اور ہونہار ٹیم گروپ مرحلے میں ہی باہر ہو گئی تھی۔

شاہ رخ خان اور منوج باجپائی کے ساتھ کام کرنا خواب جیسا ہے

جو نسلوں تک سیکھنے اور سکھانے کا ذریعہ بنتا رہے گا: سریش واڈکر

اداکار اکشے اوبرائے نے کہا ہے کہ سپر اسٹار شاہ رخ خان اور اداکار منوج باجپائی جیسے لیجنڈری فنکاروں کے ساتھ اسکرین شیئر کرنا ان کے لیے کسی خواب کے سچ ہونے جیسا ہے۔ اداکار اکشے اوبرائے نے کہا ہے کہ سپر اسٹار شاہ رخ خان اور اداکار منوج باجپائی جیسے لیجنڈری فنکاروں کے ساتھ اسکرین شیئر کرنا ان کے لیے کسی خواب کے سچ ہونے جیسا ہے۔ اکشے اوبرائے ان دنوں اپنی آئندہ فلموں ”کنگ“ اور منوج باجپائی کے ساتھ ایک تھرلر فلم کو لے کر سرخیوں میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی وقت میں الگ الگ انواع (جونرز) کی فلموں کا حصہ بننا ان کے لیے بے حد سنسنی خیز تجربہ ہے۔ اکشے نے کہا کہ ”کبھی کبھی مجھے خود بھی یقین نہیں ہوتا کہ میں ایک ہی سال میں شاہ رخ خان اور منوج باجپائی جیسے فنکاروں کے ساتھ کام کر رہا ہوں۔ دونوں اپنی اداکاری میں بالکل مختلف ہیں اور اپنے اپنے شعبے کے ماہر فنکار ہیں۔“

انہوں نے مزید کہا کہ ”کنگ“ ایک بڑے پیمانے کی ایکشن فلم ہے جبکہ منوج منوج باجپائی کے ساتھ ان کی فلم جرائم کی دنیا پر مبنی تھرلر ہے۔ انہوں نے کہا کہ منوج منوج باجپائی جیسے اداکار کے ساتھ کام کرنا جتنا چیلینجنگ ہے، اتنا ہی متاثر کن بھی ہے۔ اکشے اوبرائے نے کہا کہ ”کنگ“ جیسی سب سے زیادہ انتظار کی جانے والی فلم کا حصہ بننا ان کے لیے خواب کے سچ ہونے جیسا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ ساؤتھ انڈین سینما میں بھی اپنا ڈیبیو کرنے جا رہے ہیں، جس کے لیے وہ کافی پرجوش ہیں۔ ان کے مطابق، ساؤتھ انڈین فلم انڈسٹری اس وقت ملک کی کچھ بہترین اور سنسنی خیز کہانیاں ناظرین کے سامنے لا رہی ہے۔ اکشے نے کہا کہ وہ خود کو خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ فلم میکرز ان پر مختلف قسم کے کردار نبھانے کا بھروسہ جتا رہے ہیں اور وہ ہر پروجیکٹ میں پوری محنت اور لگن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

میں واپس آؤں گا اور الفا کی کامیابی خواب کی تعبیر ہوگی

اداکارہ شروری نے کہا ہے کہ اگر ان کی فلم ”میں واپس آؤں گا“ اور اگلی فلم ”الفا“ ایک مہینے کے اندر ناظرین کا دل جیتنے میں کامیاب رہتی ہیں

اداکارہ شروری نے کہا ہے کہ اگر ان کی فلم ”میں واپس آؤں گا“ اور اگلی فلم ”الفا“ ایک مہینے کے اندر ناظرین کا دل جیتنے میں کامیاب رہتی ہیں، تو یہ ان کے لیے کسی خواب کے سچ ہونے جیسا ہوگا۔ اداکارہ شروری نے کہا ہے کہ اگر ان کی فلم ”میں واپس آؤں گا“ اور اگلی فلم ”الفا“ ایک مہینے کے اندر ناظرین کا دل جیتنے میں کامیاب رہتی ہیں، تو یہ ان کے لیے کسی خواب کے سچ ہونے جیسا ہوگا۔ ڈائریکٹر امتیاز علی کی فلم ”میں واپس آؤں گا“ میں اپنی اداکاری کے لیے داد وصول کرنے والی شروری اب یش راج فلمز کی سب سے زیادہ انتظار کی جانے والی فلم ”الفا“ کی ریلیز کی تیاری میں ہیں۔ یہ فلم ۳رجولائی کو سینما گھروں میں پیش کی جائے گی۔ شروری نے کہا کہ ”میں واپس آؤں گا“ کو ناظرین سے ملنے والے پیار اور ستائش نے انہیں جذباتی کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر فن کار کا خواب ایسی کہانیوں کا حصہ بننا ہوتا ہے، جو لوگوں کے دلوں تک پہنچیں۔ انہوں نے فلم کی کامیابی کا سہرا ڈائریکٹر امتیاز علی کے سر باندھتے ہوئے کہا کہ ان کی سوچ اور کہانی کے تئیں جنون نے ناظرین سے گہرا تعلق قائم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ امتیاز علی کی شکر گزار ہیں، جنہوں نے ان پر بھروسہ جتایا۔ ساتھ ہی انہوں نے ناظرین کا بھی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے فلم کو بھرپور پیار دیا۔ شروری نے کہا کہ سینما لوگوں کو جوڑنے اور خوشیاں بانٹنے کی طاقت رکھتا ہے۔ شروری نے کہا کہ

”میں دل سے چاہتی ہوں کہ ”الفا“ کو بھی ناظرین کا اتنا ہی پیار اور حمایت ملے۔ اگر میں ”واپس آؤں گا“ اور ”الفا“ ایک مہینے کے اندر ناظرین کا دل جیت لیں، تو یہ میرے لیے کسی خواب کے سچ ہونے جیسا ہوگا“۔ شروری نے مزید کہا کہ اتنے کم وقت میں دو بڑی فلموں کا ریلیز ہونا کسی بھی نوجوان فنکار کے لیے ایک نایاب موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر دونوں فلموں کو ناظرین کی حمایت حاصل ہوتی ہے تو یہ ان کی اداکاری پر فلم میکرز کے بڑھتے ہوئے بھروسے اور ان کے کریئر کے لیے ایک اہم کامیابی ہوگی۔ یہ ایک مضبوط اور پرعزم جملہ ہے، جو کسی بڑے مقصد کی واپسی اور کامیابی کے پکے ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ اس تحریر کو کسی خاص مقصد کے لیے مزید بہتر بنانا چاہتے ہیں، تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ کیا آپ اسے کسی سوشل میڈیا پوسٹ، تقریر یا شاعری کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں؟

فیفا ورلڈ کپ: ڈی آر کانگو نے ازبکستان کو شکست دے کر شاندار واپسی کی

ڈی آر کانگو نے دوسرے ہاف میں سنسنی خیز واپسی کرتے ہوئے ازبکستان کو ۱-۳رگول سے شکست دی اور گروپ کے کے ایک شاندار مقابلے میں کامیابی حاصل کر کے فیفا ورلڈ کپ کے راؤنڈ آف ۳۲رمیں اپنی جگہ مستحکم کر لی۔

ڈی آر کانگو نے دوسرے ہاف میں سنسنی خیز واپسی کرتے ہوئے ازبکستان کو ۱-۳رگول سے شکست دی اور اتوار کو یہاں مرسڈیز بینز اسٹیڈیم میں گروپ کے کے ایک شاندار مقابلے میں کامیابی حاصل کر کے فیفا ورلڈ کپ کے راؤنڈ آف ۳۲ر میں اپنی جگہ مستحکم کر لی۔ ایلڈور شومورودوف کے بہترین اوپننگ گول کی بدولت ہاف ٹائم تک پچھڑنے کے بعد، افریقی ٹیم نے وقفے کے بعد عزم اور جارحانہ ارادے کے ساتھ جواب دیا جس میں یوآن ویسا نے دو بار گول کیے، بشمول اسٹاپج ٹائم کا ایک شاندار گول، جبکہ فسٹن مایلے نے فیصلہ کن گول کر کے اس یادگار واپسی کو مکمل کیا۔ اس جیت نے ڈی آر کانگو کی ناک آؤٹ مرحلے میں رسائی کو یقینی بنا دیا، جہاں ان کا مقابلہ برطانیہ سے ہوگا، جبکہ ازبکستان لگاتار تیسری شکست کے بعد بغیر کوئی پوائنٹ حاصل کیے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گیا۔ ازبکستان نے دھماکہ خیز شروعات کی اور پہلے ہی منٹ میں گول کرنے کے قریب پہنچ گیا جب شومورودوف نے قریب سے گیند کو نیٹ میں پہنچایا، لیکن اس کوشش کو آف سائیڈ قرار دے دیا گیا۔ مگر اس فارورڈ کو زیادہ دیر تک روکا نہ جا سکا۔ ۱۰رویں منٹ میں، دفاعی لائن کی ایک فاش غلطی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شومورودوف نے آگے بڑھتے ہوئے گول کیپر کے اوپر سے گیند کو خوبصورتی سے نیٹ میں ڈال کر ازبکستان کو ۰-۱رگول کی مستحق برتری دلا دی۔ ڈی آر کانگو نے آہستہ آہستہ میچ پر گرفت مضبوط کی اور سوچا کہ انہوں نے ہاف ٹائم سے پہلے نتھانیل مبوکو کے ذریعے اسکور برابر کر دیا ہے تاہم، ایک طویل وی اے آر جائزے کے بعد، گول کو مسترد کر دیا گیا کیونکہ ریفری نے فیصلہ دیا کہ مبوکو نے گول کے دوران رستم نصر اللہ ایو پر فاؤل کیا تھا۔ گیند پر زیادہ قبضہ رکھنے کے باوجود، کانگو کی ٹیم شروعاتی ہاف میں ازبکستان کے منظم دفاع کو توڑنے کے لیے جدوجہد کرتی رہی اور ہاف ٹائم تک ایک گول سے پچھڑتی رہی۔ کھیل کا رخ دوسرے ہاف کے شروع ہوتے ہی ڈرامائی طور پر بدل گیا کیونکہ ڈی آر کانگو نے کھیل کی رفتار تیز کر دی اور ازبکستان کے پنالٹی ایریا پر بار بار حملے کیے۔ ان کی اس محنت کا صلہ ۶۲رویں منٹ میں ملا جب ویسا ایک کراس پر تیزی سے آگے بڑھے اور باکس کے اندر عبدالقادر خوسانوف نے فاؤل کر کے انہیں گرا دیا۔ ریفری نے فوری طور پر پنالٹی کا اشارہ کیا، اور ویسا نے ۶۸رویں منٹ میں گول کیپر اٹکر نیماتوف کو چکما دیتے ہوئے سکون سے گیند کو نیٹ میں ڈال کر اسکور برابر کر دیا۔ اس برابری کے گول نے میچ کا رخ پوری طرح سے افریقی ٹیم کے حق میں موڑ دیا۔ منیجر کی طرف سے کی گئی تبدیلیاں بھی فیصلہ کن ثابت ہوئیں۔ دوسرے ہاف کے وسط

میں میدان پر آنے والے میشاک ایلیا نے حملے میں نئی جان ڈالی اور جیتنے والے گول میں اہم کردار ادا کیا۔ ۷۸رویں منٹ میں، ایلیا پنالٹی ایریا میں داخل ہوئے اور ان کی کوشش ڈیفلیکٹ ہو کر مایلے کے پاس چلی گئی، جنہوں نے فوری ردعمل دکھاتے ہوئے گیند کو قریب سے نیٹ میں پہنچا کر ڈی آر کانگو کو ۱-۲رگول کی برتری دلا دی۔ ازبکستان اس دھچکے سے سنبھلنے میں ناکام رہا اور آخری لمحات میں کچھ خاص مواقع پیدا نہ کر سکا جبکہ ڈی آر کانگو نے گیند پر اپنا قبضہ برقرار رکھا اور کھیل پر حاوی رہی۔ ان کی برتری کی تصدیق اسٹاپج ٹائم کے پہلے منٹ میں ہوئی جب ایلیا نے ایک بار پھر مدد فراہم کی اور گیند کو سنبھالتے ہوئے ایریا کے باہر ویسا کو پاس دیا۔ نیوکیسل یونائیٹڈ کے فارورڈ نے گیند کو اپنے دائیں پیر پر منتقل کیا اور تقریباً ۲۰رگز کی دوری سے نچلے کونے میں ایک شاندار شاٹ مار کر فتح پر مہر لگا دی اور ٹورنامنٹ کا اپنا تیسرا گول رجسٹر کیا۔ اس نتیجے نے ڈی آر کانگو کے لیے ایک شاندار واپسی مکمل کی، جنہوں نے فیفا ورلڈ کپ کے اس توسیع شدہ فارمیٹ میں پہلی بار ناک آؤٹ راؤنڈ میں پہنچنے کے لیے گروپ کے میں مضبوط پوزیشن حاصل کی۔ اب وہ راؤنڈ آف ۳۲رمیں برطانیہ کا سامنا کریں گے، جبکہ ازبکستان کی ورلڈ کپ مہم تین میچوں میں تین شکستوں کے بعد مایوسی پر ختم ہوئی۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے ایک سنسنی خیز اور تاریخی مقابلے میں ڈی آر کانگو (جمہوریہ کانگو) نے شاندار واپسی کرتے ہوئے ازبکستان کو 1-3 سے شکست دے دی ہے۔ اس شاندار جیت کے ساتھ ہی ڈی آر کانگو نے پہلی مرتبہ ورلڈ کپ کے ناک آؤٹ مرحلے (راؤنڈ آف 32) کے لیے کوالیفائی کر کے نئی تاریخ رقم کر دی ہے۔ ڈی آر کانگو کی ٹیم اپنے فٹ بال کی تاریخ میں پہلی بار ورلڈ کپ کے ناک آؤٹ مرحلے میں پہنچی ہے۔ اس میچ کے بعد گروپ K کی پوزیشن واضح ہو چکی ہے، جہاں کولمبیا اور پرتگال کے بعد ڈی آر کانگو تیسرے نمبر پر رہتے ہوئے اگلے مرحلے میں جگہ بنانے میں کامیاب رہا۔ اگلے راؤنڈ میں ڈی آر کانگو کا مقابلہ ایک اور مضبوط ٹیم انگلینڈ سے ہوگا، جو گروپ L میں 7 پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر رہی ہے۔ فٹ بال کے شائقین اس آنے والے مقابلے کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔